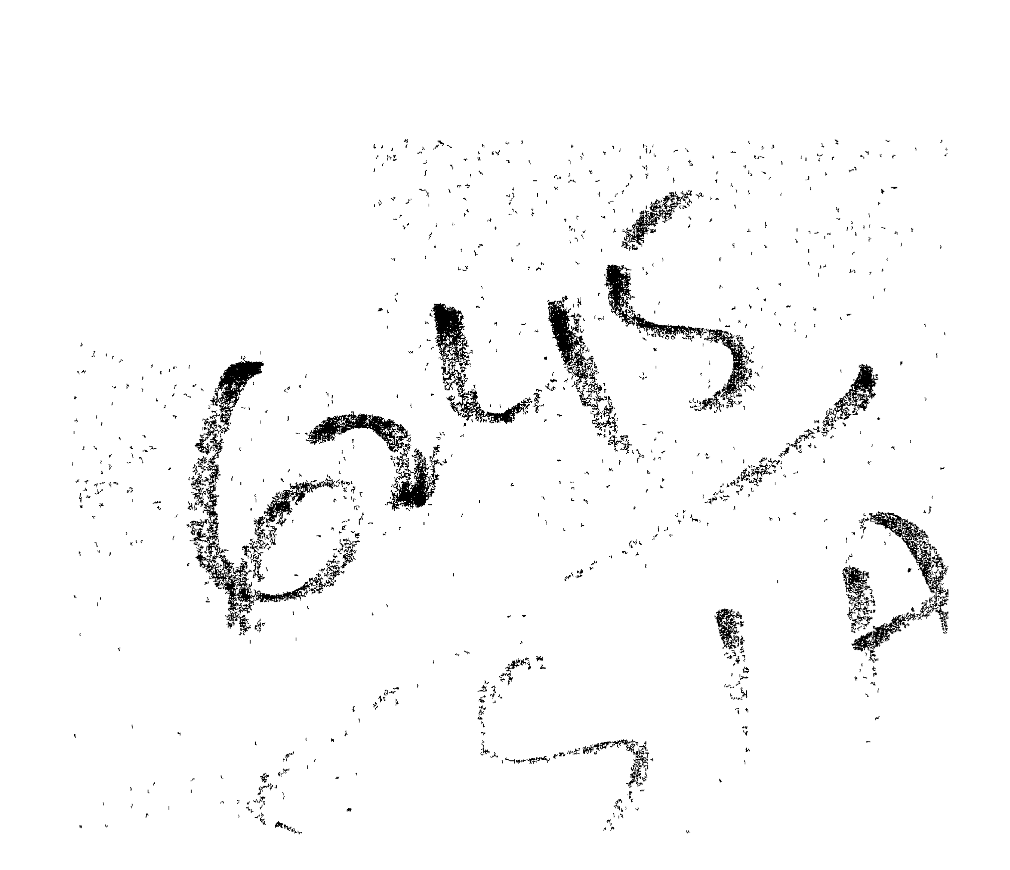


تصانیف احمدیہ

حصہ اول　　　　جلد ہفتم

مشتمل برکتب و رسائل مذہبی

تفسیر القرآن

جلد پنجم

تفسیر سورة ہود — سورة یوسف — سورة رعد — سورة ابراہیم —

سورة الحجر — سورة النحل

سنہ ۱۳۲۲ نبوی



علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام سید عبد الله چھاپی گئی

سنہ ۱۳۰۹ ہجری　　　　سنہ ۱۸۹۲ع

فهرست مضامین جلد پنجم تفسیرالقرآن

سورة هود

۶۷ — ۱

سورة یوسف

۱۳۷ — ۶۸

سورة رعد

۱۴۱ — ۱۲۸

سورة ابراهیم

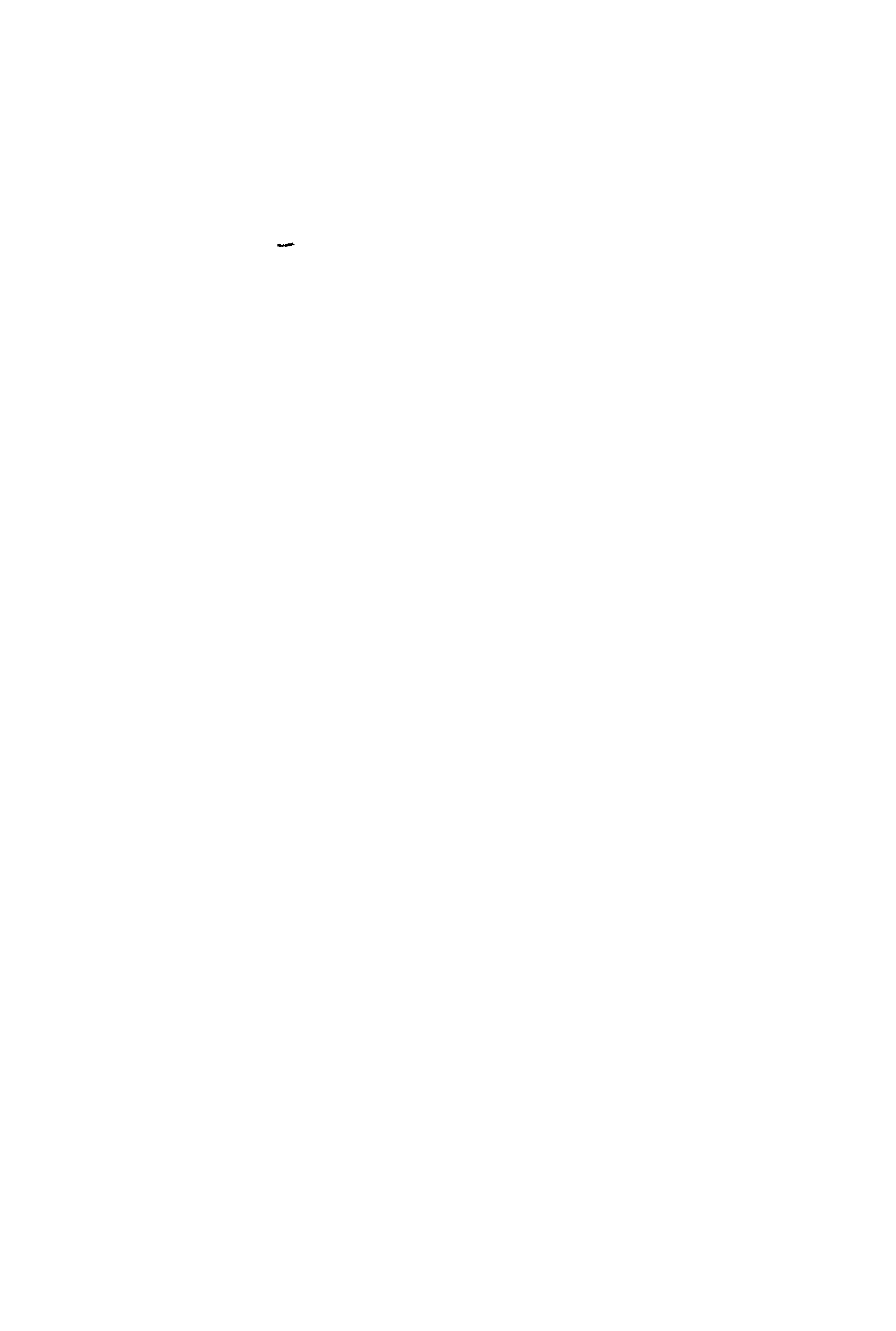
۱۵۵ — ۱۴۲

سورة الحجر

۱۷۲ — ۱۵۶

سورة النحل

۱۷ — الی آخره



تفسير القرآن
وهو
الهدى والفرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ﴿٢﴾
وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ
لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ ﴿٥﴾ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا
كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ﴿٩﴾ وَ لَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠﴾ وَ لَئِنْ اَخَّرْنَا

خدا كے نام سے جو بڑا رحم والا هى بڑا مهربان

الر — يهه كتاب هى كه مستحكم كي گئي هيں أس كي آيتيں پهر مفصل كي گئي
هيں حكمت والے خبر ركهنے والے كے پاس سے ۱ كه عبادت مت كرو (كسيكي) سواے خدا
كے بے شك ميں هوں تمهارے ليئے أس سے ڈرانے والا اور خوشخبري دينے والا ۲ اور بخشش
چاهو اپنے پروردگار سے پهر رجوع كرو أس كي طرف فايده مند كريگا تمكو اچهے فايده سے وقت
مقرر تك اور ديگا هر بزرگي ركهنے واليكو بدلا أس كي بزرگي كا اور اگر تم پهر جاؤ تو بيشك
ميں ڈرتا هوں تم پر بڑے دن كے عذاب سے ۳ الله كيطرف هى تمكو پهر جانا اور وه هر چيز
پر قادر هى ۴ خبردار هو بيشك وه پهير ليتے هيں اپنے سينوں كو (يعني جبكه پيغمبر
صاحب كو آتا ديكهتے هيں) تاكه چهپ جاويں أس سے (يعني پيغمبر سے) خبردار هو
جسوقت ۵ كه وه اوڑه ليتے هيں اپنے كپڑوں كو (خدا) جانتا هى جو كچهه كه وه چهپاتے
هيں اور جو كچهه كه وه ظاهر كرتے هيں ۶ بيشك وه جاننے والا هى دل كي چهپي
باتونكا ۷ اور نهيں كوئي چلنے والا زمين ميں مگر كه الله پر هى أس كي روزي وه جانتا
هى أس كے رهنے كي جگهه اور أسكي وديعت هونے كي جگهه سب كچهه هى بيان كرنے
والي كتاب ميں ۸ (يعني موجود هى الله كے علم ميں اور يهه مثل هى كتاب كا) [illegible]
اور وه هى جس نے پيدا كيا آسمانوں كو اور زمين كو چهه دن ميں اور تها أس كا عرش
پاني پر تاكه آزماوے تمكو كه كون تم ميں سے هى اچهے عمل كرنے ۹ [illegible]
[illegible]

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ
يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا
مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿١٢﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٣﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٤﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ
وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ
مَعَهٗ مَلَكٌ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٥﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ
وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦﴾
فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٨﴾

اُن سے عذاب کي ايک گني هوئي مدت تک تو کهيں گے که کس چيز نے اُس کو روک رکها هی خبردار هو جسدن آويگا اُن پر نه پهيرا جاويگا اُن سے اور گهير ليويگي اُن کو وه چيز که جس کے ساتهه وه ٹهٹها کرتے تهے ۱۱ اور اگر هم چکهاويں انسان کو اپني طرف سے رحمت پهر هم اُس کو اُس سے لے ليں بيشک وه نا اُميد اور نا شکر هی ۱۲ اور اگر هم چکهاويں اُسکو خوشحالي بعد سختي کے جو اُس کو پهونچي هی تو کهيگا که گئيں هم سے برائياں بيشک وه هی خوشي کرنے والا اور شيخي کرنے والا ۱۳ مگر جنهوں نے صبر کيا اور اچهے کام کيئے وهي لوگ هيں که اُن کے لیئے هی بخشش اور اجر بڑا ۱۴ پهر شايد تو چهوڑ دينے والا هی بعض کو جو وحي بهيجي جاتي هی تيرے پاس اور تنگ هوجاتا هی تيرا سينه اُس سے که وه کهتے هيں کيوں نهيں اوتارا گيا اُس کے اوپر خزانه يا آيا اُس کے ساتهه فرشته اس کے سوا کچهه نهيں که تو ڈرانيوالا هی اور الله هرچيز پر نگهبان هی ۱۵ کيا وه کهتے هيں (يعني قرآن کو) که وه افترا کرليا هی تو کهدے که لاؤ اُس کي مانند دس سورتيں افترا کي هوئي اور بلاؤ جس کو تم بلاسکو الله کے سوا اگر تم سچے هو ۱۶ پهر اگر نه قبول کريں تمهاري بات کو تو جان لو که بات يوں هي هی که وه اوتارا گيا هی الله کے علم سے اور يهه که نهيں هی کوئي معبود مگر وه پهر کيا تم مانتے هو ۱۷ جو چاهتے هيں دنيا کي زندگي اور اُس کي زينت پورا کرديںگے هم اُن کے پاس اُن کے عملوں کو اُس ميں اور وه اُس ميں نقصان نديئے جاوينگے ۱۸

أولئك الذين ليس لهم في الآخرة إلا النار وحبط ما صنعوا فيها وبطل ما كانوا يعملون (۱۹) أفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه ومن قبله كتب موسى إماما ورحمة أولئك يؤمنون به ومن يكفر به من الأحزاب فالنار موعده فلا تك في مرية منه إنه الحق من ربك ولكن أكثر الناس لا يؤمنون (۲۰) ومن أظلم ممن افترى على الله كذبا أولئك يعرضون على ربهم ويقول الأشهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظلمين (۲۱) الذين يصدون عن سبيل الله ويبغونها عوجا وهم بالآخرة هم كفرون (۲۲) أولئك لم يكونوا معجزين في الأرض وما كان لهم من دون الله من أولياء يضعف لهم العذاب ما كانوا يستطيعون السمع وما كانوا يبصرون (۲۳) أولئك الذين خسروا أنفسهم وضل عنهم ما كانوا يفترون (۲۴) لا جرم أنهم في الآخرة هم الأخسرون (۲۵)

یہہ وہ لوگ هیں جن کے لیئے کچھہ نہیں هی آخرت میں مگر آگ اور گر گیا اُس میں (یعني آخرت میں) جو کچھہ کہ اُنہوں نے کیا تھا اور غلط هوگیا جو کچھہ وہ کرتے تھے ۱۹ پھر وہ شخص جو اپنے پروردگار کے پاس سے دلیل رکھتا هی اور اُس کے ساتھہ هي ساتھہ اُس کے پاس سے ایک گواہ بھي هی — اور اُس سے پہلے موسی کي کتاب بطور ایک پیشوا کے اور رحمت کے هی تو یہي لوگ ایمان لاتے هیں • اُس پر (یعني قرآن پر) — اور جو کوئي کافروں کے گروہ میں سے اُس کا منکر هو تو آگ اُسکا ٹھکانا هی — پھر (اے منکر †) تو مت هو کسي شبہہ میں اُس سے بیشک وہ برحق هی تیرے پروردگار کي طرف سے لیکن بہت لوگ یقین نہیں کرتے ۲۰ اور کون بڑا ظالم هی اُس شخص سے جو افترا کرے الله پر جھوٹ یہہ لوگ سامنے لائے جاوینگے اپنے پروردگار کے اور گواہ کہیں گے کہ یہي لوگ هیں جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے پروردگار پر هاں لعنت خدا کي هی ظالموں پر ۲۱ جو لوگ کہ روکتے هیں الله کي راہ سے اور چاهتے هیں اُسکو ٹیڑھا اور وہ آخرت کے منکر هیں وہ لوگ نہیں هونے کے عاجز کرنے والے (یعني روکنے والے الله کو عذاب دینے سے یعني بچکر بھاگ جانے والے الله کے عذاب سے) زمین میں اور نہوگا اُنکے لیئے الله کے سوا کوئي دوست دونا کیا جاوینگا اُن کے لیئے عذاب اور وہ نه سن سکتے تھے اور نه دیکھتے تھے ۲۲ یہي لوگ وہ هیں جنہوں نے نقصان پہونچایا اپنے آپ کو اور کھویا گیا اُن سے جو کچھہ که وہ افترا کرتے تھے ۲۳ اسلیئے بے شک وہ آخرت میں هیں وهي نقصان اٹھانے والے ۲۴

---

† فلاتک فی مریۃ منه کا خطاب کافر یا منکر قرآن کي نسبت هی جیسا کہ سورة یونس کي آیت ۹۴ میں مفسري کتاب کي نسبت هی اور اُسکي بحث اور اُسکي بحث سورة یونس میں هوچکي هی —

إن الذين آمنوا و عملوا الصلحت و أخبتوا إلى ربهم
أولئك أصحب الجنة هم فيها خالدون ﴿٢٥﴾ مثل الفريقين
كالأعمى والأصم والبصير والسميع هل يستويان مثلا أفلا
تذكرون ﴿٢٦﴾ و لقد أرسلنا نوحا إلى قومه إني لكم نذير
مبين ﴿٢٧﴾ أن لا تعبدوا إلا الله إني أخاف عليكم عذاب
يوم أليم ﴿٢٨﴾ فقال الملأ الذين كفروا من قومه ما نريك
إلا بشرا مثلنا و ما نريك اتبعك إلا الذين هم أراذلنا
بادي الرأي و ما نرى لكم علينا من فضل بل نظنكم
كذبين ﴿٢٩﴾ قال يقوم أرءيتم إن كنت على بينة من ربي
و اتني رحمة من عنده فعميت عليكم أنلزمكموها و
أنتم لها كرهون ﴿٣٠﴾ و يقوم لا أسئلكم عليه مالا إن أجري
إلا على الله و ما أنا بطارد الذين آمنوا إنهم ملقوا ربهم
و لكني أريكم قوما تجهلون ﴿٣١﴾ و يقوم من ينصرني
من الله إن طردتهم أفلا تذكرون ﴿٣٢﴾ و لا أقول لكم عندي

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیئے اور نیاز مندیؔ بجا لائے اپنے پروردگار
کی وہ لوگ ھیں بہشت میں جانے والے وہ اُس میں رھینگے ھمیشہ ۲۳ دو فرقوں کی مثال
اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کیسی ھی کیا وہ دونوں مثال میں برابر ھیں
پھر کیوں نہیں تم نصیحت پکڑتے ۲۴ بے شک ھم نے بھیجا نوح کو اُس کی قوم کے پاس
(نوح نے) کہا کہ بےشک میں تمکو علانیہ ڈرانے والا ھوں ۲۵ کہ مت عبادت کرو (کسیکی) اللہ
کے سوا بے شک مجھکو تم پر ڈر ھی ایک دکھہ دینے والے دن کے عذاب کا ۲۶ پھر کہا اُن
لوگوں نے جو اُس کی قوم میں سے کافر ھے کہ ھم نہیں دیکھتے تجھکو مگر ایک انسان ھمسا
اور نہیں دیکھتے ھم تجھکو کہ تیری پیروی کی ھو (کسی نے) بجز اُن لوگوں کے کہ وہ
ھم میں کمینے اور سپاٹ سمجھہ کے ھیں اور ھم نہیں دیکھتے تمکو اپنے پر کچھہ فضیلت
بلکہ گمان کرتے ھیں ھم تمکو جھوٹے ۲۷ (نوح نے) کہا کہ اے میری قوم کیا سمجھے سمجھہ
دیا ھی کہ اگر میرے پاس کوئی دلیل ھی میرے پروردگار سے اور اُس نے مجھکو دی ھو
رحمت اپنے پاس سے اور پھر وہ پوشیدہ رکھی گئی ھو تمپر تو کیا ھم اُسکو تمھارے دامیں
چپٹا سکتے ھیں اور تم اُس سے کراھیت کرنے والے ھو ۲۸ اے میری قوم میں نہیں مانگتا تم
سے اُس پر کچھہ مال نہیں ھی میرا اجر دینا (کسی پر) مگر اللہ پر اور میں اُنکو جو
ایمان لائے ھیں کھدیڑ دینے والا نہیں ھوں بے شک وہ ملنے والے ھیں اپنے پروردگار سے ولیکن میں
دیکھتا ھوں تمکو ایک قوم کہ جہالت کرتی ھی ۲۹ اور اے میرے قوم کون مجھکو مدد دیگا
اللہ سے (عذاب) سے اگر میں اُنکو کھدیڑ دوں پھر کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ۳۰ اور میں
تمسے یہہ نہیں کہتا

خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَا اَقُوْلُ
لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
فِيْ اَنْفُسِهِمْ اِنِّيْ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۳۳) قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (۳۴)
قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (۳۵)
وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ
يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۳۶) اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ
مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ (۳۷) وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۳۸)
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ (۳۹)

که میرے پاس الله کا خزانه هی اور نه یهه که میں غیب کی بات جانتا هوں اور نه یهه کهتا هوں که میں فرشته هوں اور نه کهتا هوں اون لوگوں کے لیئے جنکو تمهاری آنکهیں حقارت سے دیکهتی هیں که الله اُنکو کوئی بهلائی نهیں دیگا خدا جانتا هی جو کچهه که اُن کے دلوں میں هی بیشک میں اُس وقت (یعنی جبکه میں اُنکو اپنے پاس سے کهدیڑدوں) البته میں ظالموں میں سے هوں گا (۳۳) اُن لوگوں نے کها که اے نوح تونے همارے ساتهه جهگڑا کیا پهر بہت جهگڑا [illegible] همارے پاس اُسکو جسکا تو وعده کرتا هی اگر تو سچوں میں سے هی (۳۴) نوح نے [illegible] که الله اُسکو تمهارے پاس [illegible] اور تم اُس کو [illegible] نہیں هو (۳۵) اور نہیں فایده دیگی تمکو میری نصیحت [illegible] میں اراده کروں که میں تمکو نصیحت کروں اگر الله کا اراده هو که گمراه کرے تمکو وه پروردگار تمهارا هی اور اُسی کے پاس [illegible] (۳۶) (اے محمد) کیا یه لوگ کهتے هیں که [illegible] اُسکو [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۳۹﴾ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

بحر اسود اور بحر کاسپین اور پرشین گلف اور متي تريني‌ن سے يعني بحر احمر ميں واقع هے اور آرمينيا کہلاتا هے وهي قطع زمين کا حضرت نوح کے اجداد کا مسکن تھا *

کوئی ثبوت اس بات کا نهيں هے که نوح نے يا اجداد نوح نے اس ملک کو چھوڑ کر دوسري جگہه سکونت اختيار کي هو اور اس ليئے اس بات کے باور کرنے کو کوئي امر مانع نهيں هے که حضرت نوح کا بھي يهه ملک مسکن تھا *

اسي قطع زمين ميں وه ملک بھي واقع هے جو ارارات کے نام سے مشهور تھا اور اسي سبب کے پهاڑ ارارات کے پهاڑ مشهور هيں جنکو کالدي زبان ميں فردو اور عربي ميں جودي کهتے تھيں *

يهه ملک درياؤں سے اور درياؤں کي بهت سي شاخوں سے اور چھوٹي ندیوں سے ايسا بهرا هے که انسان کو اس بات کا خيال آنا نهايت قرين قياس هے که اُن کے عبور کرنے اور اُن کي طغياني کي حالت ميں بچاؤ کي کوئي تدبير هوني چاهيئے خدا تعالی نے حضرت نوح کے دل ميں وحي ڈالي که وه ان مصيبتوں سے محفوظ رهنے کے ليئے کشتي بنائيں — کچھه شبهه نهيں هے که يهه کسي سب سے پهلي کشتي هوگي جو دنيا ميں بني اس وقت بس چيز جس سے پاني پر چليں کچهه عجيب نهيں معلوم هوتي ليکن اول اول جب اس کے بنانے کا خيال حضرت نوح کو هوا هوگا اور اس کے ذريعه سے پاني پر چلنے اور درياؤں کے وار پار جانے اور چلے آنے کا اراده معلوم هوا هوگا تو لوگوں نے اُسکو اسقدر عجيب اور انهوني سمجھا هوگا که اُن سے مسخراپن کرتے هونگے اُن کو ديوانه سمجھتے هونگے جيسيکه قرآن مجيد ميں بيان هوا هے *

اور نوح کشتي بناتا تھا اور جب اُس کي قوم کے لوگ اُس کے پاس ھوکر جاتے تو اُس سے

ٹھٹا کرتے تھے نوح نے کہا کہ اگر تم ھم سے ٹھٹا کرتے ھو تو بے شک ھم بھي تم سے ٹھٹا کرینگے

جس طرح کہ تم ٹھٹا کرتے ھو پھر تم جان جاؤگے ۴۰ کہ وہ کون ھی جس کے پاس ایسا

عذاب آویگا جو اُس کو برباد کردے اور لازم کردے اُس پر ھمیشہ کا عذاب ۴۱ یہاں تک کہ

جب آیا ھمارا حکم اور زمین کے چشمے پھوٹ نکلے ھم نے کہا کہ چڑھالے کشتي میں ھر ایک

جوڑے کے دو

حضرت نوح لوگوں کو بت پرستي چھوڑ نے اور خداے واحد کي پرستش کرنے کي ھدایت کرتے تھے اور لوگ نہیں مانتے تھے حضرت نوح اُن پر خدا کاعذاب نازل ھونے کي پیشین گوئي کرتے تھے — تمام قوموں پر جو عذاب نازل ھوئے ھیں وہ عذاب اُنھي اسباب سے واقع ھوئے ھیں جن کا واقع ھونا اُمور طبعي سے متعلق ھی — پس ملکي حالات کے خیال سے ضرور حضرت نوح کے دل میں خدا نے ڈالا ھوگا کہ ان لوگوں کي نافرماني بدکاري و گنھگاري سے ایک دن خدا ان کو ڈبو دیگا *

لوگوں نے حضرت نوح سے کہا کہ اے نوح تم ھم سے بہت کچھہ جھگڑ چکے پھر اگر تم سچے ھو تو اب اُس کو لاؤ جس کا تم ھم سے وعدہ کرتے ھو یعني عذاب کا — حضرت نوح نے کہا کہ اگر خدا چاھیگا تو عذاب لاویگا تم اُسکو مجبور کرنے والے نہیں ھو *

کشتي کا بنانا اور خصوصاً پہلے پہل اور بالتخصیص اتني بڑي کا جتني کہ نوح کي کشتي تھي — اور ایسي مضبوط کا جو طوفان کي موجوں کو سہار سکے کچھہ آسان کام نہ تھا اور خدا ھي کي القاء وحي سے وہ بن سکتي تھي مگر لوگوں کي امداد اور سعي کي بھي ضرورت تھي جو لوگ حضرت نوح پر ایمان نہیں لائے تھے بلکہ اُن کے اس کام پر تمسخر کرتے تھے یقیناً وہ لوگ اُس میں شریک نہ تھے اُنھي کي نسبت خدا نے فرمایا کہ تو ھماري ھدایت سے کشتي بنائے جا ظالموں کا ھم سے ذکر مت کر وہ سب ڈوبنے والے ھیں *

غرضکہ حضرت نوح نے اُن لوگوں کي امداد سے جو اُن کو مانتے تھے اور اُن پر ایمان لائے تھے وہ کشتي طیار کرلي طوفان کا آنا بذریعہ اُن اسباب کے جو طوفان آنے سے متعلق ھیں خدا نے مقدر کیا تھا چنانچہ بے انتہا مینہہ کے برسنے اور زمین سے پاني کے چشمے

وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ وَ مَآ اٰمَنَ

مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۲﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا

وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۳﴾ وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ

مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ نَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ

ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۴﴾

تھل جانے اور دریاؤں و ندیوں کے اوبل پڑنے سے اُس ملک میں طوفان آیا حضرت نوح اور اُن کے ساتھی کشتی پر بیٹھہ کر بچ گئے اور تمام ملک کے لوگ جس میں طوفان آیا تھا ڈوب کر مرگئے اس قسم کے طبعی واقعوں کو خدا تعالے ہمیشہ بندوں کے گناہوں اور اُنکی نافرمانی سے منسوب کرتا ہے جس کی نسبت ہم پہلے بحث کرچکے ہیں — حضرت نوح کے زمانہ کا بہت بڑا طوفان ہوگا مگر اس زمانہ میں بھی جن ملکوں میں طوفان آتا ہی وہاں بھی اسیطرح لوگ ڈوب کر مرجاتے ہیں — البتہ حضرت نوح کے طوفان میں چند اُمور ایسے ہیں جن پر بالتخصیص بحث کرنی ضرور ہی *

وہ یہہ کہ طوفان خاص اُس ملک میں آیا تھا جہاں حضرت نوح کی قوم رہتی تھی یا تمام دنیا میں طوفان آیا تھا اور کل کرہ زمین کا پانی کے اندر ڈوب گیا تھا اور تمام دنیا میں کوئی انسان و چرند و پرند بجز اُن کے جو کشتی میں تھے زندہ باقی نہیں رہے تھے *

یہودی اور عیسائی اس بات کے قائل ہیں کہ طوفان تمام دنیا میں عام تھا — ہمارے زمانے مفسرین کی عادت ہی کہ بغیر اس بات کے کہ قران مجید کے الفاظ پر غور کریں ایسے امور میں یہودیوں کی روایتوں کی تقلید کرتے ہیں اور اس لیئے وہ بھی اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ طوفان تمام دنیا میں عام تھا — مگر طوفان کا عام ہونا محض غلط ہی اور قران مجید سے اُس کا تمام دنیا میں عام ہونا ہرگز ثابت نہیں ہی *

ایک زمانہ تھا کہ پہاڑوں پر دریائی جانوروں کی ہڈیاں ملنے سے اور سرد ملکوں میں گرم ملکوں کے جانوروں کی ہڈیاں زمین میں سے دبی نکلنے سے طوفان کے عام ہونے کا اور تمام دنیا کے [illegible] کا طوفان نوح میں ڈوب جانے کا ثبوت سمجھتے تھے مگر علم جیالوجی کی ترقی سے

اور اپنے لوگوں کو بجز اُس کے جس پر پہلے سے حکم لگ گیا ہی۔ اور اُن کو جو ایمان لے آئے

ہیں اور نہیں ایمان لائے تھے نوح پر مگر تھوڑے لوگ ۴۲ نوح نے کہا کہ کشتی میں سوار ہو

خدا کے نام سے ہی اُس کا چلنا اور تھمنا بے شک میرا پروردگار بخشنے والا ہی

مہربان ۴۳ اور وہ اُن کو لیئے جاتی تھی پہاڑ کی مانند موجوں میں اور پکارا نوح نے اپنے

بیٹے کو اور وہ ورے کو (یعنی کشتی کے پاس) تھا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھہ چڑہ آ

اور کافروں کے ساتھہ مت ہو ۴۴

ثابت ہوگیا کہ وہ خیال غلط تھا اس کو مفصل طور پر میں نے اپنی کتاب تبئین الکلام فی تفسیرالتوراة علی ملةالاسلام میں بیان کیا ہی اس مقام پر اُس کی بحث کچھہ ضرور نہیں ہی کیونکہ اس وقت ہم قران مجید کی تفسیر لکھتے ہیں اور ہمکو صرف یہہ بتلانا چاہیئے کہ قران مجید سے طوفان کا تمام دنیا میں عام ہونا ثابت نہیں ہوتا ہی *

کو ہم بالتخصیص یہہ تو بتا سکیں کہ آدم یا انسان کے پیدا ہونے کی کس قدر مدت کے بعد طوفان آیا تھا مگر توریت کے مطابق جو قلیل زمانہ تسلیم کیا گیا ہی ہم اُسی کو تسلیم کرکے کہتے ہیں کہ بموجب حساب توریت عبری کے طوفان آیا (۱۶۵۶) برس بعد پیدا ہونے حضرت آدم کے اور بموجب سپٹو ایجنٹ توریت کے جس پر ایشیا کے تمام مورخ اور یورپ کے اکثر قدیم مورخ اعتماد رکھتے تھیں طوفان آیا (۲۲۶۲) برس بعد پیدا ہونے حضرت آدم کے اور بلا شبہہ اس عرصہ میں انسان کی نسل پھیل گئی ہوگی اور تمام پرانی دنیا یا اُس کا بہت بڑا حصہ آباد ہوگیا ہوگا — یہہ بات ناممکن ہی اور قران مجید کے بھی برخلاف ہی کہ حضرت نوح تمام دنیا کے لوگوں کو وعظ سننے اور ہدایت کرنے کو بھیجے گئے ہوں — اور امکان سے باہر ہی کہ تمام دنیا میں جو اُس وقت تک آباد ہوچکی تھی حضرت نوح نے وعظ کیا ہو اور تمام دنیا کے لوگوں نے اُن کا وعظ سنکر اُن کے ماننے سے انکار کیا ہو بلکہ بہت سے وسیع ملک ایسے ہونگے جہاں کے باشندوں نے حضرت نوح کے نبی ہونے کی اور اُن کے وعظ کرنے کی اور خدا کی راہ کی ہدایت کرنے کی خبر بھی نہ سنی ہوگی —

قران مجید سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہی کیونکہ خدا تعالی نے یہہ نہیں فرمایا کہ ہم نے نوح کو تمام دنیا کے لوگوں کے پاس بھیجا تھا بلکہ یہہ فرمایا ہی کہ اُس [illegible]

قَالَ سَاٰوِیٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعۡصِمُنِیۡ مِنَ الۡمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الۡیَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ وَحَالَ بَیۡنَہُمَا الۡمَوۡجُ فَکَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِیۡنَ ﴿۴۵﴾

قوم کے پاس بھیجا ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اُس وقت دنیا میں اور قومیں بھی موجود تھیں پس جس قوم کے پاس نوح بھیجے گئے تھے اُسی قوم پر طوفان کا عذاب بھی آیا تھا — اور یہی امر قران مجید کی اُن آیتوں سے ثابت ہوتا ہی جن کو ہم ابھی بیان کرتے ہیں *

قران مجید میں خدا نے فرمایا ہی کہ ہم نے نوح کو بھیجا اُس کی قوم کی طرف نوح نے کہا کہ اے میری قوم بندگی کرو اللہ کی نہیں ہی تمہارے لیئے کوئی معبود سواے خدا کے — اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نوح ایک خاص قوم کے پاس بھیجے گئے تھے پس وہ عذاب بھی اُنھی قوم کے لیئے آیا تھا جسکے لیئے حضرت نوح بھیجے گئے تھے *

ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ افلا تتقون —
(سورۂ مؤمنین آیت ۲۳)

پھر خدا تعالے نے فرمایا کہ ہم نے مدد کی نوح کی اُس قوم پر جس نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو بے شک وہ قوم تھی بری پس ڈبو دیا ہم نے اُن سب کو اکھٹا — اس سے صاف پایا جاتا ہی کہ وہ قوم ڈبوئی گئی تھی جس نے حضرت نوح کا انکار کیا تھا *

ونوحا اذ نادی من قبل فاستجبنا لہ فنجیناہ واھلہ من الکرب العظیم ونصرناہ من القوم الذین کذبوا بایاتنا انہم کانوا قوم سوء فاغرقناہم اجمعین
(سورۂ انبیا آیت ۷۶ و ۷۷)

اور پھر اللہ تعالی نے حضرت نوح سے فرمایا کہ تو مت کہہ مجھہ سے اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے نافرمانی کی کیونکہ وہ ڈوبنے والے ہیں پس اس آیت سے بھی صرف اُنہیں لوگوں کا ڈوبنا معلوم ہوتا ہی جنھوں نے حضرت نوح کی ہدایت کو نہیں مانا *

ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون —
(سورۂ ھود آیت ۳۹)
(سورۂ مؤمنین آیت ۲۷)

پھر خدا نے فرمایا کہ ہمنے بھیجا نوح کو اُس کی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنی قوم کو

قوم کے بیٹے نے کہا کہ میں پہاڑ کی طرف چلا جاؤنگا بچالیگا مجھکو پانی سے — نوح نے
کہا کہ آج کے دن کوئی بچانے والا خدا کے حکم سے نہیں ہے مگر وہ جسپر پر اللہ رحم کرے
اور اُن دونوں کے بیچ میں موج آ گئی پھر ہوا ڈوبنے والوں میں ۲۸

انا ارسلنا نوحاً الی قومه ان انذر قومك من قبل ان یاتیهم عذاب الیم —
(سورۂ نوح آیت ۱)

پہلے اس سے کہ آوے اُنپر عذاب دکھہ دینا — اور جب حضرت نوح کی نصیحت اُنہوں نے نہ مانی تو حضرت نوح نے دعا مانگی کہ اُن پر طوفان کا عذاب آوے اس سے بھی اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ صرف قوم نوح پر عذاب آیا تھا نہ تمام دنیا پر *

جو لوگ کہ قران مجید سے طوفان کا تمام دنیا میں آنا بیان کرتے ہیں وہ صرف دو

و قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا —
(سورۂ نوح آیت ۲۷)

آیتوں پر استدلال کرتے ہیں اول وہ آیت ہے کہ جب حضرت نوح نے خداتعالی سے دعا مانگی کہ اے پروردگار مت چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی بسا ہوا — حالانکہ اس آیت سے کسی طرح عام ہونا طوفان کا ثابت نہیں ہوتا
کیونکہ اس آیت میں جو ارض کا لفظ ہے اُس پر بھی الف لام ہے اور کافروں کا جو لفظ ہے اُس پر بھی الف لام ہے پس اس سے صاف ثابت ہے کہ زمین سے وہی زمین مراد ہے جہاں نوح کی قوم رہتی تھی اور کافروں سے وہی کافر مراد ہیں جنہوں نے حضرت نوح کا انکار کیا چنانچہ اسی امر کی تائید اُن تمام آیتوں سے پائی جاتی ہے جو اُوپر مذکور ہوئیں *

دوسری آیت وہ ہے جہاں خدا نے فرمایا اورکیا ہمنے نوح ہی کی ذریت کو بچنے والے

و جعلنا ذریته هم الباقین
سورۂ صافات آیت ۷۵
و جعلناهم خلائف —
(سورۂ یونس آیت ۷۴)

اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ کیا ہم نے اُنکو جانشین — مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان آیتوں سے کس طرح تمام دنیا میں طوفان آنے کا استدلال کیا جاتا ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب صرف اسیقدر ہے کہ جن لوگوں پر طوفان آیا تھا اُن میں سے بجز نوح کی ذریت کے اور کوئی نہیں بچا
پھر اس سے تمام دنیا پر طوفان کا آنا کیونکر ثابت ہوسکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم رہے [illegible]

وَقِيلَ يٰارضُ ابلعِي مَاءَكِ وَ يسماءُ اقلعِي وَغِيضَ الماءُ وَقُضِيَ الامرُ واستوت علَى الجُودِيِّ

کے علماء نے صرف یہودیوں کی پیروی کر کے طوفان کا عام ہونا قران مجید سے نکالنا چاہا تھا ورنہ ہمارے قرآن مجید سے عام ہونا طوفان کا نہیں پایا جاتا - فتدبر —

قرآن مجید میں یہہ بیان نہیں ہی کہ طوفان کا پانی اسقدر اونچا ہوگیا تھا کہ اونچے پہاڑ بھی چھپ گئے تھے بلکہ سورہ قمر میں صرف یہہ آیا ہی کہ ہم نے موسلا دھار مینہہ پڑنے سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور ہم نے زمین کے چشموں کو پھاڑ دیا پھر ایک پانی دوسرے پانی سے مل گیا مقرر کیئے ہوئے کام پر - سورہ مؤمنین میں - فجرنا الارض - کی جگہہ - فارالتنور - کا لفظ آیا ہی اُس کے معنی روٹی پکانے کے تنور کے لینے صریح غلطی ہی کیونکہ خود قرآن مجید کی دوسری آیت سے اُس کی تفسیر ہوتی ہی یعنی جو معنی فجرنا الارض کے ہیں وہی معنی فارالتنور کے ہیں - قاموس میں لکھا ہی - التنور کل مفجرماء - یعنی جہاں سے زمین میں پانی پھوٹ نکلے اور چشمہ جاری ہو جاوے اُس کو تنور کہتے ہیں - اور یہہ معنی بالکل قرآن مجید کی پہلی آیت کے مطابق ہیں جس سے دوسری آیت کی تفسیر ہوتی ہی پس قرآن مجید سے صرف اسقدر ثابت ہوتا ہی کہ مینہہ نہایت زور سے برسا زمین میں سے چشمے جاری ہوگئے اور ایک پانی دوسرے پانی سے مل گیا اور تمام ملک سطح آب ہوگیا اور اسقدر پانی چڑھا کہ کشتی تیرنے لگی تو جو لوگ کشتی میں نہ تھے وہ ڈوب گئے *

> ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر و فجرنا الارض عيونا فالتقى الماء على امر قد قدر —
> سورہ قمر آیت ۱۱ و ۱۲
> فاذا جاء امرنا و فار التنور —
> (سورہ مؤمنین آیت ۲۷)

اس پر یہہ شبہہ وارد ہوسکتا ہی کہ اگر پانی اسقدر نہیں چڑھا تھا کہ پہاڑ بھی ڈوب گئے تھے تو لوگوں اور جانوروں نے پہاڑوں پر کیوں نہ پناہ لی جیسیکہ حضرت نوح کے بیٹے نے دعویٰ کیا تھا کہ میں پہاڑ پر پناہ لے لونگا - مگر غور کرنا چاہیئے کہ ایسے شدید طوفان میں جس میں اسقدر زور سے مینہہ برستا ہو دریا اُبل گئے ہوں زمین سے پانی پھوٹ نکلا ہو کسی جاندار کو کسی مامن تک پہونچنے کی فرصت نہیں مل سکتی اور یہہ بات ہم ادنی سی ادنی طغیانی پانی میں دیکھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی ڈوب کر مر جاتے ہیں اور کسی طرح جان نہیں بچا سکتے - پھر ایسے بڑے طوفان میں جیساکہ حضرت نوح کا تھا اور بہت دنوں

اور حکم دیا گیا کہ اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان کھل جا اور گھٹایا گیا پانی

اور پورا ہوگیا حکم اور ٹھہر گئی جودی پر •

تک برابر پانی برستا رہا لوگوں کا اور جانوروں کا اُس سے بچنا اور جان بچانا نا ممکن تھا *

علاوہ اس کے میری راے میں توریت مقدس سے بھی طوفان کا عام ہونا اور پانی کا اس قدر چڑھ جانا جس نے اُونچے اُونچے دنیا کے پہاڑوں کو بھی چھپالیا ہو ہرگز ثابت نہیں ہوتا چنانچہ میں نے اپنی کتاب تبئین الکلام میں اس پر پوری بحث کی ہی مگر جو کہ اس تفسیر میں توریت کی آیتوں پر بحث کرنا مقصود نہیں ہی اس لیئے اُن پر بحث نہیں کی جاتی ہی البتہ اُن واقعات کی نسبت جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اور توریت میں اُن کا ذکر نہیں ہی کچھہ لکھنا مناسب ہی *

سورہ ہود میں اللہ تعالی فرماتا ہی کہ " اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارہ اے بیٹے سوار ہو ساتھہ ہمارے اور مت ہو ساتھہ کافروں کے کہا اُس نے میں چڑھ جاؤں گا پہاڑ پر بچاویگا مجھکو پانی سے — نوح نے کہا کہ کوئی بچانیوالا نہیں ہی آج کے دن اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے اور آ گئی اُن دونوں میں موج پھر ہو گیا ڈوبنے والوں میں *

ونادی نوح ابنه وكان في معزل يبني اركب معنا ولاتكن مع الكافرين قال ساوي الى جبل يعصمني من الماء قال لاعاصم اليوم من امر الله الامن رحم وحال بينهما الموج فكان من المغرقين — (سورہ ہود آیت ۴۴ و ۴۵) —

اور اسی سورہ میں اللہ تعالی فرماتا ہی — اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا اے رب میرا بیٹا ہی میرے گھر والوں میں سے اور تیرا وعدہ سچا ہی اور تو حاکموں کا حاکم ہی فرمایا اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اُس کے کام ہیں ناکارہ تو مت پوچھہ مجھہ سے جو تجھکو معلوم نہیں میں بچاتا ہوں تجھہ کو جاہلوں میں ہونے سے کہا اے رب میرے میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے یہہ کہ چاہوں میں تجھسے جو معلوم نہو مجھکو اور اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور نہ رحم کریگا تو ہونگا میں ٹوٹے والوں میں سے *

ونادى نوح ربه فقال رب ان ابني من اهلي و ان وعدك الحق و انت احكم الحاكمين قال ينوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح فلا تسئلن ماليس لك به علم اني اعظك ان تكون من الجاهلين قال رب اني اعوذبك ان اسئلك ما ليس لي به علم و الا تغفرلي و ترحمني اكن من الخاسرين — (سورہ ہود آیت ۴۷ — ۴۹)

ان آیتوں سے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ سوے اُن تین بیٹوں کے جن کا ذکر توریت مقدس میں ہی حضرت نوح کے ایک اور بیٹا تھا جو کافروں کے ساتھہ ڈوب گیا *

وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

مگر یہہ خیال غلط ہی — حضرت نوح کے کوئي اور بیٹا سواے ان تین بیٹوں کے نہ تھا اور یہہ بیٹا جسکا یہاں ذکر ہی حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا پہلے خاوند سے تھا اور قاین کي نسل سے تھا اور غالباً یہہ بیٹا نعمہ کا تھا جس کا نام کتاب پیدایش باب ۴ ورس ۲۲ میں آیا ہی *

یہہ جو میں نے بیان کیا یہہ میري راے نہیں ہی بلکہ ہمارے ہاں کے مفسر بھي یہي لکھتے ہیں تفسیر کبیر میں ہی کہ وہ جسکو حضرت نوح نے بیٹا کہا حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا تھا اور یہہ قول ہی جناب محمد باقر علیہ السلام کا اور حسن بصري کا اور یہہ روایت ہی کہ حضرت علي مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت محمد بن علي الباقر اور عروہ ابن زبیر اس آیت میں جو مذکر کي ضمیر ہی اور حضرت نوح کي طرف پھرتي ہی مونث کي ضمیر پڑھتے تھے تاکہ حضرت نوح کي بیوي کیطرف پھرے اور قتادہ نے کہا کہ میںنے حسن بصري سے حضرت نوح کے بیٹے کا حال پوچھا اُنہوں نے کہا قسم بخدا کہ حضرت نوح کے کوئي بیٹا جو طوفان میں ڈوبا نہ تھا قتادہ نے کہا خدا نے تو قول نوح کا یوں بیان کیا ہی کہ نوح نے اُس بیٹے کو جو ڈوب گیا کہا کہ میرا بیٹا میرے خاندان میں سے ہی اور تم کہتے ہو کہ اُس کے کوئي بیٹا جو ڈوبا نہ تھا حسن بصري نے کہا کہ حضرت نوح نے یہہ نہیں کہا کہ میرا سگا بیٹا بلکہ یہہ کہا کہ میرے خاندان کا بیٹا اور یہہ اُنکا کہنا اسبات پر دلالت کرتا ہی جو میں کہتا ہوں پس ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ یہہ شخص حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا اور اسي سبب سے

انہ کان ابن امرأتہ و ھو قول محمد الباقر علیہ السلام و قول الحسن البصری و یروی ان علیا رضی اللہ عنہ قرأ ونادی نوح ابنہا والضمیر لامرأتہ وقرأ محمد بن علی الباقر و عروۃ ابن زبیر ابنہ بفتح الہا یرید انہ ابنہا الا انہما اکتفیا بالفتح عن الالف ۔ قال قتادۃ سالت الحسن عنہ فقال واللہ ما کان ابنہ فقلت لہ ان اللہ حکی عنہ انہ قال ان ابني من اھلي وانت تقول ما کان ابنہ فقال انہ لم یقل انہ ابني ولکنہ قال من اھلي و ھذا یدل علی قولي — (تفسیر کبیر)

اور حکم دیا گیا کہ دوري هو (خدا کي رحمت سے) ظالموں کي قوم کو ﴿۴۶﴾ اور پکارا نوح نے اپنے پروردگار کو پھر کہا اے میرے پروردگار بے شک میرا بیٹا میرے لوگوں میں سے هی اور بے شک تیرا وعدہ سچا هی اور تو حاکموں میں سے بڑا حاکم هی ﴿۴۷﴾

توریت مقدس میں حضرت نوح کے بیٹوں کے ساتھہ اسکا ذکر نہیں هی *

جس آیت سے حضرت نوح کي بیوي کا طوفان میں ڈوبنا خیال کیا جاتا هی وہ یہہ

ضرب اللہ مثلاللذین کفروا امرءة نوح وامرءة لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتا هما فلم یغنیا عنهما من اللہ شیئا و قیل ادخلاالنار مع الداخلین — (سورہ تحریم آیت ۱۰)

هی اللہ نے بتائي ایک کہاوت منکروں کے واسطے عورت نوح کي اور عورت لوط کي گھر میں تھیں دونوں دو نیک بندوں کے همارے بندوں میں سے پھر نافرماني کي اُنہوں نے اُن کي پھر نہ دفع کیا اُنہوں نے اُن سے تھوڑا سا بھي عذاب اللہ کا اور حکم ہوا کہ جاؤ دوزخ میں ساتھہ جانے والوں کے *

اس آیت سے لوگ خیال کرتے هیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کي بیوي بھي کافروں میں تھي اور وہ بھي غرق هوئي اور توریت مقدس سے پایا جاتا هی کہ حضرت نوح کي بیوي کشتي میں حضرت نوح کے ساتھہ تھي اور اُنہوں نے ڈوبنے سے نجات پائي *

مگر سمجھنا چاهیئے کہ باوجودیکہ اس آیت میں حضرت نوح کي بیوي کا ڈوبنا صاف صاف بیان نہیں هوا لیکن اگر اس پر بھي اُن کا ڈوبنا هي سمجھیں تو اُس کے ساتھہ هي همکو یہہ بات بھي کہني چاهیئے کہ همارے هاں کتابوں سے پایا جاتا هی کہ حضرت نوح کي دو بیویاں تھیں اُن میں سے ایک بیوي ڈوبي اور ایک حضرت نوح کے ساتھہ کشتي میں گئي چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس سے روایت لکھي هی کہ کشتي میں نوح اور ان کي بیوي بھي تھي سواے اُس بیوي کے جو ڈوب گئي بعض علماء یہہ کہتے هیں کہ حضرت نوح کي ایک بیوي نعمہ نسل قاین سے تھي اور ایک بیوي اولاد حضرت ادریس سے پس کچھہ عجب نہیں کہ نعمہ کافر هو اور وہ ڈوب گئي هو اور اسي سبب سے توریت مقدس میں اُس کا ذکر نہ کیا هو مگر جب یہہ بات ثابت هی کہ حضرت نوح کي ایک بیوي بلاشبہہ کشتي میں تھي تو اگر اُس آیت سے ایک بیوي کا غرق هونا هي مراد لیا جاوے تو بھي کچھہ اختلاف نہیں رهتا *

قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ٭۫ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۴۸﴾

سورۂ مومنین میں خدا نے یہہ فرمایا ہی کہ جب ہمارا حکم آوے اور زمین کے چشمے پھوٹ نکلیں تو بٹھالے اُس میں یعني کشتي میں ہر جوڑے سے دو — توریت میں اس مضمون کو بہت زیادہ وسیع کردیا ہی جس سے لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا کے جانوروں کے جوڑے کشتي میں بٹھالے گئے تھے — اور پھر اُس کے غیر ممکن ہونے پر بہت سي دلیلیں لائي گئي ہیں — مگر قرآن مجید اُن تمام مشکلات سے مبرا ہی — کیونکہ قرآن مجید سے صرف یہہ بات کہ جو جانور حضرت نوح کے دست رس میں موجود تھے اُن کے جوڑے کشتي میں بٹھائے گئے تھے کچھہ تو اس خیال سے کہ کھانے کے کام آوینگے اور کچھہ اس خیال سے کہ طوفان کے بعد اُن سے نسل چلے گي کیونکہ ملک کي بربادي کے بعد سر دست اُن جانوروں کا بہم پہونچنا اور دوسرے ملکوں سے لانا علی الخصوص اُس زمانہ میں کہ اس کام کے لیئے و سائل ناپید تھے نہایت دقت طلب امر تھا *

فاذا جاء امرنا وفار التنور فاسلک فیہا من کل زوجین اثنین (سورۂ مومنین آیت ۲۷ و ۲۸)

تفسیر کبیر میں بھي لکھا ہی کہ خدا کے اس قول کے کہ فاسلک فیہا یہہ معني ہیں کہ داخل کر یعني بٹھا لے اُس میں یعني کشتي میں عرب کے محاورہ میں کہا جاتا ہی سلک فیہ یعني داخل ہوا اُس میں اور اسلکہ من کل زوجین اثنین کا یہہ مطلب ہی کہ جو جانور اس وقت پر موجود ہوں اُن کے جوڑے نر و مادہ کشتي میں بٹھالے تاکہ اُن جانوروں کي نسل منقطع نہوجاوے *

اما قولہ فاسلک فیہا اي ادخل فیہا یقال سلک فیہ اي دخل فیہ و سلک غیرہ و اسلکہ من کل زوجین اثنین اي کل زوجین من الحیوان الذی یحضرہ في الوقت اثنین الذکر والانثی لکی لا ینقطع نسل ذلک الحیوان (تفسیر کبیر)

دوسرا قصہ جو قرآن مجید میں مذکور ہی بہت صاف ہی اخیر قصہ پر خدا نے فرمایا ہی ”کہ یہہ قصہ غیب کي خبروں میں سے ہی کہ ہم نے اُسکي تجھہ پر وحي کي ہی نہ تو اُس کو جانتا تہا اور نہ تیري قوم اس سے پہلے پس صبر کر (اے محمد کافروں کے ایذا دینے اور جھٹلانے پر) بے شک آخر کو (کامیابي) پرہیزگاروں کے لیئے ہی *

(ہود آیت ۵۱)

خدا نے کہا اے نوح بے شک وہ نہیں ہی تیرے لوگوں میں سے ہاں اُس کے عمل اچھے نہیں ہیں پھر مت پوچھہ ہم سے اُس چیز کی کہ نہیں ہی تجھکو اُس کا علم اور بے شک میں تجھکو نصیحت کرتا ہوں کہ بچے تو جاہلوں میں ہونے سے ۴۸

اس آیت پر یہہ سوال ہوسکتا ہی کہ کیا اس سے پہلے طوفان نوح کا قصہ آنحضرت صلعم کو اور عرب کے لوگوں کو جن میں کثرت سے یہودی آباد ہوگئے تھے اور کچھہ عیسائی بھی آباد تھے معلوم نہ تھا — مگر یہہ بات نہیں ہی زیادہ تر قرین قیاس یہہ ہی کہ یہہ قصہ عام طور پر مشہور تھا مگر اُس کے ساتھہ ہی بہت سی غلط باتیں بھی مشہور تھیں صحیح صحیح قصہ لوگوں کو معلوم نہ تھا جس کو خدا نے بذریعہ وحی کے آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے بتایا پس عدم علم کا جو ذکر اس آیت میں ہی وہ صحیح قصہ کے نہ جاننے سے متعلق ہی نہ کہ عام طور پر اس قصہ سے — قرآن مجید میں جس قدر اگلے قصہ بیان ہوئے ہیں اگرچہ در اصل اُن سے عبرت دلانی مقصود ہوتی ہی مگر اُسی کے ساتھہ یہہ بھی ہوتا ہی کہ قصہ کو صحیح صحیح بیان کیا جاتا ہی تاکہ جو غلطیاں مشہور ہو رہی ہیں اُن کی صحت ہو جاوے *

قریباً تمام دنیا کی قوموں میں طوفان کا قصہ بطور ایک مذہبی قصہ کے مشہور تھا اور اُس کے بیانات اور واقعات اسقدر مختلف اور عجیب طور پر مشہور ہو رہے تھے کہ ایک میں بھی پوری سچائی نہ تھی — چند یورپ کے لوگوں مثل مسٹر تریڈمٹ اور ایہرنت ایل تی ہار نورت وغیرہ نے کتابیں لکھی ہیں جن میں اُن قصوں کو جمع کیا ہے جو طوفان کی بابت بطور مذہبی قصہ کے تمام دنیا میں مشہور ہیں پس وحی نے جو کچھہ بتایا اور جو لوگوں کو معلوم نہ تھا وہ یہی ہی کہ صحیح قصہ طوفان کا کیا ہی *

یہودی اور عیسائیوں نے جو مذہبی طور پر سب سے بڑی غلطی اس قصہ میں ڈال رکھی تھی وہ یہہ تھی کہ تمام دنیا میں طوفان آیا تھا اور کل کرہ زمین پانی میں ڈوب گیا تھا اور طوفان کا پانی دنیا کے بڑے سے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی اُونچا ہوگیا تھا اور حضرت نوح نے تمام دنیا کے ہر قسم کے جانداروں کا جوڑا جوڑا کشتی میں بٹھا لیا تھا — اور تمام دنیا کے تمام جانور انسان اور چرند و پرند و حشرات الارض سب کے سب مرگئے تھے اور بجز اُن کے جو کشتی میں تھے کوئی جاندار تمام دنیا میں زندہ نہیں رہا تھا — یہ ایک بڑی غلطی تھی جس کو قرآن مجید نے صحیح کیا ہی مگر افسوس اور نہایت افسوس کہ ہمارے مفسروں نے قرآن مجید کی اس برکت کو حاصل نہیں کیا اور وہ خود

قَالَ رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اَسۡئَلَکَ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (۴۹) قِیۡلَ یٰنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَکٰتٍ عَلَیۡکَ وَ عَلٰۤی اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَکَ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ یَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (۵۰) تِلۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهَاۤ اِلَیۡکَ مَا کُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ وَ لَا قَوۡمُکَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا فَاصۡبِرۡ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ (۵۱) وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا

یہودیوں اور عیسائیوں کي تقلید سے اُسي غلطي میں پڑ گئے جس غلطي سے قرآن مجید نے اُن کو نکالنا چاہا تھا *

ایک اور امر غور طلب ھی متعلق حضرت نوح کے یعني تعداد اُن کي عمر کی

(ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما — سورۃ عنکبوت آیت ۱۴)

خدا تعالی نے سورۃ عنکبوت میں فرمایا ھی کہ ھم نے بھیجا نوح کو اُس کی قوم کي طرف پھر وہ رہا اُن میں پچاس برس کم ایک ھزار برس *

توریت میں لکھا ھی کہ نوح چھہ سو برس کے تھے جب طوفان آیا (کتاب پیدایش باب ۷ ورس ۶) اور پھر لکھا ھی کہ بعد طوفان کے نوح تین سو پچاس برس زندہ رھا اور اُسکي عمر نو سو پچاس برس کي تھی (کتاب پیدایش باب ۹ ورس ۲۸و۲۹) لیکن جب کہ انسان کي نسل بڑھني شروع ھوئی تھي اور ابھي طوفان بھي نہیں آیا تھا اُس وقت خدا نے کہا تھا کہ " بسبب بودن ایشاں بشر ضالہ نہایت مدت ایام ایشاں یکصد و بست سال خواھد شد (توریت کتاب پیدایش باب ۶ ورس ۳) *

مگر یہہ ایک بہت طولاني بحث ھی دن اور برس جو توریت میں مندرج ھیں وہ نہایت بحث طلب ھیں دنیا کے ظہور اور انسان کے وجود کي جو مدت توریت میں لکھي

نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار بے شک میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ پوچھوں میں تجھہ سے اُس کو کہ نہیں ہی مجھکو اُس کا علم اور اگر تو نہ بخشے گا مجھکو اور تو نہ رحم کریگا مجھپر تو میں ہونگا نقصان اُوٹھانے والوں میں سے (۴۹) حکم دیا گیا کہ اے نوح اوتر ہماري طرف سے سلامتي کے ساتھہ اور ساتھہ ہماري برکتوں کے اُوپر تیرے اور اُن لوگوں پر جو تیرے ساتھہ ہیں — اور لوگ ہونگے کہ فایدہ مند کرینگے ہم اُنکو پھر اُنکو چھوئیگا ہمارا عذاب دکھہ دینے والا (۵۰) یہہ ہی غیب کي خبروں میں سے وحي بھیجتے ہیں ہم اُنکي تجھپر اور تو نہیں جانتا تھا اُنکو تو اور نہ تیري قوم اس سے پہلے پھر صبر کر بات یہہ ہی کہ آخرت پرھیزگاروں کے لیئے ہی (۵۱) اور (ہم نے بھیجا) عاد کي طرف اُنکے بھائي †ھود کو

ہی وہ بھي بحث بڑي بحث کے قابل ہی *

اس میں بھي کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ برس کي مدت ہر ایک زمانہ میں مختلف رھي ہی اور جس واقعہ یا انسان کي عمر کي تعداد اُس زمانہ کے حساب سے کي گئي ہی وھي تعداد بیان ھوتي رھي ہی جیسیکہ قرآن مجید اور توریت میں حضرت نوح کي عمر ساڑھے نو سو برس کي بیان ھوئي ہی *

علاوہ اس کے قدیم زمانہ کا یہہ رواج بھي معلوم ہوتا ہی کہ جس خاندان کا کوئي پیٹریارک ہوا ہی جب تک کہ اُس خاندان میں دوسرا پیٹریارک نام آور نہوا تو پہلے پیٹریارک ہي کا نام چلا جاتا ہی — پس جب تک کہ ان سب باتوں پر بحث نہو اُس وقت تک " ولبث فیہم الف سنۃ الاخمسین عاما " کي حقیقت بیان نہیں کي جا سکتي — اس تفسیر میں ان تمام امور پر بحث کرنیکي گنجایش نہیں ہی اگر خدا کي مرضي ہی تو ایک مستقل کتاب میں اس پر بالاستیعاب بحث کي جاوے گي اور تمام سلسلہ مدت پیدایش دنیا کا اور لوگوں کي عمروں کا جو توریت میں مذکور ہی ثابت ہو جاویگا *

---

† حضرت ھود کا قصہ سورۃ اعراف میں مفصل مذکور ہو چکا ہی *

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٢﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿٥٤﴾ وَّ يَزِدْكُمْ
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا
جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا
نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ
اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٧﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٥٨﴾
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٩﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ
اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٦٠﴾
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

هود نے کہا اے میري قوم عبادت کرو اللہ کي نہیں هی تمہارے لیئے کوئی معبود بجز اُس
کے نہیں هو تم مگر افترا کرنے والے ﴿۵۲﴾ اے میري قوم میں نہیں چاهتا تم سے اُس پر
کچھہ اجر نہیں هی میرا اجر مگر اُس پر جس نے مجھہ کو پیدا کیا پھر کیا تم نہیں
سمجھتے ﴿۵۳﴾ اور اے میري قوم تم بخشش چاهو اپنے پروردگار سے پھر توبہ کرو اُس کی
طرف بھیجدیگا بادلوں کو تم پر زور سے برستے هوئے ﴿۵۴﴾ اور زیادہ کریگا تمکو قوت میں
تمہاري قوت پر اور مت پھر جاؤ گنہگار هوکر ﴿۵۵﴾ اُن لوگوں نے کہا کہ اے هود تو نہیں لایا
همارے پاس کوئي دلیل اور هم نہیں چھوڑنے والے هیں اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور هم
نہیں هیں تجھپر ایمان لانے والے ﴿۵۶﴾ هم اس کے سوا کچھہ نہیں کہتے کہ تجھکو پہونچي
هی همارے بعض معبودوں نے برائي هود نے کہا کہ بےشک میں گواہ لاتا هوں اللہ کو اور تم
گواہ رهو کہ بےشک میں بري هوں اُس سے جو تم شرک کرتے هو ﴿۵۷﴾ اُس کے سوا پھر تم
میرے ساتھہ مکر کرو اکھٹے هو کر پھر مجھے مہلت ندو ﴿۵۸﴾ بےشک میں نے توکل کیا اللہ پر
جو میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار هی اور نہیں هی کوئي چلنے والا مگر وہ (یعني خدا)
پکڑے هوئے هی اُس کی پیشاني پر کے بالوں کو (یعني سب اُس کے قبضہ قدرت میں هی)
بےشک میرا پروردگار سیدھے راستہ پر (بلانے والا هی) ﴿۵۹﴾ پھر اگر تم پھر جاؤ تو بےشک
میں نے پہونچا دیا تمکو وہ جس کے ساتھہ میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اور تمہاري جگہ
لے آویگا میرا پروردگار اور لوگوں کو تمہارے سوا اور تم اُس کو کچھہ ضرر نہ پہونچا سکو گے
بےشک میرا پروردگار هر ایک چیز پر نگہبان هی ﴿۶۰﴾ اور جب آیا همارا حکم بچا لیا هم نے
هود کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھہ ایمان لائے تھے اپني رحمت سے

مِنَّا وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٦١﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٦٢﴾

وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ عَادًا

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٣﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ

رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا

قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ

اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٦﴾ وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٧﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٨﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اور هم نے اُن کو نجات دي سخت عذاب سے ۞ اور یهه تهي قوم عاد کي نمانا اُنهوں نے اپنے پروردگار کي نشانیوں کو اور نا فرماني کي اُس کے رسول کي اور پیروي کي هر سرکش عناد کرنے والے کے حکم کي ۞ اور اُن کے پیچهے بهیجي گئي اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن میں هاں بے شک عاد نے کفر کیا اپنے پروردگار کے ساتهه هاں دوري هو (خدا کي رحمت سے) عاد کو جو قوم هود تهي ۞ اور (بهیجا همنے) ثمود کي طرف اُن کے بهائي صالح کو صالح نے کہا اے میري قوم عبادت کرو الله کي نهیں هی تمهارے لیئے کوئي معبود بجز اُس کے اُسي نے پیدا کیا تمکو مٹي سے اور آباد کیا تمکو اُس میں پهر بخشش چاهو اُس سے پهر توبه کرو اُس کي طرف بے شک میرا پروردگار (هر شخص کے) پاس هی قبول کرنے والا ۞ اُن لوگوں نے کہا اے صالح بے شک هم میں تو تها که اس سے پہلے تجهه سے اُمید کیجاتي تهي کیا تو همکو منع کرتا هی همیں عبادت کرنے سے اُسکي جس کي عبادت کرتے تهے همارے باپ دادا اور بے شک هم شک میں هیں اُس سے که تو بلاتا هی همکو اُس کي طرف زیاده شبهه کرنے والے ۞ صالح نے . کہا اے میري قوم کیا تمنے سمجهه لیا هی اگر میرے پاس کوئي دلیل هی میرے پروردگار سے اور اُس نے مجهکو دي هو اپنے پاس سے رحمت پهر کون میري مدد کریگا خدا (کے عذاب) سے اگر میں اُس کي نا فرماني کروں پهر کچهه تم زیاده نهیں کرتے میرے لیئے بجز نقصان دینے کے ۞ اور اے قوم یهه هی اونٹني الله کي ایک نشاني تمهارے لیئے پهر اُسکو چهوڑ دو کهاتي پهرے الله کي زمین میں اور اُسکو مت چهوؤ برائي سے تاکه تمکو پکڑ لیوے کوئي عذاب تهوڑے دنوں میں ۞ پهر اُنهوں نے اُسکي کونچیں کاٹ ڈالیں پهر صالح نے کہا که چین کرلو اپنے گهروں میں تین دن یهه وعده هی که

چهوٹا نهیں ۞ پهر جب آیا

أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ وَلَقَدْ جَاۤءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۤءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

﴿۶۹﴾ و لقد جاءت رسلنا ابراهيم — يعني البته آئے همارے بهيجے هوئے ابراهيم کے پاس *

سورۂ عنکبوت ميں يهه لفظ هيں — لما جاءت رسلنا ابراهيم — يعني جبکه آئے همارے بهيجے هوئے ابراهيم کے پاس *

سورۂ حجر ميں بجاے رسلنا کے ضيف کا لفظ هي خدا نے فرمايا — و نبئهم عن ضيف ابراهيم — يعني اُن کو خبر دے ابراهيم کے مهمانوں کي *

اور سورۂ ذاريات ميں هي — هل اتک حديث ضيف ابراهيم المکرمين — کيا تيرے پاس ابراهيم کے مکرم مهمانوں کي خبر پهونچي هي *

پس امر بحث طلب يهه هي که يهه بهيجے هوئے يا ضيف ابراهيم کون تهے ؟ توريت کے ۱۸ ورس ۲ ميں لکها هے که حضرت ابراهيم نے ديکها که تين آدمي اُس کي برابر کهڑے هيں عبري ميں لفظ شلشه انشيم هي يعني ثلثة انسانين † اور پهر ورس ۱۶ و ۲۲ ميں اور باب ۱۹ ورس ۵ و ۱۰ و ۱۲ ميں بهي اُن کو انسان کها هی مگر باب ۱۹ کے پهلے ورس ميں اُن کو ملاخيم يعني ملائکين ‡ کے لفظ سے تعبير کيا هی اِس ليئے يهودي اُن تينوں کي نسبت اعتقاد کرتے هيں اور کهتے هيں که وه جبرئيل و ميکائيل و اسرافيل تهے *

---

† انسانين کا لفظ بالقصد خلاف قاعدۂ عربي لکها گيا هی —

‡ ملائکين کا لفظ بالقصد خلاف قاعدۂ زبان عربي لکها گيا هی —

همارا حکم بچالیا همنے صالح کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھہ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھہ اور اُس دن کي رسوائي سے بے شک تیرا پروردگار وهي هی قوت والا اور غالب (۶۹) اور پکڑ لیا اُن لوگوں کو جو ظالم تھے مهیب آواز نے پھر اُنھوں نے صبح کي اپنے گھروں میں اوندھے پڑے هوئے (۷۰) گویا کہ اُس میں بسے هي نتھے هاں بے شک ثمود نے کفر کیا اپنے پروردگار کے ساتھہ هاں دوري هو (خدا کي رحمت سے) ثمود کو (۷۱)

اور بے شک آئے همارے بھیجے هوئے ابراهیم کے پاس بشارت لیکر اُنھوں نے کہا سلام ابراهیم نے کہا سلام پھر ابراهیم نے دیر نکي کہ لایا بھنا هوا بچھڑا (۷۲)

عیسائي بھي اُن کو فرشتی مانتے هیں اور کہتے هیں کہ یہہ پہلي هي دفعہ تھي کہ فرشتی انسان کي صورت بنکر دنیا میں آئے تھے — تفسیر ڈائلي ایند مانت میں لکھا هی کہ اُن میں کا تیسرا بہ نسبت باقي دو کے اعلی درجہ کا تھا اور اس لیئے ابراهیم نے اُس کو بطور ایک سردار کے خطاب کیا یعني " اڈنی " کہکر جس کو موسی " جهوۃ " کہتا هی اور یہودي اور عیسائي اُس کو خدا کا نام سمجھتے هیں اور اس لیئے بہت سے عیسائي تصور کرتے هیں کہ وہ خدا کا بیتا تھا جو اس صورت میں آیا تھا — متوسط زمانہ کے لوگ سمجھے هیں کہ وہ خدا کي شان میں ایک فرشتہ تھا جس نے گفتگو کي تھي اور بلحاظ اُس کے مقتدرانہ گفتگو کي یہہ غالب راے هی کہ وہ خود حضرت مسیح تھے جو انصاف کرنے کو آئے تھے *

قرآن مجید میں صرف لفظ " رسلنا " یعني همارے بھیجے هوئے کا هی — مسلمان مفسروں نے صرف یہودیوں کی روایتوں سے جن کي وہ همیشہ ایسے مقاموں میں پیروی کرتے هیں اُن کو فرشتے تسلیم کیا هی مگر قرآن مجید سے اُن کا فرشتہ هونا ثابت نہیں هوتا — یہہ تو ظاهر هی کہ قرآن مجید میں اُن کے فرشتے هونے پر تو کوئي نص صریح نہیں هی باقي رها طرز کلام یا الفاظ واردہ پر استدلال قطع نظر اس کے کہ وہ مفید یقین نہیں هوسکتا اُن سے بھي وہ استدلال پورا نہیں هوتا — علماء مفسرین نے قبل اس کے کہ الفاظ قرآن مجید پر غور کریں یہودیوں کي روایتوں کے موافق اُن کا فرشتے هونا تسلیم کرلیا

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ۴۲

هی حالانکہ وہ خاصے بھلے چنگے انسان تھے *

تفسیر کبیر میں لکھا هی کہ ابراهیم کے مہمانوں نے جو کھانا نہ کھایا اُس کا سبب یہہ تھا کہ وہ فرشتے تھے اور فرشتے نہ کھاتے هیں اور نہ پیتے هیں — وہ مہمانوں کی صورت یعني انسانوں کي صورت بنکر اس لیئے آئے تھے کہ حضرت ابراهیم مہمانوں کے آنے کو دوست رکھتے تھے اور وہ مہمانوں کي ضیافت میں مشغول رهتے تھے — مگر کھانے سے انکار کرنا اُن کے فرشتے هونے کي جو علانیہ انسان تھے اور انسانوں کي طرح آئے تھے دلیل نہیں هوسکتا *

واعلم ان الاضياف انما امتنعوا من الطعام لانهم ملائكة والملائكة لا ياكلون ولا يشربون وانما اتوه في صورة الاضياف ليكونوا على صفة يحبها وهو كان مشغولا بالضيافة
(تفسیر کبیر)

تفسیر کبیر میں سدي کا یہہ قول لکھا هی کہ حضرت ابراهیم نے اُن سے پوچھا کہ کھانا کھاؤ گے اُنہوں نے کہا کہ هم بغیر قیمت دیئے کھانا نہیں کھاتے ابراهیم نے کہا کہ اُس کی قیمت یہہ هی کہ کھانے سے پہلے خدا کا نام لو اور کھانے کے بعد خدا کا شکر کرو — اس پر جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ ایسے آدمي کا حق هی کہ اُس کا پروردگار اُس کو اپنا خلیل یعني دوست قبول کرے — مگر اس کلام سے بھي یہہ بات غیر معلوم رهي کہ بعد اس کے انہوں نے کھانا کھایا یا نہیں *

قال السدي قال ابراهيم عليه السلام الا تاكلون قالوا لا ناكل طعاما الا بالثمن فقال ثمنه ان تذكروا اسم الله تعالى على اوله وتحمدوه على آخره فقال جبرئيل لميكائيل عليهما السلام حق لمثل هذا الرجل ان يتخذه ربه خليلا —
(تفسیر کبیر)

قرآن مجید میں آیا هی کہ جب حضرت ابراهیم نے دیکھا کہ اُن کے هاتھہ کھانے پر نہیں بڑھتے تو نہ جانا کہ یہہ کون هیں (یعني دوست اور مہمان هیں یا دشمن) اور ابراهیم کے جي میں اُن سے خوف هوا — یہہ اُس زمانہ کا طریقہ تھا کہ دشمن اُس کے هاں جس سے دشمني تھي کھانا نہیں کھاتے تھے — مگر اس آیت سے بھي یہہ نہیں پایا جاتا کہ اُس کے بعد بھي انہوں نے کھانا نہیں کھایا *

فلما رآ ايديهم لا تصل اليه نكرهم و اوجس منهم خيفة —
(سورہ هود)

توریت میں لکھا هی کہ انہوں نے حضرت ابراهیم کے پاس بھي کھانا کھایا اور جب وہ

پھر جب اُس نے دیکھا کہ اُن کے ہاتھہ نہیں بڑھتے اُس کي طرف اُنکو اجنبي سمجھا اور ابراھیم اپنے دل میں اُن سے خوف لائے اُنھوں نے کہا مت ڈر بے شک ہم بھیجے گئے ہیں قوم لوط کي طرف

حضرت لوط کے پاس گئے تو وہاں بھي کھانا کھایا توریت کے فارسي ترجمہ کي یہہ عبارت ہی *

و خداوند ویرا (یعني ابراھیم را) در بلوطستان ممري ظاھر شد در حالتي کہ بردر چادر بگرمي روز می نشست و چشمان خود را کشادہ نگریست کہ اینک سہ شخص در مقابلش ایستادہ اند و ھنگامی کہ ایشان را دید از براے استقبال ایشان از در چادر دوید و بسوی زمین خم شد و گفت ای اقایم حال اگر در نظرت التفات یافتم تمنا اینکہ از نزد بندہ خود نگذري و حال اندک ابي آوردہ شود تا آنکہ پایہای خود را شست و شو دادہ در زیر این درخت استراحت فرمائید و لقمہ نانی خواھم آورد تاکہ دل خود را تقویت نمائید و بعد ازاں بگذرید زیراکہ ازیں سبب بنزد بندہ خود عبور نمودید پس گفتند بنحوے کہ گفتي عمل نما پس ابراھیم بہ چادر نزد سارا شتافت و گفت کہ تعجیل نمودہ سہ پیمانہ آرد رقیق خمیر کردہ گرد ھا بر اجاق بپز پس ابراھیم بگلہ گاؤ شتافت و گوسالہ تر و تازہ خوبي گرفتہ بجوانے داد کہ آنرا بسرعت حاضر ساخت و کرہ و شیر باگو سالئیکہ حاضر کردہ بود گرفت و در حضور ایشاں گذاشت و نزد ایشاں بزیر آن درخت ایستاد تا خوردند کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۱ لغایت ۸ *

پس آں دو ملک بوقت شام بسدوم در آمدند و لوط بدروازہ سدوم می نشست و ھنگامی کہ لوط ملاحظہ کرد از براے استقبال ایشاں برخاست و رو بزمین خم شد و گفت اینک حال اے اقایانم تمنا اینکہ بخانہ بندہ خود تان بیائید و بیتوتہ نمودہ پایہاے خود را شست و شو نمائید و سحر خیزي نمودہ براہ خودروانہ شوید پس ایشاں گفتند کہ نے بلکہ در چہار سو بیتوتہ میئمایم پس چونکہ ایشان را بسیار ابرام نمود با او آمدہ بخانہ اش داخل شدند و او ضیافتے بجہت ایشاں برپا نمودہ گردھاے فطیرے پخت کہ خوردند — کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۱ لغایت ۳ *

تفسیر کبیر میں ایک یہہ بحث پیش کي ہی کہ حضرت ابراھیم نے اُن تینوں کو انسان جانا یا فرشتہ — جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابراھیم نے اُنکو انسان جانا تھا اُنکي یہہ دلیلیں ہیں کہ اگر وہ اُنکو فرشتہ جانتے تو کھانے کي طیاري نکرتے — اور جب اُنھوں نے کھانے پر ہاتھہ نہ ڈالا تھا تو اُس سے خوف نکرتے — علاوہ اس کے جبکہ حضرت ابراھیم نے

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (٧١)

اُن كو انسان كي صورت ميں ديكها تها تو اُنكو فرشته كيونكر سمجهه سكتے تهے *

اور جو لوگ كهتے هيں كه حضرت ابراهيم نے اُنكو فرشته جانا تها اُن كا يهه دعوى هى كه اُنكے كهنے سے حضرت ابراهيم نے اُنكو فرشته جانا تها مگر ايك لفظ قرآن ميں ايسا نهيں هى كه اُن تين شخصوں ميں سے كسي نے كها هو كه هم انسان نهيں هيں بلكه فرشتے هيں اور انسان كي صورت بنكر آئے هيں *

تفسير كبير ميں ايك اور عجيب و غريب روايت لكهي هى كه جب اُن فرشتوں نے حضرت ابراهيم كو بتلا ديا كه وه فرشتوں ميں سے هيں اور انسان نهيں هيں اور وه صرف قوم لوط كے هلاك كرنے كو آئے هيں تو حضرت ابراهيم نے اُن سے معجزه طلب كيا كه اُنكے فرشته هونے پر دلالت كرے — پهر اُنهوں نے اپنے پروردگار سے اُس بهنے هوئے بچهڑے كے زنده هوجانے كي دعا مانگي — بچهڑا جهاں ركها هوا تها وهاں سے كودا اور اپنے چراگاه ميں چلا گيا — همكو افسوس هى كه همارے علماء نے ايسي بے سر و پا اور بے سند مهمل روايتيں اپني تفسيروں ميں لكهي هيں — خدا اُن پر رحم كرے *

ان الملائكة لما اخبروا ابراهيم عليه السلام انهم من الملائكة لا من البشر وانهم انما جاؤا لاهلاك قوم لوط طلب ابراهيم عليه السلام منهم معجزة دالة على انهم من الملائكة فدعوا ربهم باحياء العجل المشوي فطفر ذلك العجل المشوي من الموضع الذي وضع فيه الى مرعاه (تفسير كبير)

اس ميں كچهه شبهه نهيں هى كه وه جو حضرت ابراهيم كے پاس آئے انسان تهے اور قوم لوط كے پاس بهيجے گئے تهے جيساكه خود اُنهوں نے حضرت ابراهيم سے كها — لا تخف انا ارسلنا الى قوم لوط — (سورة هود) اور دوسري جگهه كها — انا ارسلنا الى قوم مجرمين (سورة الحجر) ايك اور جگهه كها — انا ارسلنا الى قوم مجرمين لنرسل عليهم حجارة من طين مسومة عند ربك للمسرفين (سورة الذاريات) *

بشرناها — يعني ساتهه خوش خبري كے — اور وه خوش خبري حضرت ابراهيم كے [illegible] سے بيتا اور پوتا يعني اسحق اور اسحق سے يعقوب كے پيدا هونے كي تهي جس [illegible] آويگا *

يعني جب حضرت ابراهيم نے ديكها كه اُن كا هاتهه كهانے پر نهيں بڑها [illegible]

اور ابراهيم كے بيوي كهڑے هوئے تهے پهر وہ هنسے پهر هم نے اُسكو بشارت دي اسحق كي اور

اسحق كے بعد يعقوب كي (۴۲)

فلما رأ ايديهم لا تصل اليه نكرهم و اوجس منهم خيفة - (سورۃ هود) — تعجانا كه يهه كون هيں اور ابراهيم كے دل ميں اُن سے خوف پيدا هوا *

تفسير كبير ميں لكها هى كه جب اُنهوں نے كهانے سے اپنے تئيں روكا تو حضرت ابراهيم كو خوف هوا كه وہ كچهه مكر كرنے كا ارادہ ركهتے هيں — جب كوئي انجان آدمي آوے اور اُس كے سامنے كهانا لايا جاوے پهر اگر وہ كها ليوے تو اُس سے اطميناں هو جاتا هى اور اگر وہ نه كهاوے تو اُس سے خوف پيدا هوتا هى *

فلما امتنعوا من الاكل خاف ان يريدوا به مكروها ان من لا يعرف اذا حضر و قدم اليه طعام فان اكل حصل الامن و ان لم يا كل حصل الخوف - (تفسير كبير)

يهي مضمون سورۃ الذاريات ميں ان لفظوں سے آيا هى كه حضرت ابراهيم بهنا هوا بچهڑا اُن كے پاس لائے كها كه كيا تم نهيں كهاتے يعني جب اُنهوں نے اُس پر هاتهه نه بڑهايا جيسا كه سورۃ هود ميں مذكور هى تو حضرت ابراهيم نے كها كه كيا تم نهيں كهاتے — پهر حضرت ابراهيم كے دل ميں اُن سے خوف پيدا هوا —

فقربه اليهم قال الا تأكلون فاوجس منهم خيفة — (سورۃ ذاريات)

ممكن هى كه حضرت ابراهيم كے اس كهنے كے بعد الا تأكلون اُن لوگوں نے كهايا هو اس ليئے كه كهانے كي نفي اُس سے نهيں پائي جاتي *

سورۃ الحجر ميں اس واقعه كو زيادہ اختصار سے بيان كيا هي اور فرمايا هى كه جب وہ تينوں شخص ابراهيم پاس آئے تو اُنهوں نے كها سلام حضرت ابراهيم نے كها كه هم تم سے خوف كرتے هيں *

اذ دخلوا عليه قالوا سلاما - قال انا منكم وجلون - (سورۃ الحجر)

پورا واقعه يوں هى كه جب وہ تينوں شخص حضرت ابراهيم كے پاس آئے تو اُنهوں نے كها سلام حضرت ابراهيم نے بهي كها سلام پهر حضرت ابراهيم بهنا هوا بچهڑا اُن كے ليئے كهانيكو لائے جب اُنهوں نے كهانے كے ليئے هاتهه نه بڑهايا تو حضرت ابراهيم كے دل ميں خوف پيدا هوا اُسپر حضرت ابراهيم نے كها كه كيا تم نهيں كهاتے اور يهه بهي كها كه هم تم سے (نه كهانے كے سبب) خوف كرتے هيں — اُنهوں نے كها كه هم سے خوف نكرو هم تو قوم لوط كي طرف بهيجے هوئے هيں اور تمكو بهي بشارت ديتے هيں — پس ان تمام حالات سے نه هو نا

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۵﴾

تینوں شخصوں کا فرشته هونا پایا جاتا هی اور نه یهه بات ثابت هوتي هی که اُنهوں نے کهانا نهیں کهایا بلکه اس طرف قرینه قیاس زیاده هی که ان اصراروں کے بعد اِنهوں نے کهانا کهایا هو اور خدا تعالی نے جو اُنکو دو جگهه ضیف ابراهیم کرکے بیان کیا هی یهه قرینه قوي هی که اِنهوں نے کهانا بهي کهایا اور حضرت ابراهیم کي ضیافت قبول کي *

پهر خدا نے فرمایا که اُس کي بیوي کهڑي تهي پهر هنس پڑي پهر هم نے اُس کو خوش خبري دي اسحق کے پیدا هونے کي اور اُس کے پیچهے یعني اسحق سے یعقوب کے پیدا هونے کي *

وامراته قائمة فضحكت فبشرناها باسحق ومن وراء اسحق يعقوب — (سورة هود)

حضرت ابراهیم کی بیوي کے هنسنے کي علت بیٹا هونے کي بشارت تهی مگر جو که اُن کا هنس پڑنا ایک مقدم امر اور زیاده تر توجهه کے قابل تها اس لیئے معلول کو علت پر مقدم کردیا هی *

تفسیر کبیر میں بهي لکها هی که یهاں تقدیم و تاخیر هی تقدیر کلام کي یهه هی که اُس کی بیوي کهڑي تهي پهر هم نے اُس کو بشارت دي اسحق کے پیدا هونے کي اُس کي بیوي خوشي سے هنسي بسبب اس خوشخبري کے پس هنسنے کو مقدم کردیا هی اور معناً وه موخر هی *

ان هذا على التقديم والتاخير والتقدير وامرته قايمة فبشرناها باسحق فضحكت سرورا بسبب تلك البشارة فقدم الضحك و معناه التاخير — (تفسیر کبیر)

ایک امر غور طلب یهه هی که خدا تعالی نے پهلے فرمایا هی که لقد جاءت رسلنا ابراهیم بالبشري — یعني وه رسل بشارت لیکر آئے تهے اور پهر فرمایا فبشرناها باسحق یعني هم نے بشارت دي ابراهیم کي بیوي کو اسحق* کے پیدا هونے کي اس جگهه بشارت کو خاص اپني طرف منسوب کیا هی — اور سورۃ الحجر میں ضیف ابراهیم کا قول بیان کیا هی که " انا نبشرک بغلام علیم " یعني ضیف ابراهیم نے حضرت ابراهیم سے کہا که هم تجهکو بشارت دیتے هیں دانا لڑکے کے پیدا هونے کي اور سورۃ الذاریات میں هی " و بشروه بغلام علیم " یعنی ضیف ابراهیم نے حضرت ابراهیم کو دانا لڑکے کے پیدا هونے کي بشارت دي *

اسي طرح سورۃ هود میں هی " قالت یا ویلتي ءالد و انا عجوز و هذا بعلي شیخا "

ابراھیم کي بیوي نے کہا کہ افسوس مجھہ پر کیا میں جنونگي اور میں تو بڑھیا ہوں اور

یہہ میرا خاوند بھي بوڑھا ہی بےشک یہہ ایک چیز ہی عجیب ۞

یعنی ابراھیم کي بیوي نے کہا کہ " افسوس مجھکو کیا میں جنونگي اور میں بڑھیا ہوں اور یہہ میرا خصم بڈھا ہی " *

اور سورۃ الذاریات میں ہی — کہ حضرت ابراھیم کي بیوي حیرت میں ہوکر

فاقبلت امراتہ فی صرۃ فصکت وجہہا و قالت عجوز عقیم — (سورۃ الذاریات)

آگے بڑھي اور منہہ پیٹ لیا اور کہا کہ بانجہ بڑھیا — یعني کیا بانجہ بڑھیا بیٹا جنیگي *

اور سورۃ الحجر میں ہی — کہ حضرت ابراہیم نے کہا کہ " کیا تم مجھکو بشارت

قال ابشرتموني علی ان مسني الکبر فبم تبشرون — (سورۃ الحجر)

دیتے ہو با وجودیکہ مجھپر بڑھاپا آگیا ہی پھر کس طرح تم مجھکو بشارت دیتے ہو *

مگر وہ تینوں شخص خدا کے بھیجے ہوئےتھے اُنہوں نے بذریعہ الہام یا وحي کے جو اُن پر خدانے بھیجي تھي یہہ بشارت دي تھي — قرآن مجید کا طرز کلام بہت جگہہ اس طرح پر ہی کہ خداتعالی علۃالعلل ہونے کي وجہہ سے بندوں کے کاموں کو اپني طرف منسوب کرتا ہی اس لیئے سورہ ہود میں اُس بشارت کو اپني طرف نسبت کیا ہی کہ ہمنے بشارت دي اور اور مقاموں پر اپنے رسل کیطرف منسوب کیا ہی جن کے ذریعہ سے وہ بشارت دي گئي تھي مگر در حقیقت بشارت دینے والا خدا ہی *

یہہ بشارت جو حضرت ابراھیم کے حضرت سارا سے بیٹا پیدا ہونیکي تھي دونوں کو معاً بشارت تھي یعني ایک بشارت دونو کے لیئے تھي اور دونو نے اُسکو سنا تھا اور اس لیئے کبھي اُس بشارت کو حضرت ابراھیم سے اور کبھي اُنکي بیوي سے منسوب کیا ہی جو ضمناً اسبات کا ثبوت ہی کہ دونو کے لیئے یکساں بشارت ہی اور اسي سبب سے کہیں حضرت سارا کا قول نقل کیا ہی کہ " انا عجوز وھذا بعلي شیخا " اور کہیں حضرت ابراھیم کا قول نقل کیا ہی کہ " ابشرتموني علی ان مسني الکبر " اور اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بشارت سنکر دونوں نے یہہ بات کہي تھي *

اُن تینوں رسولوں نے جب حضرت سارا کا اس بشارت پر تعجب سنا تو اُنہوں نے کہ

قَالُوٓا۟ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ رَحْمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيْكُمْ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ إِنَّهُۥ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٦﴾

بشرناک بالحق فلا تکن من القانطين قال ومن يقنط من رحمة ربه الا الضالون — (سورة الحجر)

" اتعجبين من امر الله " يعني كيا تو تعجب كرتي هى خداكے حكم سے اور حضرت ابراهيم كا تعجب سنكر انهوں نے كها كه هم نے تجهكو خوش خبري سچي دى هى تهيک بس تو نا أميدوں ميں سے مت هو حضرت ابراهيم نے كها كه كون شخص خدا كي رحمت سے نا أميد هوتا هى بجز گمراهوں كے *

يهه خيال كرنا كه حضرت ابراهيم و حضرت سارا كي اولاد مافوق الفطرت هوئي تهي اس پر قرآن مجيد سے كوئي دليل نهيں هى. قرآن مجيد ميں حضرت ابراهيم كي نسبت لفظ شيخ آيا هى اور لفظ شيخ ايسا نهيں هى كه أس سے يهه سمجها جاوے كه حضرت ابراهيم أس حد سے جس ميں موافق قانون قدرت كے اولاد هو سكتي هى گذر چكے تهے *

حضرت سارا كي نسبت لفظ عجوز آيا هى عجوز كا لفظ اور شيخة كا لفظ دونوں مرادف هيں مگر كبهي جوان عورت پر بهي اطلاق هوتا هى قاموس ميں لكها هى والعجوز * * * المرأة شابة كانت او شيخة اور يهي عجوز كا لفظ سورة شعرا ميں حضرت لوط كي بيوي كي نسبت آيا هى — پس اس لفظ سے يهه ثابت نهيں هوتا كه حضرت سارا ايسي حد پر پهونچ گئي تهيں جو موافق قانون قدرت كے أن سے اولاد هوني نا ممكن هو *

دوسرا لفظ حضرت سارا كي نسبت عقيم يعني بانجه كا آيا هى — جن عورتوں كے هاں ايک زمانه تک جو به نسبت عام عادت كے زياده هو اولاد نهيں هوتي أن پر عادتاً عقيم كا لفظ اطلاق كيا جاتا هى أس سے يهه ثابت نهيں هوتا هى كه وه اولاد جنے كے نا قابل هوني ميں كيونكه بهت عورتيں اب بهي ايسي موجود هيں جن كے مدت تک اولاد نهيں هوئي اور وه عقيم تصور هونے لگيں ليكن بڑي عمر ميں جبكه وه شيخة هوگئيں أن كے اولاد هوئي ايک شوهر دار عورت كو ميں جانتا هوں كه قريب چاليس برس كي عمر تک اس كے اولاد نهيں هوئي بعد أس كے وه حامله هوئي اور بيټي جني بلا شبهه لوگوں كو أس كے حامله هونے اور بيټي جنے پر تعجب هوا تها *

مسلمان مفسر جو هميشه بهوديوں كي روايتوں كي پيروي كرنے كے عادي هوگئے اس ليئے انهوں نے يهه سمجها هى كه حضرت ابراهيم اور حضرت سارا كي عمر اسقدر بڑي

اُن بھیجے ہوؤں نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہی اللہ کے حکم سے رحمت اللہ کی اور

اُسکی برکتیں تم پر اے گھر والوں بے شک وہ تعریف کیا گیا ہی بزرگ

ہوگئی تھی کہ اُن سے اولاد کا ہونا نا ممکن تھا اور اس لیئے اُنہوں نے اس واقعہ کو بطور ایک معجزہ کے ما فوق الفطرت قرار دیا ہی *

توریت میں لکھا ہی کہ حضرت ابراهیم کی ننانوے برس کی عمر تھی جب اُن کا ختنہ ہوا (کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۴) اور ایک برس بعد وہ تین شخص بشارت دینے کو آئے تھے پس اُس وقت اُن کی عمر سو برس کی تھی *

اور سارا کی نسبت لکھا ہی کہ وہ سال خوردہ ہوگئی تھیں اور عورتوں کی عادت بند ہوگئی تھی (کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۱۱) *

غرض کہ عبری توریت کے حسب سے بشارت کے وقت حضرت ابراهیم کی عمر سو برس کی اور حضرت سارا کی نوے برس کی تھی — مسلمانوں نے ان روایتوں کی پیروی کی اور حضرت اسحق کا پیدا ہونا مافوق الفطرت بطور معجزہ کے قرار دیا باوجودیکہ توریت ہی سے پایا جاتا ہی کہ اُس عمر میں بھی لوگوں کے بغیر کسی معجزہ تسلیم کئے اولاد ہوئی ہی چنانچہ توریت کے حساب کے موافق جب حضرت اسمعیل پیدا ہوئے تھے تو حضرت ابراهیم کی عمر چھیاسی برس کی تھی اور جب حضرت یعقوب کے حضرت یوسف پیدا ہوئے ہیں تو مطابق حساب توریت عبری کے حضرت یعقوب کی عمر نوے برس کی تھی اور جب بن یامین یوسف کے بھائی پیدا ہوئے ہیں تو حضرت یعقوب کی عمر ایک سو ایک برس کی تھی *

مسلمان مفسروں نے جو اس باب میں یہودیوں کی روایتوں کی پیروی کی ھے صریح غلطی کی ھے کیونکہ ان زمانوں کی صحت پر جو توریت سے نکلتی ہیں نہایت شبہہ ہی *

مثلاً عبری توریت کے مطابق معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ابراهیم سنہ ۲۰۰۸ دنیوی میں یعنی سنہ ۱۹۹۶ قبل مسیح کے پیدا ہوئے تھے اور یونانی توریت سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۳۳۹۴ دنیوی میں پیدا ہوئے تھے اور سامری توریت سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۲۳۰۹ دنیوی میں پیدا ہوئے تھے *

سارا موافق توریت عبری کے سنہ ۲۰۱۸ دنیوی میں پیدا ہوئی تھیں یعنی دس برس حضرت ابراهیم سے چھوٹی تھیں اور سنہ ۲۱۰۷ دنیوی میں بشارت ہوئی تھی جب حضرت

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾

ابراهیم ننانوے برس کے تھے اور حضرت سارا نواسي برس کي *

مگر جبکہ توریت کے نسخوں میں اسقدر اختلاف هی تو جو زمانه اُن سے نکلتا هی بطور تخمینه و اندازه کے تصور هو سکتا هی نه بطور ایسے یقین کے جس پر کوئي امر مافوق الفطرت بطور یقین کے مبني هوسکے *

علاوه اس کے جو زمانے توریت سے تسلیم کیئے گئے هیں اُن میں بهي بدیهي غلطیاں هیں جس کو مفصل بیان کرنے کي اس تفسیر میں گنجایش نہیں هی علاوه اس کے ایک نہایت بڑي بحث یهه هی که برس جو توریت میں بیان هوئے هیں اور جن پر اُس زمانه کے لوگوں کي عمر کا حساب بتلایا هی اُنکي مقدار کیا تهي کچهه شبهه نہیں هی که مختلف زمانوں میں برس کي مقدار نہایت هي مختلف رهي هی اور اُوسي مقدار سے جس زمانه میں جس کي عمر جتنے برسوں کی گنی جاتي تهی وهي تعداد توریت میں اور نیز بعض جگهه قرآن مجید میں بیان هوئي هی اور یهه امر نہایت غور اور تحقیقات اور بیان کا محتاج هی کیا عجب هی که اگر خدانے مدد کي اور توفیق دی تو اسي تفسیر کے کسي مناسب مقام میں یا ایک جداگانه رساله میں هم اُسکو بیان کرینگے اس مقام پر صرف اس قدر بیان کرنا کافی هی که هرگاه قرآن مجید سے حضرت ابراهیم اور حضرت سارا کي وه حالت جس میں مطابق قانون قدرت کے اولاد کا هونا نا ممکن هو ثابت نہیں هیٔ تو صرف یہودیوں کي روایتں یا توریت کي استدلال پر اُسکو ایک واقعهٔ مافوق الفطرت تسلیم کرنا صحیح نہیں هی *

یجادلنا — یعنی جب حضرت ابراهیم کا ڈر جاتا رها اور اُنکو خوش خبري مل گئي اور اُسنے حضرت لوط کي قوم پر عذاب نازل هونے کا حال معلوم هوا تو انہوں نے اُس میں جهگڑنا شروع کیا *

اول یهه بحث هی که حضرت ابراهیم کو قوم لوط پر عذاب نازل هونا کس طرح معلوم هوا — توریت باب ۱۸ ورس ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں لکها هی که خداوند گفت چون فریاد سدوم و عموراه زیاده و گناهان ایشان بسیار سنگین است پس فرود آمده خواهم دید که آیا بالتمامه مثل فریادی که بمن رسیده است عمل نموده اند و اگر چنین نباشد خواهم دانست و آن اشخاص توجهه نموده بسوي سدوم روانه شدند — جس لفظ کا ترجمه خداوند

پهر جب ابراهيم سے خوف دور هوا اور اُس کے پاس خوش خبري آئي هم سے جهگڑنے لگا لوط کي قوم (کے حکم) ميں بے شک ابراهيم بردبار نرم دل اور (خدا کي طرف) رجوع کرنے والا هي ۷۵

کيا گيا هی وہ لفظ يهوہ يا جهوہ هي جو خدا کا نام هي پس توريت سے معلوم هوتا هی که خدا نے حضرت ابراهيم کو اُس سے خبر دي تهي — مگر قرآن مجيد سے معلوم هوتا هی که اُنهي تين شخصوں نے جو بهيجے گئے تهے خبر دي تهي *

سورة الحجر ميں هی - که حضرت ابراهيم نے کها پهر کيا هی تمهارا کام اے

قال فما خطبکم ايها المرسلون قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمين (سورة الحجر) — بهيجے هوؤ اُنهوں نے کها هم بهيجے گئے هيں گنهگار قوم کي طرف *

اور سورة الذاريات ميں آيا هی که حضرت ابراهيم نے کها پهر تمهارا کيا کام هی اے

قال فما خطبکم ايها المرسلون قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمين لنرسل عليهم حجارة من طين مسومة عند ربک للمسرفين (سورة الذاريات) — بهيجے هوؤ اُنهوں نے کها که هم بهيجے گئے هيں گنهگار قوم کي طرف تا که هم ڈاليں اُن پر پنهر مٹي سے نشان کئے گئے هيں تيرے پروردگار کے نزديک حد سے بڑه جانے والوں کے ليئے *

دوسري اس پر يهه بحث هی که حضرت ابراهيم نے کس سے بحث شروع کي اس آيت ميں " نا " کي ضمير خدا کي طرف هی جس کا مطلب يهه هی که خدا سے بحث بمعني التجا شروع کي — توريت باب ۱۸ ورس ۲۳ سے معلوم هوتا هی که يهه بحث خدا هي سے هوئي تهي کيونکه اُس ميں لکها هی که اُن اشخاص کے سدوم کو چلے جانے کے بعد " در حاليکه ابراهيم در حضور خداوند مي ايستاد پس ابراهيم نقرب جسته گفت الخ " *

مگر همارے علماء مفسرين لکهتے هيں که يجادلنا سے مراد هي يجادل رسلنا سے — ليکن قرآن مجيد ميں جو بحث لکهي هی وہ نهايت مختصر اور ايک امر کي نسبت هی اور توريت ميں جو لکهي هی وہ نهايت لمبي هی ممکن هی که جو بات قرآن مجيد ميں هی وہ اُن تين شخصوں سے هوئي هو اور جس مجادله کا ذکر سورة هود ميں هی اور يجادلنا کے لفظ سے بيان هوا هی وہ التجا خدا هي سے هو *

سورة هود ميں تو مجادله کا کچهه بيان نهيں هی اور سورة العنکبوت ميں صرف اسقدر

يٰابْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمين الا آل لوط انا لمنجوهم اجمعين الا امراته قدرنا انها لمن الغابرين (سورة هود)

هی که اُن تین شخصوں نے کہا که هم بهیجے گئے هیں گنہگار قوم کي طرف - بجز آل لوط کے یعني که وہ گنہگار قوم میں نہیں هیں - هم بے شک اُن سب کو بچانے والے هیں بجز اُس کي جورو کے — همنے تہیرا دیا هی که وہ پیچھے رہ جانے والوں میں هی *

اور سورہ عنکبوت میں هی که اُن تین شخصوں نے جو حضرت ابراهیم کے پاس آئے تهے

قالوا انا مهلكوا هذه القرية ان اهلها كانوا ظالمين قال ان فيها لوطا قالوا نحن اعلم بمن فيها لننجينه و اهله الا امراته كانت من الغابرين (سورة عنكبوت)

کہا که هم بیشک اس بستي کے لوگوں کو هلاک کرنے والے هیں - بات یہه هی که اُس بستي کے رهنے والے ظالم هیں - حضرت ابراهیم نے کہا که اُس میں تو لوط بهي هی — انہوں نے کہا که هم جانتے هیں اُس کو جو اُس میں هی البته بچا دینگے هم اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُسکي جورو کے کہ وہ هی پیچھے رهنے والوں میں سے *

اور سورة الذاریات میں هی که اُن تین شخصوں نے کہا که هم بهیجے گئے هیں گنہگار

قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمين لنرسل عليهم حجارة من طين مسومة عند ربك للمسرفين فاخرجنا من كان فيها من المومنين فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين وتركنا فيها آية للذين يخافون العذاب الاليم (سورة الذاريات)

قوم کي طرف تاکه هم ڈالیں اُن پر پتهر مٹي سے نشان کیئے هوئے هیں تیرے پروردگار کے نزدیک حد سے بڑہ جانے والوں کے لیئے - پهر هم نے اُسکو نکال لیا جو اُس میں ایمان والوں میں هی — پهر هم نے اُس میں نہیں پایا سوائے ایک گهر کے مسلمانوں میں سے — اور هم نے اُس میں ایک نشاني چهوڑ دي اُن لوگوں کے لیئے جو دکهه دینے والے عذاب سے ڈرتے هیں *

ان آیتوں سے تو حضرت ابراهیم کا صاف حضرت لوط کي نسبت سوال کرنا معلوم هوتا هی — مگر ان آیتوں میں جو ایک مشکل هی وہ یہه هی که ان آیتوں میں جو الفاظ - انا لمنجوهم - یعني بے شک هم اُن سبکو بچانے والے هیں - انا مهلكوا هذه القرية - یعني هم بے شک اس بستي کے لوگوں کو هلاک کرنے والے هیں - لنرسل عليهم حجارة -

(خدانے کہا) اے ابراهیم در گذر کر اس سے بات یہہ هی کہ بےشک آگیا تیرے پروردگار کا

حکم اور بے شک وہ لوگ هیں کہ اُن پر عذاب آنے والا هی جو پهیرا نجاویگا ۷۸

یعني ناکہ هم ڈالیں اُنپر پتهر — فاخرجنا — پهرهم نے لوط کو نکال لیا — فما وجدنا فیہا — یعني همنے بجز ایک گهر مسلمان کے اور نہ پایا — ونرکنا فیہا — اور چهوڑي هم نے اُس میں نشاني اور مثل اس کے اور چند الفاظ هیں کہ اُس طرح پر مقتدرانہ کہنا نہ رسولوں کے اختیار میں هی نہ فرشتوں کے بلکہ یہہ مقتدرانہ کام صرف خدا کي قدرت میں هیں نہ کسي بندے کي خواہ رسول هوں یا انسان یا فرشتے *

اس کي نسبت تمام مفسرین نے لکها هی کہ ان تمام مقتدرانہ کاموں کو جو اُن دین شخصوں نے اپني طرف نسبت کیا هی جو خدا کے کام هیں اس لیئے کیا هی کہ خدا سے اُنکو تقرب و خصوصیت حاصل تهي *

اسنادهم ایاہ الی انفسهم وهو فعل الله تعالی لمالهم من القرب والاختصاص بہ (تفسیر بیضاوی)

مگر میں اس توجیہہ کو تسلیم نہیں کرتا کوئي بندہ ایسے مقتدرانہ کام اپني نسبت منسوب نہیں کر سکتا اس قصہ کو خدانے حکایتاً بیان کیا هی جس میں اُن دین شخصوں کے اقوال اور خدا کے مقتدرانہ افعال دونوں شامل بیان هوئے هیں پس تمام وہ ضمیریں اور مقتدرانہ الفاظ خدا کي طرف منسوب هیں نہ اُن دین شخصوں کي طرف *

اُس کا ثبوت خود قرآن مجید کی ایک آیت سے هوتا هی جس میں بلا ذکر اُن دین شخصوں کے اُن مقتدرانہ امور کو خدا نے خاص اپني طرف منسوب کیا هی — سورۂ قمر میں خدا نے فرمایا هی — یعني جهٹلایا لوط کی قوم نے ڈرانے والوں کو بیشک همنے پہونچائي اُن پر پتهروں کي بوچهاڑ بجز لوط کے لوگوں کے همنے اُن کو بچایا صبح کے وقت اپنے پاس سے انعام کرکے اسي طرح هم بدلا دیتے هیں اُس کو جو شکر کرتا هی اور بیشک اُن کو ڈرایا تها همارے عذاب سے پهر انهوں نے تکرار کي ڈرانے والوں سے اور بیشک انهوں نے دند مچائي اُس کے یعني لوط کے مہمانوں سے پهر بیکار کردیں همنے اُن کي آنکهیں پهر وہ چکهیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا اور بے شبہہ گهیر لیا اُن کو بوقت

کذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا علیهم حاصبا الا آل لوط نجیناهم بسحر نعمة من عندنا کذلک نجزي من شکر و لقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینهم فذوقوا عذابي و نذر ولقد صبحهم بکرة عذاب مستقر فذوقوا عذابي و نذر — (سورۂ قمر)

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٩﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿٨٠﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٨١﴾

سوسے جگہ پر قایم رہنے والے عذاب نے پھر چکھیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا *

توریت میں ایک اور مجادلہ کا یعنی التجا کا ذکر لکھا ہی جو ابراہیم نے خدا سے کی تھی اور سورۂ ہود میں جو يجادلنا في قوم لوط آیا ہی اور وہ مجادلہ بیان نہیں کیا - کیا عجب ہی کہ اُس سے وہی مجادلہ یا "التجا" مراد ہو جس کا ذکر توریت میں ہی مفسرین بھی اُس آیت سے بھی مجادلہ بمعنی "التجا" سمجھے ہیں چنانچہ ہم فارسی ترجمہ توریت کا اس مقام پر نقل کرتے ہیں *

و آن اشخاص از آنجا توجه نموده بسوی سدوم روانه شدند در حالتی که ابراهیم در حضور خداوند می ایستاد پس ابراهیم نزدیک آمده گفت که آیا حقیقتاً صالح را با طالح هلاک خواهی ساخت احتمال دارد که در اندرون شهر پنجاه نفر صالح باشند آیا میشود که آن مکان را هلاک سازی و بسبب آن پنجاه نفر صالحی که در اندرونش می باشند نجات ندهی حاشا از تو که مثل این کاری کنی و صالحان را با طالحان هلاک سازی و صالح با طالح مساوی شود حاشا از تو آیا میشود که حاکم تمامی زمین عدالت نکند پس خداوند گفت اگر در میان شهر سدوم پنجاه نفر صالح پیدا کنم تمامی اهل آن مکان را بسبب ایشان نجات خواهم داد و ابراهیم در جواب گفت اینک حال منکه خاک و خاکستر هستم آغاز کلام نمودن با آقایم می نمایم بلکه از پنجاه نفر صالح پنج نفر کمی نمایند آیا میشود که تمامی اهل شهر را بسبب آن پنج نفر هلاک سازی پس گفت اگر درانجا چهل و پنج

اور جب آئے همارے بهیجے هوئے لوط کے پاس تو اُنکے سبب سے آزردہ خاطر اور اُن کے سبب سے تنگ دل هوا اور کهنے لگا که یهه دن سخت هی (۷۹) اور اُس کے پاس اُس کي قوم دوڑتي هوئي آئي اور پهلے سے وہ برے کام کرتي تهي — لوط نے کہا اے "میري قوم یهه لڑکیاں تمهاري هیں (اور)" وہ اچهي هیں پهر خدا سے ڈرو اور مجهکو میرے مهمانوں کے (معامله) میں" رسوا مت کرو کیا تم میں کوئي شخص سمجهه دار نهیں هی (۸۰) اُن لوگوں نے کہا که بے شک تو جانتا هی که تیري بیٹیوں میں هم کو کچهه حق نهیں هی اور بے شک تو جانتا هی جو هم چاهتے هیں (۸۱)

نفر یابم هلاک نخواهم کرد و بار دیگر با او متکلم شده گفت بلکه دراں چهل نفر یافته شود پس او گفت که بسبب چهل نفر اں عمل نخواهم نمود و او گفت تمنا اینکه آقایم غضبناک نشود که تکلم نمایم بلکه دراں سي نفر یافته شوند او گفت اگر درآنجا سي نفر پیدا بکنم آں عمل نخواهم نمود دیگر گفت اینک حال آغاز تکلم با آقایم نموده ام بلکه درانجا بست نفر یافته شود او گفت که بسبت بست نفر هلاک آں نخواهم کرد و دیگر گفت تمنا اینکه آقایم غضبناک نشود تا آنکه یکبار دیگر تکلم نمایم بلکه درانجا ده نفر پیدا شود او گفت که بسبب ده نفر هلاک شاں نخواهم کرد و خداوند هنگامی که کلام را باابراهیم بانجام رسانده بود روانه شد و ابراهیم بمکانش رجعت نمود – کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۲۲ لغایت ۳۳ *

(۷۹) و لما جاءت رسلنا لوطا — اب یہاں سے حضرت لوط کا قصه شروع هوا مگر یہاں اُس قصه کے اخیر کا بیان هی شروع قصه اور سورتوں میں بیان هوا هی — توریت سے معلوم هوتا هی که حضرت ابراهیم اور حضرت لوط جب مصر سے واپس آئے تو علحدہ علحدہ هوگئے حضرت ابراهیم کنعان میں رهے اور حضرت لوط اردن کے میدان میں جو نہایت سرسبز و شاداب و زرخیز خطه تها اور جہاں سدوم و عموراہ و ادما و زبوئیم کي بستیاں تهیں چلے گئے *

اُس زمانه میں اُن تمام ملکوں میں طوایف الملوکي تهي اور آپس میں لڑائیاں هوتی

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۲﴾

تھیں ایک لڑائي میں حضرت لوط قید ہوگئے حضرت ابراهیم نے فوج جمع کرکے پانچ بادشاهوں سے مقابله کیا اور حضرت لوط کو اور سدوم والوں کو چھوڑایا یہہ واقعہ عبري توریت کے حساب سے سنه ۲۰۹۲ دنیوري میں یا سنه ۱۹۱۲ قبل مسیح کے هوا تھا *

غرض که حضرت لوط سدوم میں رهتے تھے جهاں کے لوگ نهایت بدکار تھے حضرت لوط نے اُن سے کہا که میں خدا کا رسول هوں میري اطاعت کرو اور جو بد باتیں اُن میں تھیں اُن کے چھوڑنے کي نصیحت کي *

سورۃ شعرا میں خدا فرماتا هی که — جھٹلایا لوط کي قوم نے رسولوں کو جب که اُن سے کہا اُن کے بھائي لوط نے که کیا تم نهیں ڈرتے بے شک میں تمهارے لیئے رسول هوں رسالت مجھے سپرد هی پھر ڈرو الله سے اور میري اطاعت کرو اور میں تم سے اُسپر کچھه بدلا نهیں مانگتا میرا بدلا دینا کسي پر نهیں هی بجز عالموں کے پروردگار پر کیا تم مردوں کے پاس آتے هو جو دنیا میں هیں اور چھوڑتے هو اُسکو جسے پیدا کیا هی تمهارے لیئے تمهارے پروردگار نے تمهاري جوروؤں میں سے بلکه تم ایک قوم هو حد سے بڑهجانے والي انهوں نے کہا که اے لوط اگر تو بس نکریگا تو بے شک نکالے گیوں میں سے هوگا — لوط نے کہا که بے شک میں تمهارے کام کے دشمنوں میں سے هوں — اے پروردگار مجھکو اور میرے لوگوں کو اُس کام سے جو وہ کرتے هیں (یعني اُس کے وبال سے) نجات دے — پھر نجات دي همنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو سب کو مگر ایک بڑھیا عورت یعني لوط کی بیوي کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھي — پھر هلاک کردیا هم نے اوروں کو اور برسایا هم نے اُن پر مینهه ایک قسم کا پھر ڈرائے گیوں پر کا مینهه برا هی *

کذبت قوم لوط المرسلین اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون اني لکم رسول امین فاتقوا الله واطیعون وما اسئلکم علیه من اجر ان اجري الا علی رب العالمین — اتاتون الذکران من العالمین وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون — قالوا لئن لم تنته یالوط لتکونن من المخرجین قال اني لعملکم من القالین رب نجني واهلي مما یعملون فنجیناه واهله اجمعین الا عجوزا فی الغابرین ثم دمرنا الآخرین و امطرنا علیهم مطرا فساء مطر المنذرین ۲۶ — الشعرا — ۱۶۰ لغایت ۱۷۳

اسي طرح سورۃ نمل میں خدا فرماتا هی که هم نے لوط کو بھیجا جب اُس نے اپني قوم سے کہا که تم بےحیائي کا کام کرتے هو اور تم دیکھتے هو کیا تم بري خواهش سے عورتوں کے سوا مردوئے کے پاس

ولوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة وانتم تبصرون ائنکم لتاتون الرجال

لوط نے کہا کہ اگر تمہارے مقابلہ کي مجھہ میں قوت ہوتي تو میں جا ٹھیرتا نہایت سخت یعني زور اور قوم کے پاس ۸۰

شهوة من دون النساء بل انتم قوم تجهلون فما كان جواب قومه الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قريتكم انهم اناس يتطهرون — فانجيناه و اهله الا امراته قدرنا ها من الغابرين و امطرنا عليهم مطرا فساء مطرالمنذرين —
۲۷ — نمل — ۵۵ لغایت ۵۹

آتے ہو بلکہ تم جاہل قوم ہو پھر کچھہ تھا اُس کي قوم کا جواب بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ لوط کے لوگوں کو اپني بستي سے نکال دو یہہ لوگ پاک بنا چاھتے ھیں پھر بچا دیا ھمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُس کي جورو کے ھمنے اُس کے لیئے ٹھیرا دیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ھی اور برسایا ھمنے اُن پر ایک قسم کا مینھہ پھر ڈرائے گیوں پرکا مینھہ برا ھی *

اور سورۂ اعراف میں ھی — اور بھیجا ھمنے لوط کو جس وقت کہ اُس نے کہا اپني

و لوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين — انكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون — و ما كان جواب قومه الا ان قالوا اخرجوهم من قريتكم انهم اناس يتطهرون فانجيناه و اهله الا امراته كانت من الغابرين و امطرنا عليهم مطرا فانظر كيف كان عاقبة المجرمين —
۷ — الاعراف — ۷۸ — لغایت ۸۲

قوم کو کیا تم فحش کام کرتے ہو کہ اُسکو تمسے پہلے کسي ایک نے بھي جہان کے لوگوں میں سے نہیں کیا — بیشک تم مردوں کے پاس آتے ہو شہوت راني کو عورتوں کے سوا ھاں تم ایک قوم ہو حد سے گذري ہوئي اور نہ تھا اُن لوگوں کا جواب بجز اس کے کہ انہوں نے کہا نکالدو اُن کو اپني بستي سے بیشک وہ آدمي ھیں اپنے تئیں پاک بنانے والے — پھر نجات دي ھمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُس کي عورت کے کہ وہ بھي پیچھے رہنے والوں میں — اور برسایا ھمنے اُن پر برسانا پھر دیکھہ کیا ہوا انجام گنہگاروں کا *

اسطرح سورۂ عنکبوت میں خدا نے فرمایا ھی کہ بھیجا ھمنے لوط کو جبکہ اُس نے اپني

و لوطا اذ قال لقومه انكم لتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين ائنكم لتاتون الرجال و تقطعون السبيل و تاتون في ناديكم المنكر فما كان جواب قومه الا ان قالوا ائتنا بعذاب الله ان كنت من الصادقين قال رب انصرني على القوم المفسدين —
(سورۂ عنکبوت)

قوم سے کہا کہ البتہ تم بے حیائي کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسي نے دنیا کے لوگوں میں سے نہیں کیا — کیا یہہ ٹھیک بات ھی کہ تم مردوں کے پاس آتے ہو اور رستہ لوٹتے ہو اور اپني مجلسوں میں برے کام کرتے ہو — پھر اُس کي قوم کا جواب کچھہ نہ تھا بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ھمارے لیئے خدا کا عذاب لا اگر تو سچا ھی لوط نے کہا اے پروردگار میري مدد کر ظالم قوم پر *

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

غرضکہ حضرت لوط اُنکو بری باتوں کے چھوڑنے کی نصیحت کرتے تھے اس عرصہ میں یہہ تینوں رسول جو حضرت ابراہیم کے پاس آئے تھے وہاں پہونچے حضرت لوط اُن کے آنے سے کبیدہ خاطر اور اُن کے سبب سے دل تنگ ہوئے اور کہا کہ آج کا دن نہایت سخت ہی *

یہی مضمون سورہ عنکبوت میں ہی جہاں خدا نے فرمایا ہی کہ جب آئے ہمارے رسول لوط کے پاس تو اُن کے آنے سے کبیدہ خاطر اور اُن کے سبب سے دل تنگ ہوا انہوں نے کہا کہ مت ڈر اور غمگین مت ہو بیشک ہم تجھکو اور تیرے لوگوں کو بچاوینگے بجز تیری جورو کے کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں سے ہی اور ہم اُتارنے والے ہیں اس بستی کے لوگوں پر عذاب آسمان سے اسلیئے کہ وہ بدکاری کرتے ہیں اور بیشک ہم نے چھوڑا اُس بستی کا نشان ظاہر واسطے اُن لوگوں کے جو سمجھتے ہیں *

ولما ان جاءت رسلنا لوطا سیء بہم وضاق بہم ذرعا و قالوا لاتخف ولاتحزن انا منجوک واهلک الا امرأتک کانت من الغابرین — انا منزلون علی اهل هذه القریة رجزا من السماء بما کانو ایفسقون ولقد ترکنا منها آیة بینة لقوم یعقلون (عنکبوت) —

یہی مضمون سورہ حجر میں ہی جہاں خدا نے فرمایا ہی کہ جب لوط کے لوگوں کے پاس وہ رسول آئے تو کہا کہ تم انجان لوگ ہو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم تیرے پاس وہ لائے ہیں جس میں وہ شبہہ کرتے تھے اور ہم تیرے پاس سچائی سے آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں *

فلما جاء آل لوط المرسلون قال انکم قوم منکرون قالوا بل جئناک بما کانوا فیه یمترون و آتیناک بالحق وانا لصادقون — (سورۃ الحجر)

اُن دونوں شخصوں یا رسولوں کے آنے کی خبر پاکر حضرت لوط کی قوم کے لوگ دوڑ پڑے — یعنی حضرت لوط کا مکان گھیر لیا *

یہی مضمون مگر اس سے کسیقدر زیادہ تفصیل کے ساتھہ سورہ حجر میں آیا ہی جہاں خدا نے فرمایا ہی کہ اُس شہر کے لوگ خوشی کرتے ہوئے آئے (یعنی لوط کے گھر پر اُسکا گھر گھیرکر جو لوگ اُسکے گھر میں آئے تھے اُنکے گرفتار کرلینے کے لیئے) حضرت لوط نے کہا کہ یہہ لوگ میرے مہمان ہیں پھر انکو فضیحت مت کرو اور خدا

وجاء اهل المدینة یستبشرون قال ان هولاء ضیفی فلاتفضحون واتقوا الله ولا تخزون — قالوا اولم ننهک عن العالمین — قال هولاء

اُن بھیجے ہوؤں نے کہا کہ اے لوط ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں وہ لوگ تجھہ تک نہیں پہونچنے کے پھر لیچل اپنے لوگوں کو

بناتي ان كنتم فاعلين — لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون — فاخذتهم الصيحة مشرقين — فجعلنا عاليها سافلها وامطرنا عليهم حجارة من سجيل ان في ذلك لايت للمتوسمين (سورة الحجر) —

سے ڈرو اور مجھکو ذلیل مت کرو — اُن لوگوں نے کہا کہ کیا ہمنے تجھکو منع نہیں کیا تھا دنیا کے لوگوں سے (یعنی دوسرے ملک کے لوگوں سے ملنے اور بلانے اور اپنے ہاں رکھنے سے) لوط نے کہا کہ یہہ میری بیٹیاں ہیں اگر تم کچھہ کرنا چاہتے ہو (یعنی اگر تم میرے مہمانوں کو پکڑنا چاہتے ہو) قسم ہی تیری زندگی کی کہ بیشک وہ اپنی گمراہی میں اندھے ہو رہے تھے — پھر جا لیا اُنکو ہلاک آواز نے سورج نکلتے ہوئے — پھر ہمنے اُس شہر کی بلندی کو نیچان میں ڈالدیا — اور ہمنے اُنپر آگ میں پکے ہوئے مقدر کیئے ہوئے پتھر برسائے — بیشک اس میں نشانیاں ہیں عبرت پکڑنے والوں کو *

اور سورہ قمر میں فرمایا ہی کہ جھٹلایا لوط کی قوم نے ڈرانیوالوں کو — بیشک ہمنے

كذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا عليهم حاصبا الا آل لوط نجيناهم بسحر نعمة من عندنا كذلك نجزي من شكر ولقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر — ولقد راودوه عن ضيفه فطمسنا اعينهم فذوقوا عذابي ونذر —
۵۴ — القمر ۳۳ لغايت ۳۹ —

بھیجی اُن پر پتھروں کی بوچھار بجز لوط کے لوگوں کے ہمنے اُنکو بچایا صبح کے وقت اپنے پاس سے انعام کر کے اسیطرح ہم بدلا دیتے ہیں اُسکو جو شکر کرتا ہی اور بیشک اُنکو ڈرایا تھا ہمارے عذاب سے پھر انہوں نے تکرار کی ڈرانے والوں سے اور بیشک انہوں نے دند مچائی اُسکے یعنی لوط کے مہمانوں سے پھر بیکار کردیں ہمنے اُنکی آنکھیں پھر وہ چکھیں میرے عذاب اور میرا ڈرانے والوں کا اور بے شبہہ گھیرلیا اُنکو بہت سویرے جگہہ پر قایم رہنے والے عذاب نے پھر چکھیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا *

سورہ ہود کی اور ان سورتوں کی جنکا ہمنے ذکر کیا تمام آیتوں پر غور کرنے کے بعد تین امر بحث طلب معلوم ہوتے ہیں *

اول سدوم والوں نے کیوں حضرت لوط کا گھر گھیرا اور مہمانوں کو پکڑنا چاہا *

دوم ہولاء بناتی ان کنتم فاعلین سے کیا مطلب ہی *

سوم جو عذاب نازل ہوا وہ کیا تھا اور کیونکر تھا اور سورۂ قمر میں جو فطمسنا اعینہم ہی اُسکا کیا مطلب ہی *

امر اول کی نسبت علماء مفسرین کا یہہ خیال ہی کہ وہ رسول جنکو اُنہوں نے فرشتہ

يقطع من اليل ولا يلتفت منكم احد الا امراتك

انهم كانوا شبابا مردا حسان الوجوه فخاف ان يقصدهم قومه بسبب ظلمهم (تفسير كبير سورة الحجر) —

فلما دخلت الملائكة دار لوط عليه السلام مضت امرأته عجوز السوء فقالت لقومه دخل دارنا قوم ما رأيت احسن وجوها ولا انظف ثيابا ولا اطيب رائحة منهم فجاءه قومه يهرعون اليه اي يسرعون و من تعالى ان اسراعهم ربما كان بطلب الخبيث بشأنه و من قبل كانوا يعملون السيئات (تفسير كبير سورة هود)

قرار دیا هی نہایت خوبصورت امرد بنکر آئے تھے اور جب وہ حضرت لوط کے گھر میں آئے تو اُن کی بیوی نے لوگوں سے جاکر کہدیا کہ همارے گھر میں ایسے خوبصورت لوگ آئے هیں کہ اُن سے زیادہ خوبصورت دیکھنے میں نہیں آئے اُن سے زیادہ اچھے کپڑے پہنے کوئی نہیں هی اور نہ زیادہ خوشبو دار والا هی — یہہ سنکر لوط کی قوم اُن پر دوڑ پڑی اور خدا کے اس کلام سے کہ وہ بدکاری کیا کرتے تھے ظاهر هوتا هی کہ اُن کا دوڑ پڑنا بدکاری کے لیئے تھا *

مگر همارے نزدیک یہہ تفسیر صحیح نہیں هی اور نہ اس تفسیر کی بنیاد کسی معتبر روایت پر هی بلکہ صرف بیهودہ روایت پر مبنی هی — خدا کے اس کلام پر کہ "و من قبل یعملون السیئات" وهی ایک عمل خاص مراد لینا بھی صحیح نہیں هی کیونکہ وہ لوگ بہت سے اور بھی گناہ کرتے تھے لوٹ مار کرتے تھے اپنی مجلسوں میں خراب کام کرتے تھے جیسا کہ سورہ عنکبوت میں بیان هوا هی پس "و من قبل یعملون السیئات" کے تمام معنی هوسکتے هیں کہ حضرت لوط کا گھر لوٹنا اور شورہ پشتی کرنا اُن سے کوئی عجیب بات نہیں تھی کیونکہ وہ پہلے هی شریر و بد ذات برے کام کرنے والے تھے *

اس باب میں همکو قیاسات و ظنیات پر کچھ کہنے کا سبب بیان کرنا ضرور نہیں هی

و جاء اهل المدينة يستبشرون قال ان هؤلاء ضيفي فلا تفضحون واتقوا الله ولا تخزون قالوا اولم ننهك عن العالمين (سورة الحجر)

کیونکہ خود قرآن مجید میں اُسکی تصریح موجود هی سورہ الحجر میں خدا نے فرمایا هی کہ جب اُس شہر کے لوگ خوشی خوشی دوڑے آئے تو لوط نے کہا کہ یہہ میرے مہمان هیں ان کو فضیحت مت کرو تو شہر کے لوگوں نے کہا کہ کیا همنے تجھکو منع نہیں کیا تھا دنیا کے لوگوں سے *

جس زمانہ میں حضرت لوط سدوم میں جاکر رهے هیں اُس زمانہ میں طوایف ملوکی تھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا حاکم یا بادشاہ جدا جدا تھا سدوم کی بھی ایک چھوٹی سی

تھوڑی رات رہے سے اور پلٹ کر نہ دیکھے تم میں سے کوئی — مگر تیری بیوی

سلطنت جدا تھی صاف صاف قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہی کہ جب حضرت لوط وہاں جاکر رہے تو وہاں کے لوگوں نے منع کردیا تھا کہ تم اور لوگوں سے راہ و رسم و آمیزش مت رکھنا پس جب کہ یہہ اجنبی شخص حضرت لوط کے گھر میں آئے اُن لوگوں نے آکر گھر گھیر لیا کہ یہہ اجنبی شخص کون ہیں اور اُن کا گرفتار کرلینا چاہا حضرت لوط نے کہا کہ یہہ میرے مہمان ہیں اِن کو مت پکڑو — مفسرین کی عادت یہودیوں کی تقلید کرنے کی ہوگئی ہی انہوں نے قرآن مجید کے الفاظ اولم ننہک عن العالمین پر خیال نہیں کیا اور جو کچھہ یہودیوں کی روایتوں میں تھا اُسی کو قرآن مجید کی تفسیر میں لکھدیا *

دوسرے امر کو بھی مفسرین نے اپنے خیال کے مؤید سمجھا ہی وہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت لوط نے کہا کہ جس بد خیال سے تم میرے مہمانوں کو لینا چاہتے ہو اُن کے بدلے میری بیٹیاں لے لو اور جو کرنا چاہے ہو اُن کے ساتھہ کرو — پھر مفسرین کو اِس تفسیر کے قرار دینے کے بعد مشکل پیش آئی بعضوں نے کہا کہ بناتی سے مراد حضرت لوط کی اصلی بیٹیاں ہیں اُس پر یہہ مشکل پیش ہوئی کہ وہ کیونکر اُن کو ایسا کام کرنے کے لیئے دیتے تھے اُس پر یہہ قرار دیا کہ مطلب یہہ تھا کہ بعد نکاح کے اُن کے ساتھہ جو چاہو کرو — بعضوں نے کہا کہ بناتی سے لوط کی اُمت کی بیٹیاں مراد ہیں کیونکہ پیغمبر بمنزلہ باپ کے ہی اور اُس کی اُمت کی عورتیں بمنزلہ اُس کی بیٹیوں کے ہیں *

مگر یہہ تفسیر محض غلط ہی جسکی بنا توریت کی متزلزل روایتوں پر مبنی ہی حالانکہ خود توریت سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس میں غلطی ہی — غالبا یہہ بات صحیح ہی کہ حضرت لوط کی دو بیٹیاں تھیں توریت میں بھی مذکور ہی کہ حضرت لوط نے اُن لوگوں سے جنہوں نے گھر گھیر لیا تھا یہہ کہا کہ — حال اینک مرا دو دختریست که مردی را ندانسته اند تمنا اینکه ایشاں را بشما بیروں آورم و با ایشان انچه در نظر شما پسند است بکنید (کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۸) *

حالانکہ توریت ہی سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت لوط کی بیٹیوں کی شادی ہو چکی تھی اور اُن کے شوہر موجود تھے چنانچہ توریت میں اسی قصہ کے بیان میں لکھا ہی کہ — پس لوط بیروں رفته و به دامادهایش که دخترانش را بنکاح آورده بودند متکلم شده گفت (کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۱۴) اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جن عورتوں کو حضرت لوط نے بیٹیاں کہا وہ اُن کی صلبی بیٹیاں نہ تھیں *

إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ

بنت اور بنات کا لفظ عبري زبان میں عام عورتوں پر بھي بولا جاتا ھی جیسا کہ کتاب امثال سلیمان باب ۳۱ ورس ۲۹ میں استعمال ھوا ھی — پس توریت میں جو لفظ بنوت اور قرآن مجید میں لفظ بناتي آیا ھی اُس سے ایسي عورتیں مراد ھیں جو حضرت لوط کے ھاں کسي تعلق سے موجود تھیں اور کیا عجب ھی کہ لونڈیاں ھوں کیونکہ حضرت ابراھیم اور حضرت لوط جب مصر سے واپس آئے ھیں تو متمول اور مالک مویشي و صاحب باندي و غلام کے تھے *

اِس بات کي تردید کہ حضرت لوط نے اُن لوگوں سے جنھوں نے اُن کا گھر گھیرلیا تھا یہہ کہا تھا کہ جس بدخیال سے تم میرے مہمانوں کو پکڑنا چاھتے ھو اُسکے بدلے میري بیٹیاں لےلو اور اُنکے ساتھہ جو چاھو سو کرو خود قرآن مجید سے ثابت ھوتي ھی *

اول یہہ کہ قرآن مجید سے پایا جاتا ھی کہ قوم لوط عورتوں کے ساتھہ بھي اُسي قسم کي بد فعلي کرتي تھي جیسیکہ امردوں کے ساتھہ کرتي تھي قرآن مجید میں آیا ھی کہ وہ لوگ مردوں کے پاس یعني لونڈوں کے پاس جاتے تھے اور جوروں میں بھي جو طریقہ کہ اُنکے لیئے خدا نے پیدا کیا ھی اُس کو بھي چھوڑ دیا

> اتاتون الذکران من العالمین • وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون — (سورۂ شعرا)

تھا یعني خلاف فطرت انساني اپني جوروں کے ساتھہ بھي بد فعلي کرتے تھے — پس کیا حضرت لوط اُن عورتوں کو حوالہ کرتے جو اُن کي بیٹیاں ھوں یا اور کوئي اس لیئے اُن کو حوالہ دیتے تھے کہ جسطرح وہ امردوں کے ساتھہ بد فعلي کرتے ھیں اُس کے بدلے ان کے ساتھہ بد فعلي کریں معوذ باللہ حسنا و کلا *

دوسرے یہہ کہ جب حضرت لوط نے کہا کہ یہہ میري اچھي بیٹیاں تمہارے لیئے ھیں اُن کو ماخوذ کرلو اور میرے مہمانوں کو ذلیل مت کرو تو اُن لوگوں نے کہا کہ تو واقف ھی کہ ھمکو تیري بیٹیوں میں یعني اُن کے گرفتار کرنے کا کوئي حق نہیں ھی اور تو جانتا ھی جو ھم چاھتے ھیں یعني اُن اجنبي آدمیوں کا

> قالوا لقد علمت ما لنا في بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید — (سورۂ ھود)

گرفتار کرنا چاھتے ھیں — یہہ کہنا کہ ھمکو تیري بیٹیوں میں حق نہیں ھی اِسبات پر دلالت کرتا ھی کہ اُن لوگوں میں حق ھی یعني اُن کے گرفتار کرنے کا حق ھی — پس اگر وہ حق اُن کے ساتھہ بد فعلي کا سمجھا جاوے تو کیسي غلطي ھی بلکہ وہ حق صرف یہہ تھا کہ

که بے شک وہ اُس کو پہونچنے والي هی جو پہونچا هی اُس قوم کو — بے شک اُن کے وعدے کا وقت صبح هی

جو اجنبي لوگ اُن کے شہر میں آکر حضرت لوطؑ کے گھر میں چھپے تھے اُنؑ کو گرفتار کرلیں پس قرآن مجید سے جو امر ظاهر هوتا هی وہ یہہ هی که حضرت لوط اُن عورتوں کو بطور اُول یا ضمانت کے اُن لوگوں کو حواله کرنا چاهتے تھے اور یہہ درخواست کرتے تھے که اُن کے مہمانوں کو گرفتار کرکے ذلیل نکریں *

اس بیان پر یہہ سوال هوسکتا هی که اگر صرف بطور اُول یعني بطور ضمانت عورتوں کو سپرد کرنا منظور تھا تو " هن اطهرلکم " یعني وہ پاکیزہ تر هیں تمهارے لیئے کیوں فرمایا *
مگر یہہ فرمانا اُس بدخیال کا جو مفسرین نے قرار دیا هی مثبت نہیں هوسکتا اور نه اُس مدعا کے برخلاف هی جو همنے بیان کیا هی *

اول سورۃ الحجر میں هن اطهر لکم — کے الفاظ نہیں هیں — اُسمیں صرف یہہ لفظ هیں که — هولاء بناتي ان کنتم فاعلین *

دوسرے یہہ که — هن اطهر لکم — کے هونے سے سورۃ الحجر کي آیت کے مطلب پر کچھہ زیادتي اور سورۃالحجر کي آیت میں اُن لفظوں کے نہونے سے سورۃ هود کي آیت کے مطلب سے کچھہ کمي لازم نہیں آتي هن اطهر کي دو قرائتیں هیں مشہور قرات میں اطهر کي ری کا پیش هی اور دوسري قرات میں اطهر کي ري کا زبر یعني نصب هی اور جن لوگوں نے ري کا زبر پڑھا هی وہ اسکو حال قرار دیتے هیں اور اُزروے قواعد نحوي کے اُسکي دو ترکیبیں قرار دیتے هیں ایک صورت میں لفظ هن حال اور ذوالحال میں فصل واقع هوتا هی اور اُسکو ناجایز قرار دیتے هیں — اور دوسری صورت میں هن فصل واقع نہیں هوتا اور اُسپر کوئي اعتراض نحوي بھي وارد نہیں هوتا صرف اتني بات هی که اطهر کی ری کو منصوب پڑھنا مشہور قرات کے برخلاف هی چنانچه اُسکي بحث تفسیر کبیر و تفسیر کشاف میں مندرج هی هم اُن دونوں تفسیروںکی عبارت نقل کرتے هیں جس دوسري صورت ترکیب نحوي کا همنے ذکرکیا هی وہ تفسیر کشاف میں مذکور هی *

تفسیر کبیر کي عبارت حاشیه پر ثبت هی اُسمیں لکھا هی که عبدالملک بن مروان اور حسن اور عیسی بن عمر سے روایت هی که اُن لوگوں نے هن اطهرلکم نصب کے ساتھہ پڑھا هی حال کی بنا پر — جیسا که هم نے خدا کے اس قول میں ذکر کیا هی وهذا بعلي شیخا مگر یہہ

روي عن عبدالملک بن مروان والحسن وعیسی ابن عمر انهم قرؤا هن اطهر لکم بالنصب علی الحال کماذکرنا في قوله تعالی وهذا بعلي شیخا الا ان اکثرالنحویین اتفقوا انه خطاء قالواوقرء

أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿۸۳﴾

هؤلاء بناتي هن اطهر (بالفتح) كان هذا نظير قوله وهذا بعلي شيخا الا ان كلمة هن قد وقعت في البين و ذالك يمنع من جعل اطهر (بالفتح) حالا وطولوا فيه (تفسير كبير) —

که اکثر نحویوں نے اس بات پر اتفاق کیا هی که یهه غلطي هی اور کها هی که اگر . هؤلاء بناتي هن اطهر فتحه کے ساتهه پڑها جاوے تو خدا کے اس قول کے مشابه هوگا وهذا بعلي شيخا مگر یهه که هن کا لفظ بیچ میں آگیا هی اور یهه امر اسبات کو روکتا هی که اطهر کو فتحه سے پڑها جاوے اس بحث کو لوگوں نے بهت بڑهایا هی *

تفسیر کشاف کی عبارت حاشیه پر ثبت هی اور اُس کا مطلب یهه هی که ابن مروان

قرأ ابن مروان هن اطهر لكم بالنصب و ضعفه سيبويه وقال احتبى ابن مروان في لحنه وعن ابي عمرو بن العلاء من قرأ هن اطهر (بالنصب) فقد تربع في لحنه وذلك ان انتصابه على ان يجعل حالا قد عمل فيها ما في هؤلاء من معنى الفعل كقوله هذا بعلي شيخا او ينصب هؤلاء بفعل مضمر كانه قيل خذوا هؤلاء وبناتي بدل ويعمل هذا المضمر في الحال وهن فصل وهذا لا يجوز لان الفصل مختص بالوقوع بين جزئي الجملة ولا يقع بين الحال وذي الحال وقد خرج له وجه لا يكون هن فيه فصلا وذلك ان يكون هؤلاء مبتدأ وبناتي هن جملة في موضع خبر المبتدأ كقولك هذا اخي هو ويكون اطهر حالا (تفسير كشاف) —

نے هن اطهر لكم کو نصب کے ساتهه پڑها هی — سیبویه نے اس کو ضعیف لکها هی اور کها هی که ابن مروان اپنی غلطی میں جکڑ گیا — اور عمرو بن علاء سے روایت هی که جس شخص نے هن اطهر کو فتحه کے ساتهه پڑها وه اپنی غلطی میں چار زانو هوکر بیٹها — اور یهه اس لیئے که اُن کا فتحه پڑهنا اس بنا پر هوگا که حال قرار دیا جائے اور اُس کا عامل معنی فعلیه هو جو هؤلاء میں موجود هی جیسے که خدا کے اس قول میں هذا بعلي شيخا یا یهه که هؤلاء کو فتحه دیا جاوے فعل مضمر سے گویا یوں کها گیا هی خذوا هؤلاء اور بناتي بدل هو — اور یهه مضمر حال میں عمل کرے هن بیچ میں فصل واقع هوا هی لیکن یهه جائز نهیں کیونکه فصل صرف جمله کی دو خبروں میں واقع هوتا هی حال ذوالحال میں فصل نهیں واقع هوتا هی — مگر اس کی ایک او وجه نکالی گئی هی جس میں هن کو فصل ماننا نهیں پڑتا وه یهه که هؤلاء مبتدا هو اور بناتي هن پورا جمله موضع خبر میں هی جیسے که تیرا قول هذا اخي هو — اور اطهر حال قرار دیا جاوے — (تفسیر کشاف) *

غرض که اس میں کچهه کلام نهیں هی که چند علماء مفسرین و نحویین نے هن اطهر

کیا صبح نزدیک نہیں هی ٨١

کو حال قرار دیا هی میں بھی اُس کا حال ہونا تسلیم کرتا ہوں اور ہمیشہ قرات مشہورہ کا اختیار کرنا پسند کرتا ہوں اس لیئے اطہر کو مضموم پڑھتا ہوں اور باہیں ہمہ حل وذوالحال قرار دیتا ہوں *

جملہ حالیہ پر سے واو حالیہ کا حذف کردینا جایز هی پس تقدیر کلام کی یہہ هی — کہ ہولاء بناتی وهن اطہر لکم — یعنی یہہ میری بیٹیاں ہیں (اور) وہ پاکیزہ ہیں تمہارے لیئے مبتداء وخبر کے درمیان میں جملہ معترضہ حالیہ واقع ہوا هی اور یہہ جیز هی پوری ترتیب یوں هی — ہولاء بناتی لکم وهن اطہر *

الفیہ ابن مالک میں لکھا هی کہ جملہ حالیہ جبکہ فعل مضارع مثبت نہو تو آتا ہے صرف واو کے ساتھہ یا صرف ضمیر کے ساتھہ یا دونوں کے اور اُس کا شعر یہہ هی *

و جملةالحال سوے ماقدما * بواو او بمضمر او بہما

اور غایت التحقیق شرح کافیہ میں اُس کی یہہ مثال دی هی — کلمتہ فوہ الی فی تقدیر کلام کی یہہ هی کلمتہ وفوہ الی فی مگر واو کو محذوف کردیا هی *

پس جبکہ حضرت لوط اُن عورتوں کو بطور اُول یعنی ضمنت کے اُن لوگوںکو سپرد کرنا چاہتے تھے تو اُن کی عظمت ظاہر کرنے کو انہوں نے کہا کہ ہن اطہر — نہ اِس مقصد سے جس کا خیال مفسروں نے یہودیوں کی روایتوں کی تقلید سے کیا هی *

قرآن مجید میں متعدد ایسے قصے بیان ہوئے ہیں جو توریت میں بھی مذکور ہیں مگر اُن قصوں کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا هی جس سے وہ غلطیاں جو توریت میں اُن قصوں کی نسبت هیں دور ہو جاتی هیں پس اُن قصوں کی تفسیر میں عموماً توریت کی اور یہودی روایتوں کی تقلید کرنا صریح غلطی هی بلکہ سب سے مقدم قرآن مجید کے لفظوں پر غور کرنا چاہیئے کہ ان سے کیا مطلب حاصل ہوتا هی اگر وہی مطلب حاصل ہو جو توریت میں هی تو توریت یا یہودیوں کی روایت کو اُسکی تفسیر میں بیان کرنا کچھہ مضائقہ نہیں هی مگر قرآن مجید کے الفاظ کو خواہ نخواہ توریت یا یہودیوں کی روایتوں کے مطابق پھیر پھار کر لانا صریح غلطی هی *

تیسرا امر جو عذاب نازل ہونے سے متعلق هی قدرتی قانون پر مبنی هی — اور جس طرح خدا تعالی اُن تمام واقعات کو جو قانون قدرت کے مطابق ہوتے ہیں انسانوں کے گناہوں کی طرف نسبت کیا کرتا هی اور جسکی وجہہ ہم اپنی تفسیر میں بتا چکے ہیں — اُسیطرح

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ

اس قدرتي واقعہ کو بھي سدوم کے لوگوں کے گناھوں سے منسوب کيا ھی *

مفسرین نے جو لغو و بیہودہ باتیں اپني تفسیروں میں لکھي ھیں که حضرت جبریل اُس قطعه زمین کو اپنے پروں پر اُٹھا کر آسمان تک لے گئے اور پہلے آسمان کے اسقدر قریب پہونچے که آسمان کے فرشتوں نے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کے اذان دینے کي آواز سني یہه سب محض غلط اور موضوع کہانیاں ھیں جن کي مذھب اسلام میں کچھه بھي اصلیت نہیں ھی *

سدوم و عموراہ و ادماہ و زبوئیم یہه چار شہر اور بقول استربیو کے چار یہه اور نو اور کل تیرہ شہر اُس مقام پر واقع تھے جہاں اب ڈڈ سی یعني سمندر مردہ — جسکو عربي جغرافیہ دان بحیرہ لوط کہتے ھیں واقع ھی — تحقیقات سے معلوم ھوا ھی که بحر لوط کے گرد جو مشاھدات ھیں اس سے اس امر کي تصدیق ھوتي ھی که آتش خیز پہاڑوں کے لاوہ کے نشان اب بھي پائے جاتے ھیں اور اب بھي زلزلے کثرت سے آتے ھیں *

علاوہ اسکے سدوم کي ترائي میں نفطہ کي کان تھي اور جابجا نفطه کے بہت بڑے بڑے غار تھے اور اسیوجہه سے اس شہر کا نام سدوم رکھا گیا تھا — توریت کتاب پیدایش باب ١٤ ورس ١٠ میں لکھا ھی که " سدوم از چاہ ھاے گل چرب پر بود " گل چرب جسکو لکھا ھی مٹي نفطه کا مادہ تھي جو پاني پر آجاتا تھا اور مٹي میں بھي ملا ھوا ھوتا تھا — اور یہه آتش گیر مادہ تھي جس میں حرارت سے دھوآں اُٹھتا ھی اور کبھي کبھي زیادہ حرارت سے بھڑک جاتا ھی *

جغرافیہ کے محققوں نے لکھا که " اگر اب بھي دیکھا جاتا ھی که ڈڈ سی یعني بحر لوط سے دھوئیں کے بادل کے بادل اُٹھتے ھیں اور اُس کے کنارہ پر نئے سوراخ پائے جاتے ھیں — آج تک بحر لوط میں ایک قسم کا مادہ جس کو انگریزي میں اسفالٹس کہتے ھیں اور نفطه کي ایک قسم ھی پاني کے اُوپر آجاتا ھی *

غرضکه اس میں کچھه شبہه نہیں ھی که جہاں سدوم و عموراہ وغیرہ شہر آباد تھے وھاں آتشیں پہاڑ تھے اور نفطه یا گندھک کي کانیں کثرت سے تھیں آتشیں پہاڑ کے پھٹنے اور نفطه یا گندھک کے مادہ میں آگ لگ جانے سے وہ تمام شہر غارت ھوئے اور زمین کي وہ مٹي تہه

پھر جب همارا حکم آیا هم نے کردیا اُس کي اُوچان کو اُس کي نیچان اور هم نے اُن پر

پتھر برسائے جو اُن کے لیئے لکھے هوئے تھے † اُوپر تلے —

جو نفط کے مادہ سے بني هوئي تھي پھٹ گئي اور جل گئي اور تمام قطعہ زمین کا دھنس گیا اور پاني جو اُس نہر کے نیچے تھا اُوپر آگیا اور ایک بہت بڑي جھیل پیدا هوگئي جو اب تک ہے یا بحر لوط کے نام سے مشہور هی اور دنیا میں عجوبات سے هی *

قرآن مجید سے اس حادثہ کا واقع هونا اسطرح پر معلوم هوتا هی کہ غالباً اُس شام کو جبکہ قوم لوط نے جاکر حضرت لوط کا گھر گھیرا وہ آتش خیز پہاڑ اور نفطہ یا گندک کي کانیں جلني شروع هوئیں اور کچھہ شبہہ نہیں هوسکتا کہ اُن کا دھواں تمام شہر میں گھٹ گیا هوگا اور قوم لوط جو حضرت لوط کا گھر گھیرے هوئے تھي شہر میں دھواں گھٹ جانے کے سبب کامیاب نہوسکي اندھیري کے سبب انکو کچھہ دکھلائي دینا هوگا اور دھوئیں کے سبب اُنکي آنکھیں بیکار هوگئي هونگي جسکي نسبت خدا تعالی نے سورہ قمر میں فرمایا هی کہ بے شک اُنھوں نے دنغہ مچائي لوط کے مہمانوں سے پھر بیکار کردیں همنے اُن کي آنکھیں *

و لقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینہم — (سورہ قمر)

مفسرین نے فطمسنا اعینہم کے معني لکھے هیں کہ اُن کو اندھا کردیا اور یہہ امر قرار دیا هی کہ اُن فرشتوں نے جو حضرت لوط کے هاں آئے هوئے تھے بطور اعجاز کے اُن کو اندھا کردیا اور اُن کو حضرت لوط کے مکان کا دروازہ جس کو وہ توڑ کر اندر جانا چاهتے تھے نہیں ملا *

لیکن جو روایت کہ اُنھوں نے بیان کي هی اُس کي کوئي معتبر سند نہیں هی اور نہ اعجاز کي کچھہ حاجت هی جبکہ آتشیں پہاڑوں کا اور زمین کي گندک و نفطہ میں آتش پیدا هوئي اُس کے دھوئیں کے گھٹ جانے سے اُن کي آنکھیں بیکار هوگئیں اور دکھائي دینے سے رهگیا اُسي کي نسبت خدا نے فرمایا کہ — فطمسنا اعینہم *

---

† سجیل کے معني کھنگر کے بھي هوسکتے هیں یعني مٹي کے جو آگ میں پک کر پتھر کي مانند هو جاوے اور آتشیں پہاڑوں سے اُس کا اُچھل کر اوپر سے گرنا ٹھیک مطابق هوتا هی مگر لفظ مسومۃ کے سبب سے وہي معني مناسب هیں جو هم نے اختیار کیئے هیں —

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿۸۳﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿۸۴﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۸۶﴾ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿۸۷﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۸۸﴾

یہ حال دیکھکر اُن دیکھی شخصوں نے جو حضرت لوطؑ کے ہاں آئے ہوئے تھے سمجھا کہ آسمانی بلا نازل ہونے والی ہے اور حضرت لوطؑ کو صلاح دی کہ یہاں سے ہوکے چلو چنانچہ سورۃ ہود میں آیا ہے کہ اُن لوگوں نے کہا اے لوط ہم تیرے خدا کے بھیجے ہیں سو تو اپنے اہل کو لیکر رات کے حصہ میں نکلجا اور ہم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی کہ اُس کو بھی وہی پہنچنے والا ہے جو اوروں کو پہنچتا ہے — بے شبہ اُن کا وعدہ صبح کا وقت ہے کیا صبح قریب نہیں *

قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باھلک بقطع من اللیل ولا یلتفت منکم احد الا امرأتک انہ مصیبھا ما اصابھم ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب —
(سورۃ ہود)

تو سورۃ حجر میں یوں ہے کہ تو اپنے اہل کو لیکر نکلجا اور اُن کے پیچھے چلا جا اور تم میں سے کوئی مڑکر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں تمکو حکم دیا
فاسر باھلک بقطع من اللیل واتبع ادبارھم ولا یلتفت منکم احد

نشان کیئے ہوئے تیرے پروردگار کے پاس سے اور ظالموں سے کچھہ دور نہیں (۸۳) اور (بھیجا ہمنے) مدین کے لوگوں کے پاس اُن کے بھائی شعیب کو — شعیب نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی تمہارے لیئے کوئی معبود اُس کے سوا نہیں ہی — اور مت کم بھرو پیمانوں کو اور مت کم تولو ترازو سے بیشک میں تم کو دیکھتا ہوں آسودہ اور بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب کے ایک دن گھیر لینے والے سے (۸۴) اور اے میری قوم پورا بھرو پیمانوں کو پورا تولو ترازو میں انصاف سے اور کم مت دو لوگونکو اُنکی چیزیں اور مت دم کرو زمین (یعنی ملک میں فساد کرنے والوں کے (۸۵) اللہ کا بچایا ہوا بہتر ہی تمہارے لیئے اگر تم ہو ایمان والے ہو (۸۶) اور میں نہیں ہوں تم پر نگہبان (۸۷) اُن لوگوں نے کہا کہ اے شعیب کیا تیری نماز یعنی عبادت تجھکو حکم کرتی ہی کہ ہم چھوڑدیں جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا — یا یہہ کہ ہم کریں (یعنی کرنا چھوڑ دیں) اپنے مالوں میں جو ہم چاہیں —

ہاں تو بیشک بڑا بردبار ہی اور بہت بڑا دانا (۸۸)

وقضینا الیہ ذلک الامر ان دابر ہؤلاء مقطوع مصبحین — (سورۂ حجر) جاتا تھی — ہمنے اُسکی طرف یہہ حکم بھیجا کہ ... صبح کے وقت کٹ جائیگی *

ولا یلتفت منکم احد — یعنی کوئی مڑکر نہ دیکھے اس سے غرض وہاں سے جلد چلے جانے کی تاکید تھی — جیسے کہ خدا نے حضرت آدم کی نسبت کہا — ولا تقربا ہذہ الشجرۃ یعنی پاس نہ جانا اس درخت کے — مگر حضرت لوط کی بیوی جو ایمان والوں میں نہ تھی اُس نے اس نصیحت کو نہیں مانا اور اُس عذاب میں مبتلا ہوکر مرنے والوں کے ساتھہ مرگئی *

جن لوگوں نے یہہ سمجھا ہی کہ حضرت لوط کی بیوی بھی ساتھہ تھی مگر اُس نے پیچھے میں جو مڑکر دیکھا تو نمک کی ہوگئی یا مڑکر دیکھنے کے سبب مرگئی اُس کی کچھہ اصل نہیں تھی اور نہ قرآن مجید سے یہہ بات پائی جاتی ہی *

قال يقوم ارءيتم ان كنت على بينة من ربى ورزقنى
منه رزقا حسنا و ما اريد ان اخالفكم الى ما انهكم عنه
ان اريد الا الاصلاح ما استطعت و ما توفيقى الا بالله
عليه توكلت و اليه انيب ﴿۹۰﴾ و يقوم لا يجرمنكم شقاقى
ان يصيبكم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم هود او
قوم صالح و ما قوم لوط منكم ببعيد ﴿۹۱﴾ واستغفروا ربكم
ثم توبوا اليه ان ربى رحيم ودود ﴿۹۲﴾ قالوا يشعيب ما نفقه
كثيرا مما تقول و انا لنريك فينا ضعيفا ولولا رهطك
لرجمنك و ما انت علينا بعزيز ﴿۹۳﴾ قال يقوم ارهطى
اعز عليكم من الله واتخذتموه وراءكم ظهريا ان ربى
بما تعملون محيط ﴿۹۴﴾ ويقوم اعملوا على مكانتكم انى
عامل سوف تعلمون ﴿۹۵﴾ من ياتيه عذاب يخزيه ومن
هو كاذب وارتقبوا انى معكم رقيب ﴿۹۶﴾ و لما جاء امرنا
نجينا شعيبا والذين امنوا معه برحمة منا و اخذت الذين

شعیب نے کہا اے میري قوم کیا تمنے سمجهه لیا هی که اگر میں اپنے پروردگار سے کوئي دلیل
رکهتا هوں اور اُسنے مجهکو روزي دي هو اپنے پاس سے اچهي روزي اور نه چاهوں میں که
میں تمهاري مخالفت کروں جہاں تک که میں منع کرتا هوں تمکو اُس سے میں نهیں
چاهتا بجز اصلاح کرنے کے جتني که میں کرسکوں اور مجهکو توفیق نهیں هی مگر الله سے
اُسي پر میرا بهروسه هی اور اُسیکي طرف میں رجوع کرتا هوں ۸۹ اور اے میري قوم
میري مخالفت تمکو اسبات کي باعث نهو که تمکو پهونچے مثل اُس کے جو پهونچا نوح
کی قوم کو یا هود کي قوم کو یا صالح کی قوم کو اور قوم لوط کي تم سے کچهه دور نهیں
هی ۹۰ اور بخشش چاهو اپنے پروردگار سے پهر رجوع کرو اُسکي طرف بیشک میرا
پروردگار مهربان هی اور دوست ۹۱ اُنهوں نے کہا اے شعیب هم نهیں سمجهتے بہت
کچهه اُس میں سے جو تو کہتا هی اور بیشک هم تجهکو دیکهتے هیں اپنے میں ضعیف اور
اگر نهوتا تیرا کنبه تو بے شک هم پتهر مارکر تجهکو مارڈالتے اور نه تو همارے نزدیک عزت
والا هی ۹۲ صالح نے کہا که اے میري قوم کیا میرا کنبه تمهارے نزدیک الله سے زیاده عزت
والا هی اور تم نے اُس کو ڈال رکها هی اپني پیٹهه کے پیچهے — بے شک میرا پروردگار
اُس کو جو تم کرتے هو احاطه کرنے والا هی ۹۳ اور اے میري قوم تم عمل کرو اپني جگهه
پر اور بے شک میں عمل کرنے والا هوں بہت جلد تم جان لوگے ۹۴ که کسکے پاس عذاب
آویگا که اُس کو رسوا کریگا اور وه کون هی جهوٹا — انتظار کرو بے شک میں بهي تمهارے
ساتهه منتظر هوں ۹۵ اور جب آیا همارا حکم بچا دیا هم نے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو
اُس کے ساتهه ایمان لائے تهے اپني رحمت سے اور پکڑ لیا اُن لوگوں کو

ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِيۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿٩٤﴾ كَاَنۡ لَّمۡ
يَغۡنَوۡا فِيۡهَا اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ ﴿٩٥﴾ وَ لَقَدۡ
اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ
فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ وَ مَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِيۡدٍ ﴿٩٦﴾ يَقۡدُمُ
قَوۡمَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَاَوۡرَدَهُمُ النَّارَ وَ بِئۡسَ الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ ﴿٩٨﴾
وَاُتۡبِعُوۡا فِيۡ هٰذِهٖ لَعۡنَةً وَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ بِئۡسَ الرِّفۡدُ الۡمَرۡفُوۡدُ ﴿٩٩﴾
ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيۡكَ مِنۡهَا قَآئِمٌ وَّ حَصِيۡدٌ ﴿١٠٠﴾
وَ مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰكِنۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَمَاۤ اَغۡنَتۡ عَنۡهُمۡ
اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيۡ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ شَيۡءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمۡرُ
رَبِّكَ وَ مَا زَادُوۡهُمۡ غَيۡرَ تَتۡبِيۡبٍ ﴿١٠١﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخۡذُ
رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الۡقُرٰى وَ هِيَ ظٰلِمَةٌ اِنَّ اَخۡذَهٗۤ اَلِيۡمٌ شَدِيۡدٌ ﴿١٠٢﴾
اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوۡمٌ
مَّجۡمُوۡعٌ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوۡمٌ مَّشۡهُوۡدٌ ﴿١٠٣﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ
اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ﴿١٠٤﴾ يَوۡمَ يَاۡتِ لَا تَكَلَّمُ نَفۡسٌ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ

جو ظلم کرتے تھے مہیب آواز نے پھر اُنھوں نے صبح کی اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مرے پڑے ﴿۹۴﴾ گویا کہ اُس میں بسے ہي نہ تھے — ہاں دوري ہو (خدا کي رحمت سے) مدین کو جس طرح دوري ہوئي ثمود کو ﴿۹۵﴾ اور بے شک ہم نے بھیجا موسی کو اپني نشانیوں اور کھلي ہوئي دلیلوں کے ساتھہ فرعون کے اور اُس کے درباریوں کے پاس پھر اُنھوں نے (یعني درباریوں نے) فرعون کے حکم کي پیروي کي اور فرعون کا حکم اچھا نہ تھا ﴿۹۷﴾ آگے چلیگا فرعون اپني قوم کے قیامت کے دن پھر لا ڈالیگا اُن کو آگ میں اور بری جگہہ اُن کو لاکر ڈالا گیا ﴿۹۸﴾ اُن کے پیچھے لگائي گئي لعنت اس دنیا میں اور قیامت کے دن میں بُرے عطیہ پر بُرا عطیہ دیا گیا یعني لعنت پر لعنت ﴿۹۹﴾ یہہ ہی بستیوں کی خبروں میں سے کہ ہم اُس کو تجھپر بیان کرتے ہیں کچھہ تو اُن بستیوں میں سے قایم ہیں اور کچھہ جڑ سے اُکھڑ گئي ہیں ﴿۱۰۰﴾ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا ولیکن اُنھوں نے آپ اپنے پر ظلم کیا پھر اُن کے کچھہ کام نہ آئے اُن کے معبود جنکو وہ پکارتے تھے اللہ کے سوا — کچھہ بھی جبکہ آیا حکم تیرے پروردگار کا اور کچھہ زیادہ نہ کیا اُنھوں نے بجز ہلاکت کے ﴿۱۰۱﴾ اور اسی طرح تیرے پروردگار کا پکڑنا ہی جبکہ وہ پکڑتا ہی بستیوں کو اور وہ ظالم ہوتي ہیں بے شک اُس کا پکڑنا سخت دکھہ دینے والا ہی ﴿۱۰۲﴾ بے شک اس میں نشاني ہی اُس کے لیئے جو ڈرتا ہی آخرت کے عذاب سے یہہ ایک دن ہی کہ جمع کیئے جاوینگے اُس میں آدمي اور یہہ دن ہی سب کے حاضر کیئے جانے کا ﴿۱۰۳﴾ اور ہم اُس کو ٹھیل میں نہیں ڈالتے مگر ایک وقت شمار کیئے گئے یعني وقت معین تک ﴿۱۰۴﴾ جس دن کہ آویگا کوئي شخص

نہ بولیگا مگر خدا کے حکم سے

فمنهم شقي وسعيد ﴿١٠٥﴾ فأما الذين شقوا ففي النار لهم فيها
زفير وشهيق ﴿١٠٦﴾ خالدين فيها ما دامت السموت والأرض
إلا ما شاء ربك إن ربك فعال لما يريد ﴿١٠٧﴾ وأما الذين
سعدوا ففي الجنة خالدين فيها ما دامت السموت والأرض
إلا ما شاء ربك عطاء غير مجذوذ ﴿١٠٨﴾ فلا تك في مرية
مما يعبد هؤلاء ما يعبدون إلا كما يعبد آباؤهم من قبل
وإنا لموفوهم نصيبهم غير منقوص ﴿١٠٩﴾ ولقد آتينا
موسى الكتاب فاختلف فيه ولولا كلمة سبقت من ربك
لقضي بينهم وإنهم لفي شك منه مريب ﴿١١٠﴾ وإن
كلا لما ليوفينهم ربك أعمالهم إنه بما يعملون خبير ﴿١١١﴾
فاستقم كما أمرت ومن تاب معك ولا تطغوا إنه بما
تعملون بصير ﴿١١٢﴾ ولا تركنوا إلى الذين ظلموا فتمسكم
النار وما لكم من دون الله من أولياء ثم لا تنصرون ﴿١١٣﴾
وأقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنت

پھر کچھہ اُن میں بدبخت ہونگے اور کچھہ نیکبخت (۱۰۷) پھر جو بد بخت ہوئے تو وہ آگ میں ہونگے اُن کے لیئے اُس میں ھوسنا ہی اور دھیچنا (۱۰۸) ہمیشہ رہیں گے جب تک رہیں آسمان و زمین (یعنی ہمیشا ہمیش) مگر جبکہ چاہے تیرا پروردگار بے شک تیرا پروردگار کرتا ہی جو چاہتا ہی (۱۰۹) اور لوگ جو نیک بخت ہوئے تو وہ جنت میں ہونگے ہمیشہ رہیں گے اُس میں جب تک رہیں آسمان و زمین (یعنی ہمیشا ہمیش) مگر جبکہ چاہے تیرا پروردگار بطور بخشش کے جو منقطع نہیں (۱۱۰) پھر تو تردد میں مت ہو اُس سے کہ یہہ لوگ پرستش کرتے ہیں — وہ پرستش نہیں کرتے مگر اُسیطرح جسطرح کہ پرستش کرتے تھے اُن کے باپ دادا پہلے سے اور بے شک و شبہہ ہم پورا دینگے اُن کو اُن کا حصہ بغیر گھٹائے ہوئے کے (۱۱۱) اور بے شک ہم نے دی موسی کو کتاب (یعنی توریت) پھر اختلاف کیا گیا اُس میں اور اگر نہوجکا ہوتا حکم پہلے سے تیرے پروردگار کا تو البتہ فیصلہ کردیا جاتا اُن میں اور بے شک وہ اُس سے بڑے شک میں ہیں شبہہ کرنے والے (۱۱۲) اور بے شک ہر ایک اُن دونوں میں کا جس وقت کہ (جاویگا) پورا دیگا تیرا پروردگار اُن کے عملوں کا (بدلہ) بے شک وہ اُس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہی (۱۱۳) پھر تو مستقیم رہ جس طرح کہ تجھکو حکم کیا گیا ہی اور وہ لوگ جنھوں نے توبہ کي ہی تیرے ساتھہ اور حد سے آگے مت بڑھو بے شک وہ اُس کو جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہی (۱۱۴) اور مت جھکو اُن کي طرف جو ظلم کرتے ہیں کہ پھر چھوئے تمکو آگ اور نہیں ہی تمہارے لیئے اللہ کے سوا کوئي دوست پھر تمکو مدد نہیں دي جاویگي (۱۱۵) اور قایم کر نماز دن کے دونوں طرفوں میں یعنی نماز فجر و نماز مغرب اور کچھہ رات گئے یعنی نماز عشا بے شک نیکیاں

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ
مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ
وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٩﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ
وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ
اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ جَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ
وَ مَوْعِظَةٌ وَّ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾
وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ
فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

برائیوں کو لے جاتی هیں یهه ایک نصیحت هی نصیحت ماننے والوں کو ﴿۱۱۷﴾ صبر کر
بے شک الله نهیں ضایع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا ﴿۱۱۸﴾ پهر کیوں نهوئے جو اگلے
وقتوں میں تجهه سے پهلے تهے سمجهه والے که منع کرتے فساد کرنے سے زمین میں بجز
تهوڑے لوگوں کے جنکو هم نے اُن سے میں نجات دی اور جو لوگ ظالم تهے اُنهوں نے
پیروی کی اُس کی جس میں اُن کو آسودگی تهی (دنیا میں) اور وه تهے گنهگار ﴿۱۱۸﴾
اور نهیں هی تیرا پروردگار که هلاک کرے بستیوں کو ظلم سے اور اُس کے لوگ نیک کام
کرنے والے هوں ﴿۱۱۹﴾ اور اگر چاهتے تیرا پروردگار تو کردے تمام لوگوں کو ایک گروه (یعنی
ایک ملت پر) ولیکن وه همیشه رهینگے اختلاف کرنے والے مگر جس پر که رحم کیا تیرے
پروردگار نے اور اسی کے لیئے اُن کو پیدا کیا هی اور پورا هوا حکم تیرے پروردگار کا که البته
میں بهرونگا جهنم کو جنوں سے اور آدمیوں سے سب سے ﴿۱۲۰﴾ اور اُس هر ایک چیز کو
هم تجهه پر بیان کرتے هیں پیغمبروں کی خبروں میں سے جس سے مستقل رکهیں هم
تیرے دل کو اور آئی هی تیرے پاس اس میں (یعنی اس سورة میں) سچی بات
اور نصیحت اور نصیحت واسطے مسلمانوں کے ﴿۱۲۱﴾ اور کهدے اُن لوگوں کو جو ایمان
نهیں لاتے عمل کرو اپنے طور پر اور بے شک هم بهی عمل کرنے والے هیں اور انتظار کرو
بے شک هم بهی انتظار کرنے والے هوں ﴿۱۲۲﴾ اور الله هی کے لیئے هیں تمام چهپی هوئی
باتیں آسمانوں کی اور زمین کی اور اُسی کی طرف پهیرا جاتا هی کام سب کا سب پهر
عبادت کرو اُس کی اور بهروسه کرو اُس پر اور نهیں هی تمهارا پروردگار بے خبر اُس چیز سے
جو تم کرتے هو ﴿۱۲۳﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۴

---

۴ — (انّي رايت) يہ حضرت يوسف کا خواب هے۔ خواب کي نسبت بہت کچهه کہا گيا هے اور لکها گيا هے مگر اس زمانه ميں علم فزيالوجي اور سيکالوجي نے بہت ترقي کي هے اور اعضاے انساني کے خواص و افعال کو بہت تحقيقات کے بعد منضبط کيا هے اس لائے هم کو ديکهنا چاهيئے که خواب کي نسبت اُس تحقيقات سے کيا امور ثابت هوتے هيں اور همارے هاں کے علماء اور حکماء نے اس کي نسبت کيا لکها هے اور در حقيقت خواب کيا چيز هے چنانچه هم ان سب امور کو اس مقام پر مختصرا بيان کرتے هيں *

يه امر مسلم هے اور هم بهي تسليم کرتے هيں که تمام اعضاے انساني پر دماغ حکومت کرتا هے اسي کا سر حصه هڈيوں سے جسے کهوپڑي کہتے هيں جڑا هوا هے کهوپڑي کي بناوت اور اُس کے ستونوں اور حصوں کي درزوں کي ترکيب جو هر انسان ميں کسي نه کسيقدر مختلف هوتي هے جدا جدا خصلتيں رکهتي هيں مگر کهوپڑي کے اندر بهيجا هوتا هے جسے مغز کہتے هيں جس ميں سے انتہا درجه کے باريک رشتے يا رگيں هوتي هيں اُسي ميں کي ايک شاخ گردن سے ريڑه کي هڈي کے سوراخ ميں جمي گئي هے اور دماغ هي سے نکلے هوئے پٹهے اور رگيں اور ريشے سر ميں اور تمام اعضا ميں پهيلے هوئے هيں تمام حس و حرکت جو انسان کرتا هے وه دماغ کے سبب سے کرتا هے — اُن پٹهوں اور ريشوں اور رگوں ميں بعض ايسے هيں جو حس محسوس کو دماغ ميں پهونچا ديتے هيں جب انسان اُس کو حس کرتا هے اور اگر اُن کے ذريعه سے اثر نه پهونچے تو انسان کسي شي کو حس نه کرے

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ھی بڑا مہربان

الر — یہہ آیتیں ھیں بیان کرنے والي کتاب کي (۱) بے شک ھم نے اُس کو نازل کیا ھی قرآن عربي زبان کا تاکہ تم سمجھو (۲) ھم قصہ سناتے ھیں تجھکو قصوں میں کا سب سے اچھا ساتھہ اُس کے کہ ھم نے وحي کیا ھی تجھکو یہہ قرآن اور ھاں تو تھا اس سے پہلے البتہ غافلوں میں سے (یعني تجھکو اسبات سے کہ اس قصہ کي وحي ھوگي غفلت تھي) (۳) جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو کہ اے میرے باپ بے شک میں نے دیکھا (یعني خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور چاند اور سورج کو — میں نے اُن کو دیکھا اپنے لیئے سجدہ کرنے والے (۴)

نہ روشني کو جان سکے نہ کسي شی کو دیکھہ سکے نہ آواز کو سن سکے نہ ذائقہ کو پہچانے نہ کسي چیز کے چھونے کو جانے *

جب ان محسوسات کا اثر دماغ میں پہونچتا ھی تو دماغ میں اُن پٹھوں اور رگوں اور ریشوں کو تحریک ھوتي ھی جو محرک کہلاتے ھیں اور اُن سے ایک قسم کا تغیر دماغ میں پیدا ھوتا ھی اور جب تک وہ تغیر رھتا ھی وہ شی محسوس بھي سامنے رھتي ھی اور انھی محسوسات کے ذریعہ سے انسان کے اعضا حرکت کرتے ھیں — جو حرکت قصد و ارادہ سے ھو وہ حرکت ارادي ھی مگر جب وہ حرکت دفعۃ بلا قصد و بلا سوچے سمجھے ھو تو وہ حرکت طبعي کہلاتي ھی جیسے خوف کي حالت میں ھوجاتي ھی *

علاوہ اس کے دماغ میں ایک قوت ھی جس میں تمام خارجي چیزوں کي جنکو ھمنے دیکھا ھی تصویریں بطور نقش کے محفوظ ھوتي ھیں اور اس لیئے وہ سب ھمکو یاد رھتي ھیں اور یہي سبب ھی کہ باوجود موجود نہونے اُس شی کے اُس کي صورت کا بعینہ ھم تصور کرلیتے ھیں اور اگر اُن محفوظ نقشوں میں کچھہ دھندلاپن آجاتا ھی تو اُن چیزوں کو بھول جاتے ھیں یا یاد دلانے سے یاد آتي ھیں اور جب منقش نہیں رھتیں تو ان کا یاد نہیں آتیں *

علاوہ اس کے دماغ میں یہہ قوت بھي ھی کہ جس شی کو ھمنے دیکھا ھی اُس کے اجزا کو علیحدہ کرکے اپنے خیال کے سامنے لے آویں مثلاً ھاتي کي صرف سونڈہ ھي کا یا صرف اُس

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ
كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾

کے کانوں ہي کا تصور خیال کے سامنے لے آویں - اور یہہ بھي قوت ہی کہ متعدد چیزیں جو همنے دیکھي هیں اُن کے اجزا کا علیحدہ علیحدہ تصور کرکے ایک کے اجزا کو دوسرے میں یا چند کے اجزا کو ایک میں جوڑ دیں — مثلاً همنے بکري اور مور اور انسان کو دیکھا هی سو وہ قوت بکري کے سر کو علیحدہ اور مور کے دھڑ کو علیحدہ تصور کرکے مور کے دھڑ پر بکری کا سر لگا هوا تصور کرکے خیال کے روبرو لے آویگي — یا انسان میں مور کے بازو لگے هوئے تصور کرکے پردار انسان یا پردار فرشتہ اپنے خیال میں بنا لیگي — اسیطرح مختلف اور عجیب عجیب صورتیں جن کا کبھي وجود دنیا میں نہیں هوا بنا کر خیال میں جلوہ نما کرتي هی *

وهی قوت کبھي ایسا کرتي هی کہ اجزاء مختلفہ کی ترکیب تو نہیں دیتي بلکہ چھوٹي چیز کو بڑا بنا کر خیال میں لے آتي هی کہ ایک نہایت مہیب صورت بن جاتي هی مثلاً آدمی کے قد کو [illegible] سے بھي لمبا اُس کے سر کو [illegible] سے بھی بڑا اُس کے هاتھوں کو کھجور کے درخت سے بھي زیادہ اُس کے دانتوں کو عجیب بھیانک طور کي بني هوئي خیال کے سامنے حاضر کردیتي هی *

یہہ تمام اعضا انسان کے اوقات معینہ تک کام کرتے رہتے هیں اور زمانہ معینہ تک آرام کرتے هیں یا کسي امر غیر طبعی سے معطل هوجاتے هیں اور انسان بیہوش هوجاتا هی — حالت مرض میں جب یہہ حالت طاري هوتي هی تو [illegible] اور غشي کہلاتي هی اور حالت صحت میں اُس کو نیند کہتے هیں *

مگر چونکہ دماغ میں تمام ادراک کے لیئے جدا جدا حصے معین هیں اس لیئے حالت غشي و نیز حالت نیند میں دماغ کے بعض حصے معطل یا آرام میں هوتے یا سوجاتے هیں اور بعض حصے کام کرتے یا جاگتے رہتے هیں — اور یہی وجہہ هوتي هی کہ بعضی دفعہ بیہوشي طبعي و غیر طبعي میں بھی انسان [illegible] کام کرتا هی جو حالت هوش یا بیداري میں [illegible] مگر اُس کو کچھہ [illegible] کہ اُس نے کیا کیا — [illegible] کي [illegible] هی مگر [illegible] نہیں دیکھا اور [illegible] نہیں کرسکتا اور وہ ادراکات [illegible] میں [illegible] تو محسوس هوتي هیں جنکا کچھہ وجود نہیں هوتا اور کبھی

یوسف کے باپ یعني یعقوب نے کہا کہ اے میرے بچے تو نہ بیان کرنا قصہ اپنے خواب کا اپنے بھائیوں پر پھر وہ مکر کرینگے تیرے لیئے کسیطرح کا مکر بے شک شیطان انسان کے لیئے دشمن ھی علانیہ ﴿۸﴾

وھي خیالات اور صورتیں جو اُس کے دماغ میں منقش ھیں مختلف قسم سے اُس کو محسوس ھوتی ھیں اور جب یہہ اُمور نوم طبعي میں واقع ھوتے ھیں تو اُن کو خواب کہتے ھیں طبعي یا غیر طبعي بیہوشي میں بھي امورات خارجي دماغ کے اُس حصہ پر جو جاگ رھا ھی اثر کرتے ھیں اور وہ اُس کو عجیب پیرایہ سے خواب میں دکھائي دیتے ھیں — مثلاً آدمي سوتا ھو اور سامعت کا حصہ جاگتا ھو اور سونے والے کے قریب کوئي شخص کسي چیز کو کوٹتا ھو تو دماغي قوت جو چھوٹي چیز کو بڑھاکر پیش کرتي ھی اُس آواز کو نہایت مہیب آواز بنادیتي ھی اور اُس آواز کے سلسلہ سے توپوں کا خیال پیدا کردیتي ھی اور سونے والا خواب میں یہہ سمجھتا ھی کہ توپیں چل رھي ھیں — یا مثلاً سونے والے کا بستر ٹھنڈا یا نم ھوگیا قوت حساسہ جو جاگتي تھي اُس نے اُس کا حس کیا اور بستر کی نمي سے پاني کے خیال کو اور اُس سے دریا کے یا تالاب کے یا حوض کے خیال کو پیدا کیا اور سونے والا خواب میں دیکھہ سکتا ھی کہ وہ دریا میں یا تالاب میں پڑا تیر رھا ھی — اگر کوئي لمبي چیز اُس کے بستر پر پڑي ھو یا کوئي شخص رسي کو اس طرح پر ڈالے کہ سونے والا جاگ نہ اُٹھے اور قوت حساسہ جاگتي ھو تو خواب میں دیکھہ سکتا ھی کہ سانپ اُسکو چمٹ گیا ھی — اسي قسم کے بہت سے اسباب خارجي سے عجیب عجیب خواب دیکھہ سکتا ھی ٭

بعضے لوگ خواب دکھانے کي ایسي مشق کرلیتے ھیں کہ سونے والے کے پاس بیٹھکر ایسي آساني اور سہولیت سے کہ وہ جاگ نہ اُٹھے اُس کي قوت حساسہ یا سامعہ کو اس طرح پر اثر مطلوبہ پہونچاتے ھیں کہ وہ سونے والا وھي خواب دیکھہ سکتا ھی جیسا دیکھنا اُن کو مطلوب ھی ٭

جس طرح کہ یہہ امور خارجیہ خواب دیکھنے پر موثر ھیں اُس سے بہت زیادہ خود سونے والے کے اُمور ذھني جو اُس کے خیال میں بس گئے ھیں اور دماغ میں نقش ھوگئے ھیں خواہ اپني طبیعت سے یا کسي وجہ سے یا کسي کے تعلیم کامل ھونے سے محبت عشق یا اعتقادي سے خواب دیکھنے پر موثر ھوتے ھیں اور وہ اُنھي امور کو بعینہ یا کسي دوسرے پیرایہ میں جس کو قوت دماغي پیدا کردیتي ھی عجیب عجیب طرح سے خواب میں دیکھہ سکتا ھی ٭

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اٰلِ يَعْقُوبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلَىٰ
اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۶﴾

بعض لوگوں کو ایسی مشق ہوجاتی ہی کہ جو خواب اُن کو دیکھنا منظور ہو سوتے وقت اُس کا ایسا قوي تصور کرتے ہیں اور دماغ میں اُس کا نقش جمالیتے ہیں کہ سوتے میں وہی خواب دیکھتے ہیں *

بعضے اُمور ایسے ہوتے ہیں جو بالکل بھول گئے ہیں اور کبھي اُن کا خیال بھی نہیں آتا مگر وہ دماغ میں سے محو نہیں ہوئے اور سوتے وقت مطلق اُن کا خیال بھي نہیں ہوتا مگر دماغ میں ایک ایسا سلسلہ خیالات کا پیدا ہوتا ہی کہ اُن بھولے ہوئے اُمور کو پیدا کردیتا ہی اور سونے والا اُسي کا خواب دیکھنے لگتا ہی — اس کي ایسي مثال ہی کہ جاگنے میں باتوں کا سلسلہ رفتہ رفتہ اسطرح پہونچ جاتا ہی کہ بھولي باتیں یا بھولے ہوئے کام یاد آجاتے ہیں *

بعضي دفعہ بسبب کسي مرض کے یا بسبب غلبہ کسي خلط کے دماغ پر ایسا اثر پیدا ہوتا ہی کہ سونے والا اُسي حالت کے مناسب اور عجیب عجیب پیرایہ میں مختلف قسم کے خواب دیکھتا ہی *

پھر جب تک کہ انسان کا نفس اُن ظاہری باتوں سے جن سے حالت بیداري میں مشغول ہوتي ہی بسبب بیہوشي کے یا سوجانے کے یا استغراق کے بیخبر نہو اُس وقت تک مذکورہ بالا حالت اُس پر طاري نہیں ہوتي دوسري بات یہہ ثابت ہوتي ہی کہ کوئي شخص ایسا خواب کبھي نہیں دیکھہ سکتا یعني ایسي چیزیں اور ایسے اُمور اُس کو خواب میں نہیں دکھائي دیتے جنکو اُس نے کبھی نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو اور نہ کبھي اُس کا خیال اُس کو ہوا ہو — یہہ باتیں جو بیان ہوئیں ایسي ہیں جن سے کوئي اختلاف نہیں کرسکتا اور ہر ایک شخص پر یہہ حالتیں گذرتی ہیں اور جاہل اور عالم سب اُن کو جانتے ہیں *

شیخ بوعلي سینا نے اشارات میں لکھا ہی کہ حس مشترک میں جو انسان کے دماغ کے ایک حصہ کا نام ہی جب کسي چیز کا نقش جم جاتا ہی تو ایسا ہوتا ہی کہ

الحس المشترک هو لوح النقش الذي اذا تمکن منه صار النقش في حکم المشاهدة وربما زال

اور (جسطرح کہ تجھکو خدا نے یہہ برگزیدہ خواب دکھایا ھی) اسیطرح تجھکو برگزیدہ

کریگا اور تجھکو سکھاوے گا علم حوادث عالم کے مآل کا اور پورا کریگا اپنی نعمت کو تجھہ پر

اور یعقوب کی اولاد پر جسطرح اُس کو پورا کیا ھی' اُس سے پہلے تیرے دادا پر دادا ابراھیم

و اسحق پر بے شک تیرا پروردگار جاننے والا ھی حکمت والا ۶

الناقش الحسی عن الحس وبقیت صورتھو ھیئتہ فی الحس المشترک فبقی فی حکم المشاھد دون المتوھم ولیحضر ذکرک ماقیل لک فی امر القطر النازل خطا مستقیما وانتقاش النقطة الجوالة محیط دایرة فاذا تمثلت الصورة فی لوح الحس المشترک صارت مشاھدة سواء کان فی ابتداء حال ارتسا مہا فیہ من المحسوس الخارج او بقائہا مع بقاء المحسوس اونباتہا بعد زوال المحسوس او وقوعہا فیہ لا من قبیل المحسوس ان امکن —
(اشارات شیخ)

گویا اُس چیز کو دیکھہ رھا ھی' گوکہ وہ چیز سامنے نرھی ھو مگر اُسکی صورت حس مشترک میں موجود رھتی ھی اور وہ توھم نہیں ھوتا بلکہ دیکھنے ھی کی مانند ھوتا ھی — بوندیں جو اگاد'ر ابر سے گرتی ھیں وہ بوندیں نہیں معلوم ھوتیں بلکہ پانی کی سیدھی دھار معلوم ھونی ھی — یا کسی چیز کے ایک سرے کو جلاکر زور زور سے پھراویں تو ایک گول روشن چکر معلوم ھونے لگیگا — غرضکہ جب کسی چیز کی صورت اُس کے دیکھنے کے وقت حس مشترک میں جم جاتی ھی تو دیکھنے کی مانند ھو جاتی ھی خواہ وہ چیز سامنے موجود رھے یا نرھے یا یہہ ھوتا ھی کہ کوئی چیز سامنے تو نہیں آئی کہ دکھائی دے مگر اُس کی صورت جس کا آنا ممکن ھو حس مشترک میں آجاتی ھی *

امام فخرالدین رازی شرح اشارات میں لکھتے ھیں کہ حس مشترک میں صورت جم جانے کی نسبت جو کچھہ شیخ نے لکھا ھی اُس کی چار صورتیں ھیں — اول یہہ کہ اُس چیز کو دیکھنے کے وقت اُس کی صورت حس مشترک میں جم گئی ھی دوسرے یہہ کہ اُس کی صورت حس مشترک میں جمی ھوئی ھی اور وہ چیز بھی سامنے موجود ھی — تیسرے یہہ کہ اُس کی صورت تو حس مشترک میں جمی ھوئی تھی مگر وہ چیز سامنے موجود نہیں رھی — چوتھے یہہ کہ وہ چیز سامنے تو نہیں آئی مگر اُس کی صورت حس مشترک میں جم گئی — پھر امام صاحب لکھتے ھیں کہ پہلے تین صورتوں کی مثال تو بوندوں کے اُوپر سے گرنے اور کسی چیز کے ایک سرے کو جلاکر چکر دینے سے ثابت ھوتی

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ

دی — مگر چوتھي صورت کي مثال اُس سے ثابت نہيں ہوتي اس ليئے شيخ نے اُس کي مثال اس طرح پر دي ہی *

ديکھو آدمي اور جو بخار ميں مبتلا ہوتے ہيں کبھي اُن کو ايسي چيزيں دکھائي ديتي ہيں جن کو وہ سمجھتے ہيں کہ درحقيقت موجود ہيں حالانکہ وہ چيزيں موجود نہيں ہوتيں ان چيزوں کي صورتوں کے حس مشترک ميں منقش ہونے کا کوئي اندروني سبب ہوتا ہی يا کوئي ايسا سبب جو اندروني سبب ميں اثر کرتا ہی — اور کبھي حس مشترک ميں وہ صورتيں جم جاتي ہيں جو خيال ميں اور وہم ميں ہوتي ہيں اور کبھي حس مشترک کي موجودہ صورتيں خيال و

اس قد يشاهد قوم من المرضى والممرورين صوراً محسوسة ظاهرة حاضرة ولا نسبة لها الى محسوس خارج فيكون انتقاشها اذن من سبب موثر في سبب باطن والحس المشترك قد ينتقش ايضاً من الصور الحائلة في معدن التخيل والوهم كما انت هي ايضاً ينتقش في معدن التخيل والوهم من لوح الحس المشترك و قريبا مما يجري بين المرايا المتقابلة (اشارات شيخ)

وہم ميں آجاتي ہيں — اس کي مثال دو آئينوں کي سي ہی جو ايک دوسرے کے مقابل رکھے ہوں اور ايک ميں جو عکس ہی وہ دوسرے ميں پڑے — غرضکہ سب لوگ متفق ہيں کہ خواب ديکھنا صرف انسان کے دماغي افعال سے متعلق ہی *

اسيطرح شاہ ولي الله صاحب تفهيمات ميں ايک مقام پر لکھتے ہيں کہ نبوت فطرت کے ماتحت ہی جيسا کہ کبھي انسان کے دل ميں بہت سے علوم اور باتيں جمکر بيٹھ جاتي ہيں اور اُنھي پر مبني ہوني ہيں وہ چيزيں جو اُس کو رويا ميں فايض ہوتي ہيں پھر وہ اُن چيزوں کي صورتيں

اعلم ان النبوة تحت الفطرة كما ان الانسان قد يدخل في صميم قلبه و جذر نفسه علم وغيرها كان عليها تسعى ما ينص عليه من رؤياه فيري الامور منبجسة به اخذته دون غيرها — (تفهيمات الهيه)

دکھاتا ہی جن کو اُس نے پيدا کيا ہی نہ اُس کے سوا اور کسی کو — اس سے بھي اسي بات کي تسليم ہوتي ہی کہ جو انسان کے خيال اور دماغ ميں ہی اُس کو خواب ميں دکھتا ہی *

بیشک تھیں یوسف میں اور اُسکے بھائیوں میں کچھہ نشانیاں جو پوچھا کچھي کرنے والے تھے ۷
جبکہہ اُنھوں نے کہا کہ یوسف اور اُس کا بھائي زیادہ پیارا ہی ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم
ایک قوي گروہ ہیں

مگر صوفیہ کرام اور علماے اسلام یہہ بھي سمجھتے ہیں کہ دماغ میں سواے اُن موثرات
طبعي کے اور کوئي چیز ہی جو ملاء اعلی سے
تعلق رکھتي ہی اور موثر ہوتي ہی اور اسیلیئے
شاہ ولي اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں
خواب کی پانچ قسمیں قرار دي ہیں
چنانچہ اُنھوں نے لکھا ہی کہ " رویا کي پانچ
قسمیں ہیں — (۱) بشارت خدا کي
طرف سے اور نفس کي خوبیوں یا برائیوں کا
نوراني تمثل ملکي طور پر (۲) شیطان کا
خوف دلانا (۳) دل کي باتیں جس طرح
کي عادت بیداري کي حالت میں پڑي ہوتي
ہی اُس کو قوت متخیلہ یاد کرلیتي ہی اور
وہ حس مشترک میں آکر ظاہر ہوتي ہیں
(۴) اخلاط کے غلبہ کي وجہہ سے طبعي
طور پر خیالات کا آنا (۵) متنبہ ہونا نفس
کا بدني اذیتوں سے *

لیکن بشارت الہي کي حقیقت یہہ ہی کہ
نفس ناطقہ کو جب بدني حجابات سے اوجھت
ملتي ہی جس کے مخفي اسباب ہوتے ہیں
اور بغیر پورے تامل کے معلوم نہیں ہوتے تو
اُس وقت نفس اس بات کے قابل ہوتا ہی
کہ اُس پر جود اور خیر کے مخزن سے یعني
ملاء اعلی سے کمال علمي کا فیضان ہو پس
اُسپر اُس کي لیاقت کے موافق جو اُس کے

و اما الرویا فهي علی خمسة اقسام بشری
من الله و تمثل نوراني للمحامد والرذائل
المندرجة في النفس علی وجه ملکي وتخویف
من الشیطان و حدیث نفس من قبل العادة
اللتي اعتادها النفس في الیقظة یحفظها المتخیلة
و یظهر في الحس المشترک ما اختزن فیها
و خیالات طبیعة لغلبة الاخلاط و تنبه النفس
باذا ها في البدن اما البشری من الله فحقیقتها
ان النفس الناطقة اذا انتهزت فرصة عن غواشي
البدن باسباب خفیة لایکاد یتفطن بها الا بعد
تامل واف استعدت لان یفیض علیها من منبع
الخیر والجود کمال علمي فافیض علیها شی
علی حسب استعدادها ومادتة في العلوم المخزونة
عنده و هذه الرویا تعلیم الهي کالمعراج المنامي
الذی رای النبي صلی الله علیه وسلم فیه
ربه في احسن صورة فعلمه الکفارات والدرجات
و کالمعراج المنامي الذی انکشف فیه علیه
صلی الله علیه وسلم احوال الموتی بعد انفکاکهم
عن الحیوة الدنیا کما رواه جابر ابن سمرة رضي الله
عنه و کعلم ما سیکون من الوقائع الاتیة في الدنیا
و اما الرویا الملکي فحقیقتها ان في الانسان ملکات
حسنة و ملکات قبیحة ولکن لا یعرف حسنها
و قبحها الا المتجرد الی الصورة الملکیة فمن
تجرد الیها فتظهر له حسناته و سوأته في صورة
مثالیة فصاحب هذا یری الله تعالی و اصله
الانقیاد للباري ویری الرسول صلی الله علیه وسلم
و اصله الانقیاد للرسول المرکوز في صدره ویری
الانوار و اصلها الطاعات المکتسبة في صدره

إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنۢ بَعْدِهِۦ قَوْمًا صَٰلِحِينَ ﴿٩﴾

و جوارحه تظهر في صورة الانوار والطيبات كالعسل والسمن واللبن فمن راى الله اوالرسول والملائكة في صورة قبيحة او في صورة الغضب فليعرف ان في اعتقاده خللا و ضعفا و ان نفسه لم يتمثل و كذلك الانوار التي حصلت بسبب الطهارة يظهر في صورة الشمس والقمر و اما التخويف من الشيطان فبحشة و خوف من الحيوانات الملعونة كالنمر والفيل والكلاب والسودان من الناس فاذا راي ذلك فليتعوذ بالله وليتفل ثلثا عن يساره و ليتحول عن جنبه الذي كان عليه اما البشرى فلها تعبير واعمدة فيه معرفة انتقال الذهن الى شيء مطلقة الى معنى فقد ينتقل الذهن من المسمى الى الاسم كرؤيا النبي صلى الله عليه و سلم انه كان في دار عقبة بن رافع فاتي برطب ابن طاب قال عليه الصلوة والسلام فاولت ان الرفعة لنا في الدنيا والعاقبة في الاخرة و ان ديننا قد طاب و قد ينتقل الذهن من الملابس الى ما يلابسه كالسيف للقتال و قد ينتقل الذهن من الوصف الى جوهر مناسب له كمن غلب عليه حب المال راه النبي صلى الله عليه وسلم في صورة سوار من ذهب و بالجملة فالانتقال من شيء الى شيء دور شتى و هذه الرؤيا شعبة من النبوة لانها ضرب من افاضة الغيبية و تدلي من الحق الى الخلق و هو اصل النبوة و اما سائر انواع الرؤيا فلا تعبير لها —
(حجة الله البالغة)

علوم مخزونه کا مادہ هی کچهه فیضان هوتا هی اور یهه خواب تعلیم الهي هی جیسے که معراج کا خواب جس میں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خدا کو نهایت عمدہ صورت میں دیکها تها — اور خدا نے اسمیں آنحضرت صلعم کو کفارات اور درجات بتائے — یا وہ معراج کا خواب جسمیں آنحضرت صلعم پر مردوں کا حال منکشف هوا تها بعد ان کے قطع تعلق کے دنیا سے جیسا که جابر بن سمرة نے روایت کي هی یا آیندہ واقعات دنیا کا علم — اور ملکي خواب کي یهه حقیقت هی که انسان میں برے اور بهلے دونوں قسم کے ملکات هیں لیکن اس حسن و قبح کو جب پهچان سکتا هی که صورت ملکیه کي طرف تجرد حاصل هو — پس جس کو تجرد هوتا هی اس کو بهلائیاں اور برائیاں صورت مثالیه میں دکهائي دیتي هیں پس ایسا شخص خدا کو دیکهتا هی جس کي اصل خدا کي اطاعت هوتي هی اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کو دیکهتا هی اور اس کي اصل پیغمبر کي اطاعت هوتی هی جو اس کے دل میں مرکوز هی اور انوار دیکهتا هی اور اس کي اصل وہ عبادتیں هیں جو اس کے دل اور اعضا نے حاصل

کي هیں — یهه سب چیزیں انوار اور پاک چیزوں مثلا شهد — گهي — دودہ کي صورت میں

بےشک ہمارا باپ صریح گمراہي میں هی ۸ مار ڈالو یوسف کو یا اُس کو پھینک آؤ کسي زمین میں تاکہ صرف تمھارے باپ کي توجهہ تمھارے لیئے ہوجاوے اور اُس کے بعد تم ہوجؤ ایک اچھے گروہ ۹

متمثل هوتي هیں — پس جو شخص خدا یا رسول یا فرشتوں کو بري صورت میں یا غصه کي صورت میں دیکھتا هی تو اُس کو جان لینا چاهیئے که اُس کے اعتقاد میں ابھي خلل اور ضعف هی اور یهه که اُس کا نفس هنوز کامل بھي نهیں هوا هی — اسي طرح وہ انوار جو طهارت کي وجهہ سے حاصل هوئے هیں آفتاب اور ماهتاب کي صورت میں ظاهر هوتے هیں — اور شیطان کا خوف ڈالنا تو یهہ وحشت اور خوف هی ملعون حیوانوں سے مثلاً بندر — هاتهي کتے سے اور سیاہ آدمیوں سے پس جب آدمی ایسا خواب دیکھے تو چاهیئے که خدا سے پناہ مانگے اور بائیں جانب تین بار تھو تھو تھو کردے اور اُس کروٹ کو بدل دے جس پر لیٹا هوا تھا - اور خوشخبري والي خواب کي تعبیر هوتی هی اور عمدہ طریقه اُسکا خیال کا پهچاننا هی یعني کس چیز سے کیا چیز سمجھي جاسکتي هی پس اکثر مسمی سے اسم کي طرف ذهن منتقل هوتاهی جیسے که آنحضرتصلعم عقبه بن رافع کے گھر میں تھے اور خواب دیکھا که اُن کے پاس ابن طاب کي کھجوریں رکھي هیں تو آپ نے فرمایا که میںنے اُس کي تاویل کی که همکو دنیا میں بلندي اور قیامت میں عافیت هوگي اور یهه که همارا دین پاکیزہ هی — اور کبھي ملبوسات سے اُس کے متعلقات کي طرف ذهن منتقل هوتا هی جیسے تلوار سے لڑائی کي طرف - اور کبھی کسي صفت سے ایک جوهر کي طرف جو اُس کے مناسب هی مثلاً ایک شخص جو مال کو بهت عزیز رکھتا تھا آنحضرت صلعم نے اُسکو سونے کے کنگن کي صورت میں دیکھا — غرض که ایک شی سے دوسری شے کی طرف خیال منتقل هونےکي مختلف صورتیں هیں اور یهه خواب نبوت کي ایک ساتھ هی کیونکه وہ فیض غیبي کي ایک قسم هی اور حق کا خلق کی طرف قریب هوناهی اور وہ نبوت کي اصل هی - باقي خواب کے اور اقسام کي کچھه تعبیر نهیں *

ایک جگهہ تفهیمات میں شاہ ولیاللہ صاحب فرماتے هیں که رویا کي حقیقت ظاهر هونا

ان حقیقة الرویا ظهور مناسبة النفس الناطقة بالمبداء الاعلی علی جهة خاصة و هیئة معلومة یقتضی فیضان علم خاص فیتعین هذالعلم و یتمثل بصور و اشباح مخزونة فی الخیال فیحضر تلک الصور علی النفس

مناسبت کا هی نفس ناطقه کو مبداء اعلی سے خاص طرح پر اور صورت معلومه میں که مقتضي هو علم خاص کے فیضان کي پهر متعین هوجاتا هی یهه علم اور متمثل هوجاتا

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

حضورا فينتظم واقعة عند هذه الحواس الظاهرة واقبال النسمة على الحواس الباطنة فلا يتعين علم بشبح الا بمناسبة حجة بينها و بينه —
(تفهيمات الهيه)

هی صورتوں اور شکلوں میں جو جمع هیں خیال میں پهر یهه صورتیں نفس کے سامنے آجاتی هیں حاضر هوکر اور پهر منتظم هوتا هی واقعه ان حواس ظاهری میں اور متوجهه هوتی هی روح اندرونی حواس پر پهر علم شکلوں میں متعین نهیں هوتا مگر بوجهه اُس مناسبت کے جو اُس علم اور اُس شکل میں هی *

شیخ بو علی سینا بهی اس بات کے قایل هیں که بعض لوگوں کو خواب کی حالت

اذا قلت الشواغل الحسية وبقيت شواغل اقل لم يبعد ان يكون للنفس فلتات تتخلص عن شغل التخيل الى جانب القدس فانتقش فيها نقش من الغيب فساح الى عالم التخيل و انتقش في الحس المشترك و هذا في حال النوم او في حال مرض ما يشغل الحس و يوهن التخيل فان التخيل قد يوهنه المرض و قد يوهنه كثرة الحركة لتحلل الروح الذي هو آلته فيسرع الى سكون ما و فراغ ما فينجذب النفس الى الجانب الاعلى بسهولة فاذا طرأ على النفس نقش انبعث التخيل اليه و تلقاه ايضا و ذلك اما لمنبه من هذا الطارئ و حركة التخيل بعد استراحة او وهنة فتسرع الى مثل هذا الملتقى و استخدام النفس الناطقة له طبعا فتصير معاونة للنفس عند مثل هذه السوانح فاذا قبله التخيل حال تزحزح النفس الشواغل عنه انتقش في لوح الحس المشترك (اشارات شیخ)

میں عالم قدس سے فیضان هوتا هی اور وه فیضان ایک صورت خاص میں متشکل هوکر خواب میں دکهائی دیتا هی چنانچه شیخ نے اشارات میں لکها هی که پس جب حسی اشتغال کم هوجاتے هیں تو کچهه بعید نهیں که نفس کو تخیل کے شغل سے فرصت ملے اور وه قدس کی جانب جاے — پس اُس میں غیب کا کوئی نقش منتقش هوجاے پهر وه تخیل کے عالم کی سیر کرے اور حس مشترک میں نقش منتقش هوجاے — اور یهه خواب کی حالت میں هوتا هی یا مرض کی حالت میں جو حس کو غافل کردے اور تخیل کو ضعیف کردے — کیونکه تخیل کو کبهی مرض سست کردیتا هی اور کبهی زیاده حرکت دونی کیونکه اُسوقت روح جو تخیل کا آله هی تحلیل هوجاتی هی پس متخیله کسیقدر سکون اور آرام چاهتی هی اس لیئے روح کو جانب اعلی کی طرف توجهه کرنے کا آسانی سے موقع ملتا هی پس

ایک کہنے والے نے اُن میں سے کہا کہ یوسف کو مار مت ڈالو اُسکو ڈالدو کسی گہرے اندھے

کوئیں میں اُوٹھا لیویگا اُس کو کوئی راہ چلنے والوں میں سے - اگر تم ہو کرنے والے ۱۰

جب نفس میں کوئی نقش آتا ہی تو تخیل دوڑ کر اُسکو لے لیتا ہی اور یہہ یا تو اسوجہہ سے ہوتا ہی کہ اس امر طاری کی وجہہ سے اُسکو تنبہ ہوا ہی اور تخیل نے آرام حاصل کرکے حرکت کی ہی کیونکہ تخیل ایسی تنبہ کی طرف جلد مایل ہوتا ہی اور یا اسوجہہ سے کہ نفس ناطقہ ہی قدرتی طور سے اُس کی خدمت کر رہا ہی کیونکہ نفس ناطقہ ایسے موقعوں پر نفس کے معاون ہوتا ہی پس جب اُسکو تخیل قبول کرلیتا ہی اُسوقت کہ نفس اُسکے شواغل کرھتا دیتا ہی تو حس مشترک کی لوح میں نقش اوتر آتا ہی *

غرضکہ صوفیہ کرام اور علماء اسلام اور فلاسفہ مشائین میں سے شیخ بوعلی سینا اسبات کے قائل ہیں کہ بعض لوگوں کو جنکے نفس کامل ہوں یا زہد و مجاہدہ و ریاضات سے اُن کے نفوس میں تجرد حاصل ہوا ہی اُنکو خواب میں ملاء اعلی سے ایک قسم کے علم کا فیضان ہوتا ہی اور وہ فیضان اُنکے صور خیالیہ میں سے کسی صورت میں جو اُس فیضان علم کے مناسب ہی متمثل ہوتا ہی اور وہ تمثل حس مشترک میں منتقش ہوجاتا ہی اور اُسکے مطابق اُنکو خواب دکھائی دیتا ہی — شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ یہی ایک خواب اس قابل ہوتا ہی کہ اُسکی تعبیر دی جاوے اور اس کے سوا کوئی خواب تعبیر کے لائق نہیں ہوتا *

ملاء اعلی کے مفہوم کو متعدد لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہی — کبھی تو ایک عالم مثال قرار دیا جاتا ہی جسمیں اس عالم کی تمام باتیں ماکان وما یکون بطور مثال کے موجود ہیں اور اُسکا عکس مجملا یا مفصلا خواب میں انسان کے نفس پر پڑتا ہی — اور کبھی نفوس فلکی کو ما کان اور مایکون کا عالم سمجھا جاتا ہی اور اُس سے نفس انسانی پر فیض پہونچتا مانا جاتا ہی اور کبھی عقول عشرہ مفروضہ حکماء کو عالم ماکان و مایکون قرار دیکر اُس کے فیضان کو تسلیم کیا جاتا ہی اور کبھی اُس سے ملائکہ مقصود ہوتے ہیں *

صوفیہ کرام نے چند اصطلاحات قرار دی ہیں جن کے مجموعہ پر ملاء اعلی یا منبع الخیر والجود یا مبداء الا علی یا حضرت اقدس اصلاق ہوتا ہی اور اُس کی یہہ تفصیل ہی *

تدلیات — جن سے مطلب ہی اُن امور معینہ کا جو قوائے افلاک میں مکنون ہیں

قَالُوْا يَا اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُوْنَ (۱۱)

اور جنکو حکماء نفوس فلکی سے تعبیر کرتے ھیں *

لاھوت — اصطلاح فلاسفہ میں اُسکو انانیۃ اولی سے تعبیر کیا جاتا ھی *

جبروت — فلاسفہ نے اُس کو عقل سے تعبیر کیا ھی اور علماء شرع نے ملائکہ سے *

رحموت — جسکو حکماء نفس کہتے ھیں *

ناسوت — اسکو حکماء ھیولی قرار دیتے ھیں *

لاھوت تو بمنزلہ ماھیت کے ھی اور جبروت بمنزلہ اُس کے لوازم کے اور رحموت بمنزلہ ایک کلي کے جو فرد واحد میں منحصر ھو اور ناسوت کو ایسا قرار دیا ھی جیسے نفس بدن کے لیئے یا صورت ھیولی کے لیئے *

اس امر کو تفسیر کبیر میں اور زیادہ صاف طرح پر بیان کیا ھی اُس میں لکھا ھی کہ

قد ثبت انہ سبحانہ خلق جوہر النفس الناطقۃ بحیث یمکنہا الصعود الی عالم الافلاک ومطالعۃ اللوح المحفوظ والمانع لہا من ذلک اشتغالہا بتدبیر البدن وفي وقت النوم یقل ھذا الاشتغال فتقوی علی ھذہ المطالعۃ فاذا وقعت الروح علی حالۃ من الاحوال ترکت آثارا مخصوصۃ مناسبۃ لذلک الادراک الروحانی فی عالم الخیال —
(تفسیر کبیر)

یہہ بات ثابت ھوگئي ھی کہ خدا تعالی نے نفس ناطقہ کو اِس طرح کا پیدا کیا ھی کہ اُس کے لیئے یہہ بات ممکن ھی کہ عالم افلاک تک پھونچ جاوے اور لوح محفوظ کو پڑھ لے اسبات سے جو اُسکو مانع ھی وہ اُس کا تدبیر بدن میں مشغول رھنا ھی اور سونے کے وقت میں اُس کي یہہ مشغولي کم ھو جاتي ھی اور قوۃ لوح محفوظ کے پڑھ لینے پر قوی ھو جاتي ھی پس جب روح کا کوئي ایسا حال ھو جاتا ھی تو وہ انسان کے خیال میں خاص امر جو اس ادراک روحانی کے مناسب ھوتا ھی ڈال دیتي ھی — مطلب یہہ ھی کہ امر اُن ادراکات کا خیال میں متمثل ھوکر بطور خواب کے دکھائي دیتا ھی *

اب ھم اس سوال پر ھیں کہ کیا سبب ھے کہ انساني ملکہ مشاھدہ اور تجربہ اسبات کو تصور کرتا ھی کہ ایک واجب الوجود یا علۃ العلل خالق جمع کائنات موجود ھی وہ نعوذ باللہ جسم و جسمانیت سے منزہ عالم حي قادر خالق لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما في السموات وما في الارض وھو علی کل شیء قدیر — اور یہہ تمام الفاظ صفاتي جو اُس واجب الوجود کي نسبت منسوب کرتے ھیں صرف مجاز ھی لان حقیقۃ صفاتہ غیر معلومۃ پس حضرت ملاء اعلی کا جو صوفیہ کرام اور علماء اسلام اور فلاسفہ عالیمقام نے قرار دیا ھی یہہ

[یوسف کے بھائیوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ کیا ہی تجھکو کہ تو ہمکو امین نہیں سمجھتا
یوسف پر اور بے شک ہم اُس کے لیئے بھلائی چاہنے والے ہیں ۱۱]

صرف خیال ہي خیال ہی اُس کي صداقت اور واقعیت کا کوئي ثبوت نہیں ہی او جب اُسکا کوئي ثبوت نہیں ہی تو کسي امر کو گو کہ وہ واقعات خواب هي کیوں نہوں اُسپر مبني کرنا نقش بر آب ہی واما الا حادیث المرویة في ہذاالباب فکلہا غیرثابت وانما هي مقالات الصوفیة ومن یشابہم ولیس من کلم النبي محمد صلعم *

ہاں کہا جاتا ہی کہ بعد سلوک طریقت اور اختیار کرنے زهد و مجاہدہ و ریاضت کے بہہ راز کہلتا ہی اور حجابات اُٹھہ جاتے ہیں اور حقیقت نفس و ماهیة ملاء اعلي وما فیہا منکشف هوجاتي هی هم قبول کرتے هیں کہ کچھہ منکشف ہوتا ہے مگر هم کسطرح تمیز کریں کہ جو کچھہ منکشف ہوا ہی وہ حقیقت ہی وہی خیالات هیں جو متمثل ہوتے هیں جسطرح کہ اور خیالات متمثل ہوجاتے هیں — الا عندي کمال الانسان ان یکون متمثلا بمرضاتہ و مرضاتہ مکنونة في مخلوقاتہ وقد شرحہا في شامہ علی لسان رسولہ محمد صلعم و هي مکتوبة في کتابہ فحسبنا اللہ و رسولہ و کتابہ الذي سماہ بقرآن المجید والفرقان الحمید تبارک و تعالی شانہ وما اعظم برہانہ *

پس ہمارے نزدیک بجز اُن قوی کے جو نفس انساني میں متعلق هیں اور کوئي قوت خوابوں کے دیکھنے میں موثر نہیں ہی اور یوسف علیہ السلام کی خواب چونکہ نفس میں دست [illegible] متبرک اور پاک تھا اور اُن دو جوانوں کے خواب جو یوسف علیہ السلام کے ساتھہ قید خانہ میں تھے اور کفر و ضلالت میں مبتلا تھے اور اُن کے نفس بسبب آلودگی کفر پاک نہ تھے اور اسي طرح فرعون کا خواب جو خود اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور اُس کا نفس [illegible] نواہی سے کچھہ مناسبت نرکھتا تھا اور [illegible] خواب یکساں مطابق واقعہ کے اُسي ایک قسم کے تھے اور اُس سے صاف [illegible] ہوتا ہی کہ [illegible] نفس انسان کے اور کوئي قوت خوابوں کے دیکھنے میں موثر نہیں ہی گو کہ وہ خواب کیسي هی معاملات واقعہ کے هوں *

اب حضرت یوسف علیہ السلام کے خوابوں کو دیکھو — پہلا خواب اُن کا یہہ ہی کہ اُنہوں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو اپنے تئیں سجدہ کرتے دیکھا * .

حضرت یوسف علیہ السلام کے اُن کے سوا گیارہ بھائي اور تھے [illegible] اور [illegible] سے سب [illegible] ماں کا تقدس اور علم و شان اور قدر و منزلت اُن کے دل میں منقش تھي بھائي تو [illegible] وہ اپنے باپ کي ضروریات جانتے تھے مگر اس سبب سے کہ اُن کے باپ اُن کو سب سے زیادہ

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

چہیتے تھے اور خورد اُن کے باپ و ماں اور اُن کے سبب سے اُن کے بھائی اُن کی تابعداری بسبب حاؤ و محبت کے کرتے تھے اور اس لیئے اُن کے دل میں یہہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ ماں باپ اور بھائی سب میرے تابع و فرمان بردار اور میری منزلت و قدر کرنے والے ہیں *

یہہ کیفیت جو اُن کے دماغ میں منقش تھی اُس کو متخیلہ نے سورج اور چاند اور ستاروں کی شکل میں جن کو وہ ہمیشہ دیکھتے تھے اور اُن کا تفاوت درجات بھی اُن کے دل میں متمکن تھا متمثل کیا اور اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھکو سجدہ کرتے ہیں پس اُس کی تعبیر حالت موجودہ میں یہہ تھی کہ ماں باپ بھائی سب اُن کے فرمان بردار ہیں *

سجدہ کے لفظ سے بعض مفسرین نے واقعی سجدہ کرنا مراد لی ہی اور بعض نے اطاعت و [illegible] چنانچہ تفسیر کبیر میں کہا ہی المراد بالسجود نفس السجود او التواضع مگر میں [illegible] کو [illegible] دیکھوں گو خواب میں یہہ دیکھا کہ سورج اور چاند اور ستارے زمین پر اوترتے ہیں اور سجدہ کرتے [illegible] کوئی تعجب کی بات نہیں — مگر یہہ روایت کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فلاں فلاں ستارے زمین پر اوترے تھے محض بے اصل اور غلط بالکل جھوٹی ہی *

اِس واقعہ کے ایک مدت بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ بھائیوں کا مصر میں جانا اور موافق آداب سلطنت کے آداب [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمانا [illegible] رویای من قبل قد جعلہا ربی حقا ایک امر اتفاقی تھا کیونکہ یہہ بات قرآن مجید سے نہیں پائی جاتی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بھی جو نبی تھے اُس خواب سے یہہ سمجھے تھے کہ حضرت یوسف ایسی منزلت میں پہنچینگے کہ ماں باپ اور بھائی جاکر اُن کو سجدہ کرینگے — اگر [illegible] مجید سے اس خواب کی کچھہ تعبیر پائی جاتی ہی وہ صرف یہہ تھی کہ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف سے کہا کہ خدا تجھکو حوادث علم کا مال [illegible] اور یعقوب کی اولاد پر اِسی طرح پوری کریگا جس طرح کہ [illegible] پر پوری کی ہی — اور یہہ تعبیر [illegible] میں بیان ہوسکتی ہی چاند سورج [illegible] کے سجدہ [illegible] درایت پر لطف [illegible] *

کل اُس کو ہمارے ساتھہ بھیج تاکہ خوب کھاوے اور کھیلے — اور بے شک ہم اُس کے لیئے نگہبان ہیں ﴿۱۲﴾

دوسرا اور تیسرا خواب اُن دو جوانوں کا ہی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھہ قید خانہ میں تھے اُن میں سے ایک نے دیکھا کہ میں شراب چھان رہا ہوں دوسرے نے دیکھا کہ اُس کے سر پر روٹی ہی اور پرند اُس کو کھا رہے ہیں یہہ دونوں شخص کسی جرم کے متہم ہوکر قید ہوئے تھے پہلا شخص جو غالباً ساقی تھا در حقیقت بے گناہ تھا اور اُس کے دل کو یقین تھا کہ وہ بے گناہ قرار پاکر چھوٹ جاویگا وہی خیال اُس کا سوتے میں شراب تیار کرنے سے جو اُس کا کام تھا متمثل ہوکر خواب میں دکھائی دیا ٭

دوسرا شخص جو غالباً باورچیخانہ سے متعلق تھا درحقیقت مجرم تھا اور اُس کے دل میں یقین تھا کہ وہ سولی پر چڑھایا جاویگا اور جانور اُس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاوینگے وہی خیال اُس کا سوتے میں روٹی سر پر رکھہ کر لیجانے سے جو اُس کا کام تھا اور پرندوں کے روٹی کو کھانے سے متمثل ہوکر خواب میں دکھائی دیا حضرت یوسف علیہ السلام اُس مناسبت طبعی کو جو اُن دونوں خوابوں میں تھی سمجھے اور اُس کے مطابق دونوں کی تعبیر دی اور مطابق واقعہ کے ہوئی ٭

چوتھا خواب وہ ہی جو خود بادشاہ نے دیکھا تھا کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں اُن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہری بالیں ہیں اور اور سوکھی ٭

ملک مصر ایک ایسا ملک ہی جس میں مینہہ بہت کم برستا ہی دریاے نیل کے چڑھاؤ پر کھیتی ہونے یا قحط پڑنے کا مدار ہی — چڑھاؤ کے موسم میں اگر ... فٹ چڑھ جاوے تو فصل اچھی ہوتی ہی اور چوبیس فیٹ چڑھاؤ میں ... اور اگر صرف اٹھارہ یا ساڑھے اٹھارہ فیٹ چڑھاؤ ہو تو ... قحط ہو جاتی ہی ٭

قدیم مصریوں نے دریاے نیل کے چڑھاؤ کے جس پر ... فصل کا یا قحط کا ہونا منحصر تھا متعدد جگہہ اور متعدد طرح سے پیمانے بنا رکھے تھے اور اُن کو بہت زیادہ اچھی فصل ہونے یا قحط ہونے کا خیال اور ہمیشہ اُسی کا چرچا رہتا تھا ٭

مصر میں قحط ہونے کا یہہ سبب بھی ہوتا تھا کہ دریاے ... کی ... کے چڑھاؤ کے بہاؤ کا رخ اس طرح پر پڑ جاوے کہ زراعت کی زمین پانی پہنچنے سے محروم رہ جاوے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں اور اُس سے پہلے ... دریاے نیل بے اعتدالی کے دور پر ہوا تھا یعنی ملک مصر میں اُس کے ... اور ... دیکھنے کے لیئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا ٭

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ

اسی زمانہ میں بھی جب کسی ندی یا دریا کا رخ بدلنا معلوم ہوتا ہی تو لوگ اندازہ کرتے ہیں اور آپس میں چرچا کرتے ہیں کہ اتنے دنوں میں دریا اُس طرف بہنے لگیگا اور فلاں طرف کی زمینیں چھوٹ جاوینگی اسی طرح غالباً اُس زمانہ میں مصر کی نسبت اور قحط پڑنے کی نسبت چرچے ہوتے ہونگے اور بادشاہ مصر کو اُس کا بہت خیال رہتا ہوگا وہی خیال پیداوار کے زمانہ کا موٹی تازی گیہوں اور ہری ہری بالوں سے اور قحط کے زمانہ کا دبلی گیہوں اور سوکھی بالوں سے متمثل ہوکر فرعون کو خواب میں دکھائی دیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اُسی حالت کے مناسب تعبیر دی جو مطابق واقع کے ہوئی کما قال الفارابی ان التعبیر هو حدس من المعبر یستخرج به الاصل من الفرع *

اگر عبری توریت کے حساب کو صحیح مانا جاوے تو یہہ قحط سنہ ۲۲۹۶ دنیاوی یعنی سنہ ۱۷۰۸ قبل مسیح میں شروع ہوا تھا اور سنہ ۲۳۰۲ دنیاوی یعنی سنہ ۱۷۰۲ قبل مسیح میں ختم ہوا تھا *

مصر کا قحط افریقہ کے اکثر حصوں اور بالخصوص یمن میں اور تمام فلسطین میں نہایت شدید تھا مگر یہہ سمجھنا کہ اُن برسوں میں اُن ملکوں میں مطلق کچھہ پیدا نہیں ہوا تھا صحیح نہیں ہی بلکہ جو حال عموماً قحط زدہ ملکوں کا ہوتا ہی ویسا ہی اُن ملکوں کا تھا اور اسی لیئے قرآن مجید میں سبع شداداً کا لفظ آیا ہی اور شدید قحط میں یہی ہوتا ہی کہ پیداوار اُن ملکوں میں نہایت قلیل ہوتی ہی اور پھر متواتر

يعقوب نے کہا کہ بےشک مجھکو غمگین کرتا هی کہ تم اُس کو لیجاو اور اس سے ڈرتا هوں کہ اُس کو بھیڑیا کہا جاوے اور تم اُس سے بے خبر هو ﴿۱۳﴾ اُنھوں نے کہا کہ اگر اُس کو بھیڑیا کہا جاوے اور هم ایک قوي گروہ هیں تو اُس وقت بے شک هم تقصیر وار هیں ﴿۱۴﴾ پھر جب اُس کو لیگئے اور سب اکٹھے گئے کہ اُس کو ڈالدیں گہرے اندھے کوئیں میں اور هم نے اُس کے پاس (یعني یوسف کے پاس) وحي بھیجي کہ البتہ تو اُن کو متنبہ کریگا اُنکے اس کام سے اور وہ نہ جانتے هونگے ﴿۱۵﴾ اور وہ آئے اپنے باپ کے پاس شام کو روتے هوئے ﴿۱۶﴾ اُنھوں نے کہا اے همارے باپ بے شک هم کرنے لگے ایک دوسرے سے دوڑ میں بڑہ چلنا اور هم نے چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب کے پاس پھر کہا لیا اُس کو بھیڑئیے نے

قحط هوتا هی اور شدید هوجاتا هی کیونکہ غلہ کا ذخیرہ موجود نہیں رهتا *

خوابوں کي نسبت اب صرف ایک بحث باقي هی کہ اگر وهي چیزیں خواب میں دکھائي دیتي هیں جو دماغ میں اور خیال میں جمع هیں تو یہہ کیوں هوتا هی کہ بعضي دفعہ یا اکثر دفعہ وهي امر واقع هوتا هی جو خواب میں دیکھا گیا هی *

مگر اس باب میں خواب کي حالت اور بیداري کي حالت برابر هی — بہت دفعہ ایسا هوتا هی کہ بیداري کي حالت میں آدمي باتیں سوچتا هی اور اپنے دل میں قرار دیتا هی کہ یہہ هوگا اور وهي هوتا هی یا کسي شخص کو یاد کرتا هی اور وہ شخص آجاتا هی اور بہت دفعہ اُس کے مطابق نہیں هوتا پس اُس کي بیداري کے خیال کے مطابق واقعہ کا هونا ایک امر اتفاقي هوتا هی — اسي طرح خواب میں بھي جو باتیں وہ دیکھتا هی اور وہ وهي هوتي هیں جو اُس کے دماغ اور خیال میں جمي هوئی هوتي هیں پس کبھي اُن کے مطابق بھي کوئي واقعہ اسي طرح واقع هوتا هی جس طرح کہ بیداري کي حالت میں خیالات کے مطابق واقع هو جاتا هی *

هاں اس میں شبہہ نہیں کہ انبیاء اور صلحاء کے خواب بسبب اس کے کہ اُن کے نفس کو تجرد فطري و خلقي یا اکتسابي حاصل هوتا هی اُن کے خواب بالکل سچے اور اصلي اور مطابق اُن کي حالت نفس کے هوتے هیں اور اُن سے اُن کے نفس کا تقدس اور متبرک هونا ثابت هوتا هی *

وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ (١٧) وَجَآءُوْ
عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ (١٨)
وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى
هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (١٩) وَشَرَوْهُ
بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ (٢٠)
وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰى
اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (٢١) وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اٰتَيْنٰهُ
حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (٢٢) وَرَاوَدَتْهُ
الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ
هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (٢٣) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا

اور تو هم پر یقین کرنے والا نہیں اور گو کہ هم هوں سچے (۱۷) اور ڈال لائے اُس کے کرتہ پر جھوٹ موٹ خون یعقوب نے کہا کہ (یوسف کا یہہ خون نہیں هے) بلکہ تمہارے دل نے تمہارے لیئے ایک بات بنالی هے — پھر صبر اچھا هے اور الله سے مدد مانگی گئی هے اُس پر جو تم بیان کرتے هو (۱۸) اور آیا ایک قافلہ پھر اُنہوں نے بھیجا اپنے اپنے اگوے کو (پانی کے لیئے) پھر ڈالا اُس نے اپنا ڈول — بولا آؤ مژدہ هو — یہہ لڑکا هے اور چھپا لیا اُس کو دولت سمجھہ کر اور الله جانتا هے جو کچھہ وہ کرتے ہے (۱۹) اور اُنہوں نے اُس کو بیچا نکمی قیمت گنتی کے کھوٹے داموں کے اور وہ ہے اُس کی طرف نہ پہچاننے والوں میں سے (۲۰) اور کہا اُس شخص نے جس نے مصر والوں میں سے اس کو خریدا تھا اپنی بیوی سے کہ اُس کو عزت سے رکھہ شاید کہ همکو نفع دے یا هم اُس کو بنالیں بیٹا اور اس طرح هم نے رکھا یوسف کو اُس ملک میں اور تاکہ هم اُس کو سکھاویں حوادث عالم کے مال کو اور الله زبردست هے اپنے کام پر ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے (۲۱) اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہونچا هم نے اُس کو دیا حکم اور علم اور اسی طرح هم بدلا دیتے هیں نیک کام کرنے والوں کو (۲۲) اور اگاوٹ کی اُس سے (یعنی یوسف سے) اُس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا اُس کو (یعنی یوسف کو) اپنے آپے کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور بند کردیئے دروازے اور کہا (یوسف سے) آؤ میرے لیئے (هوں) — یوسف نے کہا کہ خدا کی پناہ بے شک وہ میرا مربی هے (یعنی مصر والوں میں سے وہ شخص جس نے یوسف کو خریدا تھا اور جس کا ذکر اکیسویں آیت میں هے) اُس نے عزت سے رکھا هے مجھے سب سمیت کچھہ شک نہیں کہ فلاح نہیں پاتے ظلم کرنے والے (۲۳) اور اُس عورت نے اُس کے (یعنی یوسف کے) ساتھہ قصد کیا اور یوسف نے اُس عورت کے ساتھہ قصد کیا ہوتا اگر نہ

اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ

قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ

مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِکَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾

قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾

وَ اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾

فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَ

کُنَّ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِکِ

اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ

امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا

لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَکْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

اِلَیْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّکَاً وَّ اٰتَتْ کُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

سِکِّیْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗ اَکْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ

يهه هوتا كه ديكهي يعني سمجهي اُس نے دليل اپنے رب يعني مربي كي — ايسا هوا تاكه
هم پهير ديں اُس سے يعني يوسف سے برائي اور بے حيائي كو بيشك وه هي همارے مخلص
بندوں ميں سے ۲۴ اور دونوں نے دوڑ كر ايک دوسرے سے پہلے پہونچنا چاها دروازه كو
(يعني يوسف نے اس ليئے كه دروازه كي راه بهاگ جاوے اور عورت نے اس ليئے كه اُس كو
پكڑ لے اور بهاگنے نه دے) اور عورت نے پهاڑ ڈالا اُس كا يعني يوسف كا كرتا پيچهے سے (يعني
يوسف تو هاتهه نه آئے مگر پيچهے سے اُن كا كرتا هاتهه آيا جس كو پهاڑ ليا) اور پايا اُن دونوں
نے عورت كے خاوند كو دروازه كے پاس — عورت نے كہا كيا سزا هى اُس شخص كي جو
اراده كرے تيري جورو كے ساتهه برے كام كا مگر يهه كه قيد كيا جاوے يا دكهه دينے والا عذاب
(ديا جاوے) ۲۵ يوسف نے كہا اس عورت نے لگاوٹ كي مجهه سے مجهكو اپنے آپ كي
حفاظت سے ڈگمگا دينے كو اور حاضر هوا ايک حاضر هونے والا (اُس نے فيصله كيا كه) اگر
هى اُس كا كرتا پهٹا هوا آگے سے تو وه هى سچي اور وه هى جهوٹوں ميں سے ۲۶ اور اگر
هى اُس كا كرتا پهٹا هوا پيچهے سے تو وه هى جهوٹي اور وه هى سچوں ميں سے ۲۷ پهر جب
اُس كے خاوند نے ديكها اُس كے كرتے كو پهٹا هوا پيچهے سے اُس نے كہا بيشک يهه هى
تمهارے مكر سے بيشک تمهارا مكر بڑا هى ۲۸ اے يوسف درگذر كر اس سے اور اے عورت
معافي مانگ اپنے گناه كي بيشک تو تهي خطا كرنے والوں ميں سے ۲۹ اور كہا چند عورتوں
نے شہر ميں كه عزيز كي عورت لگاوٹ كرتي هى اپنے غلام سے اُس كو اپنے آپ كي حفاظت سے
ڈگمگا دينے كو بے شک اُس كا دل پهٹ گيا هى محبت سے بيشک هم ديكهتي هيں اُس كو
علانيه گمراهي ميں ۳۰ پهر جب عزيز مصر كي عورت نے سنيں اُن كي مكر كي باتيں
اُن نے پاس بلوا بهيجا اور طيار كي اُن كے ليئے دعوت اور دي اُن ميں سے هر ايک كو
چهري اور كہا (يوسف كو) نكل آ اُن كے سامنے پهر جب اُن عورتوں نے يوسف كو ديكها
تو اُس كو بڑا جانا اور كاٹ ليئے

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ

ولقد همت به و هم بها — کی نسبت مفسرین نے بہت لمبی لمبی دور ازکار بحثیں کی هیں — کہیں اس پر بحث هی که "هم بها" کے لفظ سے حضرت یوسف سے گناه سرزد هوا یا نہیں — کہیں اسپر بحث هی که رویت برهان سے کیا مراد هی پھر ایک روایت کہی جاتی هی که حضرت یعقوب کی صورت دانتوں میں اُنگلی کاٹتے هوئے دکھائی دی ایک روایت بتائی جاتی هی که مکان کی چھت پر کچھه الفاظ لکھے هوئے دکھائی دیئے اسیطرح کی بہت سی بے فائده و بیهوده باتیں تفسیروں میں لکھی هیں اور اُنپر جرح وقدح و تعدیل و تصویب کی هی — مگر قرآن مجید کا مطلب بہت صاف هی البته کسیقدر قواعد نحو کے مطابق اُسپر بحث هوسکتی هی اگرچه همارے نزدیک اخفش و سیبویه یا بصریئین و کوفیئین کے مستنبطه قواعد نحو سے قرآن مجید کو جکڑنا اور اُسکو جرح محض غلط و نا واجب هی کیونکه کبھی هی استقراء کیا جاوے کسی زبان کے تمام محاورات و طرز ادا کا استقراء نہیں هوسکتا لیکن هم اوّل اصلی و صاف معنی قرآن مجید کے بیان کر کے بقدر ضرورت مسئله نحوی پر بھی بحث کرینگے *

پہلی آیت میں خدا نے فرمایا تھا که اُس عورت نے مکان کے دروازے بند کردیئے اور یوسف سے کہا که آؤ میں تیرے لیئے هوں یعنی حضرت یوسف سے فحش کی خواهش کی حضرت یوسف نے کہا خدا کی پناه یعنی انکار کیا — اور یہه دلیل پیش کی که جس نے مجھکو گھر میں رکھا هی یعنی اُس عورت کا شوهر وه میرا رب یعنی مربی هی اور مجھکو عزت سے رکھا هی اور ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے *

اب دوسری آیت میں جو لفظ "وهم بها" کا هی اُس کے یہه معنی که حضرت یوسف نے اُس عورت سے فحش کا قصد کیا یا اُن کے دل میں اُس کا اراده آیا کسی طرح صحیح نہیں هوسکتے کیونکه پہلی آیت میں صاف اُس کام سے انکار بطور نص قطعی بیان هوچکا هی اور اس لیئے ضرور هی که "هم بها" کے معنی عدم وقوع "هم" کے هوں پس هم بها لولا کی جزا تھی اور جزا بسبب اهم اور مقصود بالذات هونے کے شرط پر مقدم هوگئی هی — اس لیئے دوسری آیت کے صاف معنی جو نص قرآنی سے پائے جاتے هیں یہه هیں که " اگر یوسف نه دیکھتا اپنے رب کی نشانی یعنی نه سمجھی هوتی تو یوسف نے اُس کے ساتھه

(۳۱) اپنے هات اور کہنےلگیں قوهائي خدا کي نہیں هی یهه انسان نہیں هی مگر بزرگ فرشتہ

عزیز مصر کي عورت نے کہا کہ یہہ وهي هی کہ جس کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي هو

قصد کیا هوتا پس قرآن مجید سے فحش کا قصد کرنا یا اُس کا ارادہ دل میں آنا حضرت یوسف کي نسبت بیان نہیں هوا هی *

رویت کا لفظ آنکھہ سے هي دیکھنے پر مخصوص نہیں هی بلکہ دل میں جو بات یقین اور استحکام سے آجاتي هی اُس پر بھی رویت کا اطلاق هوتا هی — اس آیت میں جو لفظ ' رأ ' کا هی اُس کي نسبت بھي تفسیر کبیر میں آنکھہ سے دیکھنے کے معني نہیں بیان هوئے هیں بلکہ اُس رویت قلبي کے معني لیئے هیں جو انبیاء و صلحاء کو منکرات پر اقدام کرنے سے روکتي هی *

والمراد بالروٴیة حصول تلک الاخلاق (یعني تطہیر نفوس الانبیاء) و تذکیرالاحوال الرادعة لهم عن الاقدام علی المنکرات —

(تفسیر کبیر)

ولهم عبارة عن جواذب الطبیعة وروٴیة البرهان عبارة عن جواذب العبودیة —

(تفسیر کبیر)

اب یہہ بات غور طلب هی کہ " برهان ربه " سے کیا مراد هی — تعجب هی کہ تمام مفسرین نے پہلي آیت میں جو لفظ " ربي " هی اُس سے وہ شخص مراد لیا هی جس نے حضرت یوسف کو خرید کر اپنے گھر میں رکھا تھا اور پرورش کیا تھا اور دوسري آیت میں جو لفظ " ربه " هی اُس سے خدا مراد لیا هی جس کے لیئے کوئي قرینہ نہیں هی بلکہ بلحاظ سیاق پہلي آیت کے دوسري آیت میں بھي وهي شخص مراد هی جو پہلي آیت میں تھا *

اب معني آیت کے اور لفظ " برهان " کے بالکل صاف هیں یعني اگر یوسف نے یہہ دلیل نہ سمجھي هوتي کہ جس نے اپنے گھر میں مجھکو رکھا هی اور میرا رب یعني مربي یا پرورش کرنے والا هی اُس کي عورت کے ساتھہ فحش ظلم هی اور ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے تو یوسف نے اُس کے ساتھہ قصد کیا هوتا *

اب رهي یہہ بحث کہ " لولا " جب بطور شرط کے واقع هو تو جزا کا اُس پر مقدم کرنا بموجب قواعد مستنبطہ نحو جائز هی یا نہیں اُس کي نسبت تفسیر کبیر میں لکھا هی کہ هم اسبات کو نہیں مانتے کہ حضرت یوسف نے اُس عورت کے ساتھہ قصد کیا تھا کیونکہ

لا نسلم ان یوسف علیه السلام هم بها والدلیل علیه ان الله تعالی قال و هم بها لولا ان رأ برهان

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ربه و جواب لولا ههنا مقدم و هو كما يقال — قد كنت من الهالكين لولا ان فلانا خلصك — (تفسير كبير)

خدا نے کہا ہے کہ اُس کے ساتھہ قصد کیا ہوتا اگر نہ دیکھتا دلیل اپنے پروردگار کی — اس جگہہ جواب لولا کا مقدم ہے اور اُس کی ایسی مثال ہے کہ کوئی کہے کہ تو ہوتا مرے ہوؤں میں سے اگر نہ فلاں شخص تجھکو بچاتا *

اس پر زجاج کا اعتراض نقل کیا ہے اُس کا اعتراض یہہ ہے کہ ' لولا ' کا جواب پہلے لانا شاذ ہے اور کلام فصیح میں موجود نہیں ہے *

اس کا جواب اُنہوں نے یہہ دیا ہے کہ جواب ' لولا ' کا موخر لانا بہتر ہے مگر مقدم لانا ناجائز نہیں ہے اور جواب ' لولا ' کے مقدم آنے پر سورۃ قصص کی اس آیت سے سند لی ہے — موسی کی ماں کا دل بے صبر ہوگیا قریب تھا کہ اُس کو ظاہر کردیوے اگر ہم نے نہ بندش رکھی ہوتی اُس کے دل پر *

و اصبح فؤاد ام موسى فارغا ان كادت لتبدى به لولا ان ربطنا على قلبها لتكون من المؤمنين (سورۃ قصص) —

اسپر زجاج کا دوسرا اعتراض نقل کیا ہے کہ ' لولا ' کا جواب بغیر لام کے نہیں آتا اگر ' هم بها ' ' لولا ' کا جواب ہوتا تو یوں کہا جاتا — ولقد همت به ولهم بها لولا ان رای برهان ربه *

اس کا جواب یہہ دیا ہے کہ ' لولا ' کا جواب لام کے ساتھہ آتا ہے مگر اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ بغیر لام کے لانا جائز نہیں ہے *

اس کے بعد تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ ' لولا ' جواب چاہتا ہے اور یہہ یعنی ' وهم بها ' اس کا جواب ہوسکتا ہے پھر ضرور ہے کہ وہ اُس کا جواب ہو — یہہ بات کہنی نہیں چاہیئے کہ ہم اُس کے جواب کو مضمر مانینگے اور بہت جگہہ قرآن میں جواب کو چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ ہم کہتے نہیں کہ اس بات میں کہ قرآن میں جواب چھوڑ دیا گیا ہے کچھ جھگڑا نہیں ہے مگر اصلی بات یہہ ہے کہ جواب کا محذوف ہونا نہیں چاہیئے صرف اُسی جگہہ اُس کا حذف کرنا یا چھوڑنا بہتر ہوتا ہے جبکہ لفظ میں ایسی دلالت پائی جاوے کہ اُس سے وہ جواب محذوف متعین ہوجاوے اور اگر اس جگہہ ہم جواب کو محذوف مانیں تو لفظ میں کوئی دلالت ایسی نہیں ہے جو جواب محذوف کو متعین

اور بیشک میں نے اُس سے لگاوٹ کی اُس کو اپنے آپ کی حفاظت سے ڈگمگانے کو پھر وہ بچا رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اُس کو کہتی ہوں تو وہ ضرور قید کیا جاویگا اور البتہ ہوگا چھٹ بھیوں میں سے ۳۲

کردے اور اس جگہہ بہت سے جواب مضمر ہوسکتے ہیں اور ایک کو باقیوں سے بہتر سمجھنے کی دلیل نہیں ہی — انتہی *

صاحب تفسیر کبیر نے اس بات کی کوئی مثال نہیں دی کہ ' لولا ' کا جواب بغیر لام کے بھی آیا ہی مگر قرآن مجید میں متعدد اس کی مثالیں ہیں سورہ نور میں ہی — و لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ مازکی منکم من احد ابدا (آیت ۲۱) — اور سورہ واقعہ میں ہی فلولا ان کنتم غیر مدینین ترجعونہا ان کنتم صادقین (آیت ۸۵ و ۸۶) اور اس شعر زمانہ جاہلیت میں بھی جواب ' لولا ' کا بغیر لام کے آیا ہی اور وہ شعر یہہ ہی :—

ولولا انني رجل حرام * هصرت قرونها ولثمت فانا

اور فرزدق نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی شان میں کہا ہی —

ماقال لاقط الافي تشهده * لولا التشهد كانت لاؤه نعم

اگرچہ ان آیتوں اور شعروں میں ' لولا ' کا جواب موخر ہی مگر جبکہ اُس کا جواب بحالت موخر ہونے کے بغیر لام کے آیا ہی تو کوئی وجہہ نہیں ہی کہ بحالت مقدم ہونے کے بغیر لام کے نہ آوے چنانچہ ہم اس کی مثال بھی پیش کرینگے *

بلاشبہہ صاحب تفسیر کبیر نے نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا ہی کہ ' وہم بہا ' جواب مقدم ہی ' لولا ' کا لیکن ہم مختصر طور پر یہہ بات کہتے ہیں کہ خود قرآن مجید سے ثابت ہی کہ ' وہم بہا ' جواب مقدم ہی ' لولا ' کا کیونکہ پہلی آیت سے کسی قسم کے ' ہم ' یعنی قصد سے انکار بیان ہوچکا ہی — تو دوسری آیت میں ہر قسم کے ' ہم ' یعنی قصد کی نفی ہونی چاہیئے اور اُس کی نفی نہیں ہونی جب تک کہ ' وہم بہا ' کو ' لولا ' کا جواب مقدم نہ قرار دیا جاوے پس نص قرآنی سے ثابت ہی کہ ' ہم بہا ' جواب مقدم ' لولا ' کا ہی *

ہم اسیقدر پر اکتفا کرنا نہیں چاہتے بلکہ بیان کرتے ہیں کہ عرب کے اشعار میں بغیر لام کے بھی اولا کا جواب مقدم آیا ہی امرا القیس کہتا ہی *

يغالين فيه الجزء لولا هواجر * جنا دبها صرعي ابن نصيص

غلو کریں وہ اُونٹنیاں قناعت کرنے میں پانی سے چارہ پر اگر ایسی دوپہر نہوتی جس

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

میں تڈیاں زمین پر گری پڑی ھیں اور وہ چر چر بول رھي ھیں گویا بھنے کي وہ چر چراھت ھی *

زھیر جو بہت مشہور اور قدیم شاعر زمانہ جاھلیت کا ھی کہتا ھی —

المجد في غير هم لولا ماثرة * و صبرة نفسة والحرب تستعر

بزرگي اُس کے سوا اوروں میں ھوتي اگر نھوتي اُس کي یعني ممدوح کي خوبیاں اور استقلال نفس ایسي حالت میں کہ لڑائي بھڑک رھي ھی *

(شهد شاهد) شاھد کا لفظ زیادہ تر گواہ کے معنوں میں مستعمل ھی مگر ایسے گواہ پر جس نے اُس واقعہ کو جس کا وہ گواہ ھی بچشم خود دیکھا ھو اس لیئے قرآن مجید کے مترجموں نے اس کا ترجمہ کیا ھی (گواھي داد گواھے) اور اُردو میں ترجمہ کیا ھی (گواھي دی گواہ نے) مگر یہہ ترجمہ صریح غلط ھی کیونکہ اگر " شاھد " کے معني گواہ کے لیئے جاویں تو اُس کي گواھي " ان كان قميصه قدمن قبل الی آخرہ " ھوگي اور صاف ظاھر ھی کہ وہ گواھي نہیں ھی بلکہ وہ ایک واقعہ کي نسبت حکم یا فیصلہ ھی پس خود سیاق قرآن ان معنوں سے جو مترجموں نے اختیار کیئے ھیں انکار کرتا ھی اسي لیئے اُس تفسیر کے مصنف نے جو تفسیر ابن عباس کے نام سے مشہور ھی " شهد شاهد " کي تفسیر میں لکھا ھی ' حکم حاکم ' شاھد سے حاکم مراد لینا گو سیاق قرآن کے مناسب ھو مگر لفظ کي دلالت سے بہت بعید ھی *

شهد اور شاھد کا لفظ جیساکہ گواہ کے معنوں میں مستعمل ھی اُس سے زیادہ حاضر اور موجود ھونے کے معنوں میں مستعمل ھی پس صحیح ترجمہ اُن لفظوں کا وہ ھی جو ھم نے اختیار کیا ھی کہ (حضر ھوا حاضر ھونے والا) یعني اُس تنازع کے وقت جو اُس عورت اور حضرت یوسف میں ھوا ایک شخص آیا اور اُس نے یہہ فیصلہ کیا کہ " ان كان قميصه قد من قبل الخ " *

اب اس بات پر بحث ھی کہ وہ شاھد کون تھا — تفسیر کبیر میں متعدد روایتیں اس کي نسبت لکھی ھیں جو اُس قسم کي ھیں جیسیکہ بے سروپا روایتیں تفسیروں

انه كان لها ابن عم وكان رجلا حكيما واتفق في ذلك الوقت انه كان مع الملك يريد ان يدخل

یوسف نے کہا اے میرے پروردگار قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہی اُس بات سے جو وہ مجھہ سے چاہتی ہیں ۔ اور اگر تو نہ پھیریگا مجھہ سے اُن کا مکر (تو مجھے خوف ہی) میں جھک جاؤنگا اُن کی طرف اور ہو جاؤنگا جاہلوں میں سے ۳۳

علیہا فقال قد سمعنا الجلبة من وراء الباب وشق القمیص الا انا لاندری ایکما قدام صاحبه فان کان شق القمیص من قدامه فانت صادقة والرجل کاذب و ان کان من خلفه فالرجل صادق و انت کاذبة فلما نظروا الی القمیص وراؤا الشق من خلفه قال ابن عمہا انه من کید کن ان کید کن عظیم اے من عملکن ثم قال لیوسف اعرض عن هذا واکتمه و قال لہا استغفری لذنبک و هذا قول طائفة عظیمة من المفسرین (تفسیر کبیر)

میں ہوتی ہیں — مگر وہ روایت جس پر ایک گروہ مفسرین کو اتفاق ہی اس قابل ہی کہ اُس پر اعتماد کیا جاوے اور وہ یہہ ہی کہ اُس عورت کا ایک چچا زاد بھائی تھا اور وہ ایک حکیم آدمی تھا اتفاق سے اُس وقت وہ بادشاہ کے ساتھہ تھا اور اُس عورت کے پاس جانے والا تھا اُسنے کہا کہ میںنے دروازہ سے ورے کھینچا تانی اور آواز قمیص پھٹنے کی سنی مگر میں نہیں جانتا کہ تم دونوں میں سے کون آگے تھا ۔ پس اگر کرتا آگے سے پھٹا ہو تو تو سچی ہی اور وہ شخص جھوٹا ہی اور اگر پیچھے سے پھٹا ہو تو وہ شخص سچا ہی اور تو جھوٹی ہی ۔ پھر جب قمیص کو دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہ پیچھے سے پھٹا ہی تو اُس عورت کے چچا زاد بھائی نے کہا کہ بیشک یہہ تمہارا مکر ہی اور بیشک تمہارا مکر بڑا ہی — یعنی یہہ تمہارا کام ہی ۔ پھر اُس نے یوسف سے کہا کہ اس سے درگذر کرو اور اس کو پوشیدہ رکھو اور اُس عورت سے کہا کہ تو معافی مانگ اپنے گناہ سے ۔ یہہ قول ہی ایک گروہ عظیم کا مفسرین میں سے " پس یہہ روایت ایسی ہی کہ اُس کو تسلیم کیا جاسکتا ہی اور اس روایت سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ شہد شاهد کا لفظ بمعنی گواہ کے نہیں آیا بلکہ ایسے شخص کی نسبت آیا ہی جو وہاں حاضر تھا ٭

اُنتیسویں اور تیسویں آیت کے اکثر الفاظ نہایت غور طلب ہیں اور مفسرین نے بلاشبہہ اُن پر غور کی ہی اور اپنی سمجھہ کے موافق اُن کی تفسیر بیان بھی کی ہی مگر تشفی کے قابل نہیں ہی خصوصاً اس وجہہ سے کہ وہ تفسیر نا معتمد روایتوں پر مبنی ہی ہم چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہوسکے خود قرآن مجید کی دوسری آیتوں سے اُن کی تفسیر سمجھیں ٭

اُن آیتوں میں ہی کہ جب شہر کی عورتوں نے حضرت یوسف کے ساتھہ عزیز مصر

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾

كي عورت کے عشق کا چرچا کیا اور کہا کہ وہ علانیہ گمراہي میں هی اور جب عزیز مصر کي عورت نے اُن کا چرچا کرنا سنا تو اُن کو دعوت میں بلایا جس میں حضرت یوسف بھي موجود هوئے — مفسرین لکھتے هیں که وہ چار پانچ عورتیں تھیں ایک عزیز مصر کے شراب پلانے والے کي عورت — دوسری اُسکي روٹي پکانے والے یعني داروغہ باورچیخانہ کي عورت — تیسري افسر جیلخانہ کي عورت — چوتھي داروغہ اصطبل کي عورت — پانچویں حاجب یعني افسر منتظم دربار کي عورت *

ان آیتوں میں جو الفاظ قابل غور هیں منجملہ اُن کے ایک لفظ « بمکرهن » هی یعني جب عزیز مصر کي عورت نے اُن عورتوں کا چرچا کرنا سنا تو اُس کو بلفظ بمکرهن سے تعبیر کیا پس غور کرنے کي بات هی کہ اُن کے اس چرچے کو کیوں اس لفظ سے تعبیر کیا — تفسیر کبیر میں اور اسیطرح اور تفسیروں میں لفظ « بمکرهن » کي تفسیر بقولهن کي هی پھر اس پر بحث کي هی کہ اُن کے قول کو مکر کے لفظ سے کیوں تعبیر کیا هی — تفسیر کبیر میں اس کي تین وجہیں لکھي هیں جو صحیح نہیں معلوم هوتیں *

اول یہہ کہ — اس چرچے سے اُن کا مطلب یہہ تھا کہ عزیز مصر کي عورت همکو بھي یوسف کو دکھا دے — مگر یہہ کہنا بعید از عقل هی کہ اُن عورتوں نے جو عزیز مصر کے محل میں آنے جانے والي اور اُس کے انسروں کی عورتیں تھیں اور حضرت یوسف بھي وهیں رهتے تھے اور اُنھوں نے اُن کو کبھي ندیکھا هو *

دوسرے یہہ کہ عزیز مصر کي عورت کے عشق کا راز اُن کو معلوم تھا مگر اُس کے چھپانے کو کہا تھا جب اُنھوں نے اُس کا چرچا کیا تو یہہ دغا بازي و مکر هوا — تسلیم کرو کہ دغابازي اور خلاف وعدگي هوئي راز داری نہوئي مگر اُس میں مکر کیا هوا *

تیسرے یہہ کہ اُنھوں نے عزیز مصر کی عورت کي پوشیدہ پوشیدہ غیبت کي جو مکر کے مشابہ تھی اس توجیہہ کا بودا پن خود اُس سے ظاهر هی اب هم قرآن مجید هي سے تلاش کرتے هیں کہ اُن عورتوں نے جو چرچا کیا اُس پر مکر کا کیوں اطلاق کیا — قرآن مجید کي اور آیتوں سے جن کا هم ذکر کرینگے معلوم هوتا هی کہ وہ عورتیں خود حضرت یوسف کے عشق میں مبتلا تھیں اور حضرت یوسف کو اپني طرف ملتفت کرنا چاهتي تھیں اور ظاهر میں عزیز مصر کی عورت کو یوسف کے عشق پر ملامت کرتي تھیں اور اس لیئے اُن کے اُس چرچے اور ملامت کرنے کو اُنکے مکر سے تعبیر کیا هی — اور اس سے ظاهر هوتا

پھر قبول کی اُس کی دعا اُس کے پروردگار نے پھر پھیر دیا اُس سے اُن کا مکر بیشک وہ سننے والا ھی جاننے والا ۳۴

ھی کہ وہ عورتیں معہ عزیز مصر کی عورت کے اُس عشق بازی میں شریک تھیں اور ایک کو دوسرے کا حال معلوم تھا اور اسی سبب سے عزیز مصر کی عورت نے اُنکی بات چیت کو مکر سے تعبیر کیا اور بسبب راز دار ھونیکے یوسف کی دعوت میں اُنکو بلایا اور سب نے ملکر حضرت یوسف کو فحش کے ارتکاب پر مجبور کرنا یا اُنکو کسی جرم کے حیلہ میں پھسانا چاھا تھا کیونکہ حضرت یوسف پہلے جرم کے اتہام سے بری ھوچکے تھے ــ اور وہ مجلس جسمیں حضرت یوسف اور وہ عورتیں بلائی گئی تھیں دعوت کی ھی جس میں متعدد قسم کے کہانے تھے اور اُن کے کاٹنے کے لیئے ھرایک کو چھری بھی دی گئی تھی چنانچہ

حاصل الکلام انہا دعت اولئک النسوۃ و اعتدت لکل واحدۃ منھن سکینا اسالاجل اکل الفاکھۃ اولاجل قطع اللحم (تفسیر کبیر) ــ
واتت (اعطت) کل واحدۃ منھن سکینا ــ تقطع بھا اللحم لانھم کانوا لایاکلون الاما یقطعون بسکاکینھم (تفسیر ابن عباس) ــ

تفسیر کبیر اور نیز تفسیر موسوم با بن عباس میں لکھا ھی کہ وہ عورتیں دعوت میں بلائی گئی تھیں اور پھل کاٹنے یا گوشت کاٹنے کو چھریاں اُنکو دی تھیں اور وہ گوشت کو چھری سے کاٹ کر کہاتے تھے ــ مگر اُن عورتوں نے صرف حضرت یوسف کو جرم میں پھسانے کے لیئے خود دانستہ اپنے ھاتھہ کاٹ لیئے اور اسی جرم کے اتہام میں اُنکو قید خانہ میں بھیجا *

اب اس مطلب کو ھم قرآن مجید کی آیتوں سے ثابت کرتے ھیں ــ جب بادشاہ نے خواب کی تعبیروں کو جو حضرت یوسف نے دی تہیں سنکر کہا کہ حضرت یوسف کو قید خانہ سے لاؤ تو جو شخص لینے آیا تھا اُس سے حضرت یوسف نے کہا کہ تو پھر جا اپنے

فارجع الی ربک فسئلہ مابال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم (آیت ۵۰)

مالک کے پاس اور اُس سے پوچھہ کہ کیا حال ھی اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ھاتھہ کاٹے تھے بے شک میرا رب یعنی وہ جس نے میری پرورش کی ھی اُن کے مکر کو جانتا ھی ــ اس آیت سے ظاھر ھوتا ھی کہ اُنھوں نے اپنے ھاتھہ خود مکر کرنے کے لیئے کاٹے تھے *

اُس پر بادشاہ نے یا عزیز مصر نے اُن سے پوچھا کہ تمھاری کیا حالت تھی جب کہ

قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء ــ (آیت ۵۱)

تم نے لگاوٹ کی یوسف سے اُس کو اپنے آپے کی حفاظت سے ڈگمگ دینے کو اُن عورتوں نے کہا دھائی خدا کی ھم نے یوسف میں کوئی برائی

ثم بدالہم من بعد ما راوا الایٰت

نہیں جاتی — اس آیت سے صاف ظاہر ہی کہ جس طرح عزیز مصر کی عورت نے حضرت یوسف سے الگاوٹ کی باتیں کی تہیں وہی حال اُن عورتوں کا تھا جنہوں نے دانستہ مکر کرنے کے لیئے اپنے ہاتھہ کاٹ لیئے تھے *

تفسیر کبیر میں بادشاہ کے اس قول کی نسبت " اذراودتن یوسف عن نفسہ " دو احتمال لکھے ہیں ایک یہہ کہ اگرچہ راودتن صیغہ جمع کا ہی لیکن اُس سے مراد واحد ہی یعنی وہی عورت عزیز مصر کی — مگر یہہ احتمال محض غلط ہی اول تو اس لیئے کہ صیغہ جمع سے واحد مراد لینے کی کوئی وجہ نہیں دوسرے یہہ کہ بادشاہ نے حضرت یوسف کے پیغام پر یہہ سوال کیا تھا اور حضرت یوسف نے صاف کہا تھا کہ اُن عورتوں کا کیا حال ہی جنہوں نے اپنے ہاتھہ کاٹ لیئے تھے پس اُنہی عورتوں سے بادشاہ نے " اذراودتن یوسف عن نفسہ " کہہ کر سوال کیا پس تحقیق معلوم ہوا کہ وہ صیغہ جمع کا اُن عورتوں کی نسبت بولا گیا ہی جو تعداد میں چار پانچ تہیں پھر اُس سے واحد مراد لینا خلاف واقع اور خلاف حقیقت ہی — دوسرا احتمال یہہ لکھا ہی کہ اُس سے گروہ عورتوں کا مراد ہی خواہ اُنمیں سے ہرایک نے حضرت یوسف کو خود اپنے ساتھہ فحش کرنے کی لگاوٹ کی ہو خواہ عزیز مصر کی عورت کے ساتھہ مگر گو یہہ احتمال اُس تفسیر کا موید ہی جو ہم نے بیان کی ہی مگر اس احتمال میں بھی جو دو شقیں بیان ہوئی ہیں اُن میں سے ہم پہلی شق کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ تر الفاظ قران کے مناسب ہی *

ان قولہ اذراودتن یوسف عن نفسہ و ان کانت صیغۃالجمع فالمراد منہا الواحدۃ کقولہ تعالی الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم (والثانی) ان المراد منہ خطاب الجماعۃ ثم ہہنا وجہان (الاول) ان کان واحدۃ منہن راودت یوسف عن نفسہا — (والثانی) ان کل واحدۃ منہن راودت یوسف لاجل امراۃ العزیز —

ان آیتوں کے بعد کی آیت میں جو عزیز مصر کی عورت کا یہہ قول ہی کہ قالت فذلکن الذی لمتننی فیہ (آیت ۳۲) یہہ وہی شخص ہی جس کی بابت تم مجھکو ملامت کرتی ہو — اس کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہی کہ اُن کی ملامت یوسف کے ساتھہ عشق رکہنے کی تھی — مفسرین نے اس واقعہ کی صورت اس طرح سمجھی ہی کہ اُن عورتوں نے حضرت یوسف کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور عزیز مصر کی عورت نے اُن کو دعوت میں بلایا کہ جب وہ یوسف کے حسن و جمال کو

اس کے بعد پیدا ہوئی اُن کے لیئے بعد اُس کے کہ دیکھیں اُنہوں نے نشانیاں

دیکھیں گی تو ملامت نہیں کرنے کیں جب اُنہوں نے دفعتا حضرت یوسف کو دیکھا تو اُن کے حسن و جمال کے سبب اُن کو ہوش نرہا اُنہوں نے بجاے گوشت یا میوہ کے اپنے ہاتھہ کاٹ لیئے اور کہا کہ یہہ تو انسان نہیں ہی بلکہ فرشتہ ہی — اُس وقت عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ یہہ وہی ہی جس کے عشق کی بابت تم مجھکو ملامت کرتی ہو *

مگر جس طرح کہ ہم نے قرآن مجید کی ایک آیت کی دوسری آیت سے تفسیر بیان کی ہی اُس سے صورت واقعہ اُس کے برخلاف ہی جو مفسرین نے نکالی ہی بلکہ صورت واقعہ یہہ تھی کہ اُن عورتوں کی ملامت اس بات پر تھی کہ عزیز مصر کی عورت جو بہت اعلی درجہ کی ہی ایک اپنے غلام پر اس طرح فریفتہ ہو جاوے اور وہ اُس پر ملتفت نہوے پس اُس مجلس دعوت میں جب اُن عورتوں نے بھی ہر طرح سے حضرت یوسف کی خوشامد اور اُن سے لگاوٹ کی اور آخر کار اُن کو دھمکانے ڈرانے اور مجرم ٹھیرانے کے لیئے اپنے ہاتھہ بھی کاٹ لیئے اور جب بھی حضرت یوسف فحش کے مرتکب نہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ یہہ تو انسان نہیں ہی بلکہ ایک بزرگ فرشتہ ہی کہ کسی طرح داؤں میں نہیں آیا — اُس پر عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ یہہ وہی ہی جس کی بابت تم مجھکو ملامت کرتی ہو کہ میں تو اُس پر فریفتہ ہوں اور وہ مجھہ پر ملتفت نہیں ہوتا اس کے بعد عزیز مصر کی عورت کا یہہ کہنا کہ میں نے اُس سے لگاوٹ کی اُس کو اپنے

ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم و لئن لم یفعل ما آمرہ لیسجنن ولیکونا من الصاغرین (آیت ۳۲)

آپے کی حفاظت سے ڈگمگانے کو مگر وہ نہیں ڈگمگایا اور بچ رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اُس کو کہتی ہوں تو وہ ضرور قید کیا جاویگا اور البتہ ہوگا چھوٹے بنوں میں سے اُس پر

حضرت یوسف کا یہہ کہنا کہ " اے میرے خدا قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہی اُس بات سے

قال رب السجن احب الي مما تدعونني الیہ — (آیت ۳۳)

جو وہ مجھہ سے چاہتی ہیں " بالکل موید و مثبت اُس واقعہ کا ہی جو ہم نے بیان کیا ہی پس ان تمام آیتوں کے ملانے سے اس واقعہ

کی وہی تصویر سامنے آجاتی ہی جو ہمنے بیان کی تھی *

(ثم بدالھم من بعد ما رأوا الایات) اس میں کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ حضرت یوسف کے قید میں بھیجنے کا ارادہ مجلس دعوت کے بعد پیدا ہوا پس سوال یہہ ہی کہ قید

لیسجننه حتی حین ﴿۳۵﴾ ودخل معه السجن فتیان قال احدهما انی ارانی اعصر خمرا وقال الاخر انی ارانی احمل فوق راسی خبزا تاکل الطیر منه نبئنا بتاویله انا نراک من المحسنین ﴿۳۶﴾ قال لا یاتیکما طعام ترزقانه الا نباتکما بتاویله قبل ان یاتیکما ذلکما مما علمنی ربی انی ترکت ملة قوم لا یؤمنون بالله وهم بالاخرة هم کافرون ﴿۳۷﴾ واتبعت ملة اباءی ابراهیم واسحق ویعقوب ما کان لنا ان نشرک بالله من شیء

میں بوجھنے کی بنیاد وہی ہے وہ تھا جس میں کرتا پھٹا تھا یا اور کوئی نیا امر پیدا ہوا ہمارے نزدیک دلالت کے جلد ہی اُن عورتوں کا مکر ہے یہ کہ کاٹ لیے ایک نیا واقعہ حضرت یوسف کو قید میں بھیجنے کا پیدا ہوا لیکن مفسرین اُس سے پہلے ہی واقعہ کو قید کا سبب قرار دیتے ہیں بہر حال یہ ایک ایسا خفیف امر ہے جس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں مگر تفسیر کبیر میں جو کچھہ اُس کی نسبت لکھا ہے اُس کو اس مقام پر نقل کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ " جب عورت کے شوہر کو حضرت یوسف کی پاکدامنی معلوم ہوئی تو اُس نے حضرت یوسف سے کچھہ تعرض نہیں کیا پس عورت نے اس کے بعد ہر طرح کے حیلے کیئے تاکہ یوسف اُس کے مطلب پر چڑھ جائیں — لیکن وہ بالکل ملتفت نہوئے پس جب وہ مایوس ہوگئی تو ایک اور طریقہ نکالا اور اپنے شوہر سے کہا کہ اس

اعلم ان زوج المرأة لما ظهر له براءة ساحة یوسف علیه السلام فلاجرم لم یتعرض له واحتالت المرأة بعد ذلک بجمیع الحیل حتی تحمل یوسف علیه السلام علی موافقتها علی مرادها فلم یلتفت یوسف ثم فلما ایست منه احتالت فی طریق اخر وقالت لزوجها ان هذا العبد العبرانی فضحنی فی الناس یقول لهم انی راودته عن نفسه و انا لا اقدر علی اظهار عذری فاما ان تأذن لی فاخرج واعتذر و اما ان تحبسه کما حبستنی

که قید کریں یوسف کو ایک مدت تک ۳۵ اور داخل ہوئے اُس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان ایک نے اُن دونوں میں سے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں اپنے کو کہ نچوڑتا ہوں شراب کو (یعني انگوروں کو) اور دوسرے نے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں اپنے کو کہ اُٹھائي ہیں میں نے اپنے سر پر روٹیاں اُس میں سے پرند کہاتے ہیں بتا ہمکو اس کي تعبیر بیشک ہم دیکھتے ہیں تجھکو نیک لوگوں میں سے ۳۶ یوسف نے کہا که نه آنے پاویگا تمہارے پاس کہانا که وہ دیا جاتا ہی مگر بتاؤنگا میں تم دونوں کو اُس کي تعبیر اس سے پہلے که تعبیر کا مصداق تمہارے پاس آوے یہہ ہی تمہارے لیئے اُس چیز سے که سکہایا ہی مجھکو میرے پروردگار نے بیشک میں نے چھوڑ رکھا ہی (یعني کبھي پیروي نہیں کي) اُن لوگوں کے دین کي جو نہیں ایمان لاتے الله پر اور وہ آخرت سے بھي منکر ہیں ۳۷ اور تابعداري کي میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے دین کي اور نہیں ہی ہمارے لیئے که ہم شریک کریں الله کے ساتھہ کوئي چیز

فعند ذلک وقع في قلب العزیز ان الاصلح حبسه حتی یسقط عن السنة الناس ذکر هذا الحدیث حتی تقل الفضیحة فهذا هو المراد من قوله — ثم بدالهم من بعد ما راوا الایات لیسجننه حتی حین لان البداء عبارة عن تغیر الراي عما کان علیه في الاول والمراد من الایة براته بقد القمیص من دبر وخمش الوجه و الزام الحکم ایاها قوله انه من کیدکن ان کیدکن عظیم — (تفسیر کبیر)

عبراني غلام نے مجھکو لوگوں میں رسوا کیا لوگوں سے کہتا ہی که میں نے اُس کو پھسلایا اور میں اُس کي کوئي تاویل نہیں کرسکتی یا تو مجھکو اجازت دو که میں گھر سے نکلکر اس کا دفعیه کروں یا اُس کو قید کردو جیساکه تم نے مجھکو قید کر دیا ہی — اس بات پر عزیز مصر کو خیال ہوا که یوسف کا قید ہي کرنا مناسب ہی تاکه لوگوں کی زبانوں پر یہه تذکرہ نرہے اور رسوائی کم ہو جائے اور خدا کے اس قول میں ثم بدالهم من بعد ماراوا الایات کا یہي مطلب ہی کیونکه بدء کے یہہ معني ہیں که پہلے جو راے تھي وہ بدل جائے — اور آیت سے مراد حضرت یوسف کي پاکدامني ہی قمیص کے پیچھے کی جانب سے پھٹے ہوئے سے اور فیصله کرنے والے کے اس الزام دینے سے که یہہ تمہارا فریب ہی اور تمہارا فریب بہت بڑا ہی *

اس کے بعد جو آیتیں ہیں وہ حضرت یوسف کے قید میں جانے اور دو قیدیوں اور فرعون مصر کے خوابوں کے متعلق ہیں جنکي تفسیر بیان ہوچکي ہی *

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ
اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُ
كُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ
رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَ قَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ
اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى
سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ
خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

یہہ ہی فضل اللہ کا ہمپر اور آدمیوں پر ولیکن اکثر آدمي شکر نہیں کرتے ۳۸ اے میرے
دونوں ساتھیوں قید خانہ کے کیا چند معبود (جدا جدا کاموں کے) بہتر ہیں یا ایک خداے
واحد اور سب پر غالب ۳۹ نہیں عبادت کرتے تم اللہ کے سوا (کسي اور کي) مگر کہ وہ
نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اُن کے نام رکھہ لیئے ہیں نہیں بھیجي ہی اللہ نے
اُن پر کوئي دلیل نہیں ہی حکم کرنا مگر خدا کو — اُسنے حکم کیا ہی کہ نہ عبادت کرو
مگر اُسي کي یہہ ہی دین درست ولیکن اکثر آدمي نہیں جانتے ۴۰ اے میرے دونوں
ساتھیوں قید خانہ کے لیکن تم دونوں میں کا ایک بس پلاویگا اپنے مالک یعني بادشاہ کو
شراب ولیکن دوسرا بس سولي دیا جاویگا اور اُس کے سر میں سے پرند کھاوینگے —
فیصل کردیا گیا وہ امر جس میں اُن دونوں نے پوچھا تھا ۴۱ اور یوسف نے اُن دونوں
میں سے اُس سے جس کي نسبت گمان کیا تھا کہ وہ چھوٹ جاویگا کہا کہ ذکر کیجیئو
میرا اپنے مالک سے — پھر بھلا دیا اُس کو شیطان نے ذکر کرنے کو اپنے مالک سے پھر یوسف رہا
قید خانہ میں چند برس تک ۴۲ اور کہا بادشاہ نے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سات
موٹي گائیں کھاتي ہیں سات دبلیوں کو — اور سات ہري بالیں اور اور سوکھي ہوئي اے
درباریوں مجھکو جواب دو میرے خواب (کے باب) میں اگر تم خواب کي تعبیر دیتے ہو ۴۳
اُنھوں نے کہا کہ یہہ تو پریشان خواب ہیں اور ہم پریشان خوابوں کي تعبیر جاننے والے
نہیں ہیں ۴۴

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ
فَأَرْسِلُونِ ﴿۴۵﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ
سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ
يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۴۶﴾ قَالَ
تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ
إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ
شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾
ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ
يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ
قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّاتِي قَطَّعْنَ
أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ
رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
مِن سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا
رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۰﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ

اور کہا اُن دونوں میں سے اُس نے جو چھوٹ گیا تھا اور ایک مدت بعد یاد کیا کہ میں
بتا دونگا تمکو اُس کی تعبیر بس مجھکو بھیجدو (یعنی جانے دو قید خانہ میں) ۴۵
اے یوسف اے سچے ہمکو جواب دے سات موٹی گائیوں کے سات دبلیوں کے کھالینے میں اور
سات ہری بالوں اور اَوْر سوکھی ہوئی میں تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں تاکہ وہ
جان لیں ۴۶ یوسف نے کہا تم کھیتی کرو سات برس پے درپے پھر جو کچھہ تم کاٹو اُس کو
اُسی کی بالوں میں چھوڑ دو مگر تھوڑی سی کو جس میں سے تم کھاؤ ۴۷ پھر آوینگے اس کے
بعد سات برس نہایت سخت (یعنی قحط کے) وہ کہا لینگے جو کچھہ پہلے سے اُن کے
لیئے تم نے اکھٹا کیا تھا مگر اُس میں سے تھوڑا سا جو تم بچا رکھو ۴۸ پھر اُس کے بعد ایک
برس آویگا اُس میں مینھہ برسایا جاویگا لوگوں پر اُس میں (انگور) نچوڑینگے ۴۹ اور
بادشاہ نے کہا اُس کو (یعنی یوسف کو) میرے پاس لے آؤ پھر جب اُس کے یعنی یوسف کے
پاس ایلچی آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے مالک کے پاس پھر جا اور اُس سے پوچھہ کہ کیا
حال ہی اُن عورتوں کا جنھوں نے کاٹ لیئے اپنے ہاتھہ بے شک میرا مالک (فی تفسیر ابن
عباس ربی سیدی) اُن کے مکر کو جانتا ہی ۵۰ یوسف کے مالک نے کہا (یعنی اُن عورتوں
سے پوچھا) کہ تمہاری کیا حالت تھی جبکہ تم نے لگاوٹ کی باتیں کیں یوسف سے اُس کو
اپنے آپ کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو — اُنھوں نے کہا دوھائی خدا کی ہم نے اُس پر کوئی
برائی نہیں جانی — عزیز کی عورت نے کہا کہ اب کھل گئی سچی بات — میں نے لگاوٹ
کی باتیں کیں یوسف سے اُس کو اُسکے آپے کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور بیشک وہ کچھہ
شبہہ نہیں کہ سچوں میں سے تھی ۵۱ یہہ اُس لیئے ہے

انى لم اخنه بالغيب و ان الله لا يهدى كيد الخائنين ٥٢
و ما ابرىء نفسى ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربى ان
ربى غفور رحيم ٥٣ و قال الملك ائتونى به استخلصه
لنفسى فلما كلمه قال انك اليوم لدينا مكين امين ٥٤
قال اجعلنى على خزائن الارض انى حفيظ عليم ٥٥
و كذلك مكنا ليوسف فى الارض يتبوا منها حيث
يشاء نصيب برحمتنا من نشاء ولا نضيع اجر المحسنين ٥٦
ولاجر الاخرة خير للذين امنوا وكانوا يتقون ٥٧ وجاء
اخوة يوسف فدخلوا عليه فعرفهم و هم له منكرون ٥٨
و لما جهزهم بجهازهم قال ائتونى باخ لكم من ابيكم
الا ترون انى اوف الكيل و انا خير المنزلين ٥٩ فان
لم تاتونى به فلا كيل لكم عندى و لا تقربون ٦٠ قالوا
سنراود عنه اباه و انا لفاعلون ٦١ و قال لفتينه اجعلوا
بضاعتهم فى رحالهم لعلهم يعرفونها اذا انقلبوا الى اهلهم

ذالک عزیز جان لے کہ میں نے اُس کے پیچھے اُس کی خیانت نہیں کی اور یہہ کہ اللہ نہیں چلنے دیتا خیانت کرنے والوں کے مکر کو ۝۵۲ اور میں اپنے آپ کو بری نہیں کرتا بیشک نفس البتہ فریب دینے والا ہی برائی پر مگر اُس وقت کہ میرا پروردگار مہربانی کرے بیشک میرا پروردگار بخشنے والا ہی مہربانی کرنے والا ۝۵۳ اور بادشاہ نے کہا کہ اُس کو میرے پاس لاؤ میں اُس کو خالص اپنے لیئے (یعنی اپنی خدمت کے لیئے) کرونگا — پھر جب بادشاہ نے اُس سے (یعنی یوسف سے) بات چیت کی تو کہا بیشک تو آج کے دن بڑے درجہ کا امانت دار ہی ۝۵۴ یوسف نے کہا کہ مجھکو مقرر کرو زمین کے خزانوں پر بیشک میں نگہبانی کرنے والا جاننے والا ہوں ۝۵۵ اور اسی طرح ہم نے منزلت دی یوسف کو اُس زمین (یعنی ملک مصر) میں رہتا تھا اُس ملک میں جہاں چاہتا تھا — پہونچادیتے ہیں ہم اپنی رحمت جس کو ہم چاہتے ہیں اور نہیں ضایع کرتے بدلہ نیک کام کرنے والوں کا ۝۵۶ اور البتہ آخرت کا بدلہ بہتر ہی اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور پرہیزگار ہوتے ہیں ۝۵۷ اور آئے یوسف کے بھائی پھر اُس کے سامنے گئے یوسف نے اُن کو پہچانا اور وہ اُس کو نہیں پہچانتے تھے ۝۵۸ اور جب مہیا کردیا اُن کو اُن کا سامان تو کہا کہ لاؤ میرے پاس بھائی جو کہ تمہارے باپ سے ہی کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورے پیمانے دیتا ہوں اور میں بہت اچھی مہمانی کرنے والوں سے ہوں ۝۵۹ پھر اگر تم اُس کو نہ لاؤگے تو تمہارے لیئے میرے پاس پیمانہ نہیں ہی (یعنی تمکو اناج نہیں دونگا) اور میرے پاس مت آنا ۝۶۰ اُنہوں نے کہا کہ ہم اُس بھائی کی نسبت اُس کے باپ سے بات چیت کرینگے اور ہم (اس کام کو) کرنے والے ہیں ۝۶۱ یوسف نے اپنے خدمتگاروں سے کہا (یعنی غلاموں سے) کہا کہ رکھدو اُن کی پونجی (یعنی روپیہ جو اُنہوں نے غلہ کی قیمت میں دیا تھا) اُن کی خرجیوں میں شاید کہ وہ اُس کو پہچانیں جب جاوینگے اپنے گھروں میں

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٦٢) فَلَمَّا رَجَعُوٓا إِلَىٰٓ أَبِيهِمْ قَالُوا يَٰٓأَبَانَا
مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَآ أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَٰفِظُونَ (٦٣)
قَالَ هَلْ ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن
قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَٰفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّٰحِمِينَ (٦٤) وَلَمَّا
فَتَحُوا مَتَٰعَهُمْ وَجَدُوا بِضَٰعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَٰٓأَبَانَا
مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَٰعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ
أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ (٦٥) قَالَ لَنْ
أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّآ
أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ ءَاتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ
وَكِيلٌ (٦٦) وَقَالَ يَٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنۢ بَابٍ وَٰحِدٍ
وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَٰبٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ
مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُونَ (٦٧) وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم
مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ

شاید کہ وہ پھر آویں (٦٢) پھر جب وہ پھر کر گئے اپنے باپ کے پاس تو اُنہوں نے کہا اے ہمارے باپ منع کیا گیا ہی ہم سے پیمانہ (یعني اناج دینا) پھر بھیج ہمارے ساتھ ہمارے بھائي کو تاکہ ہم پیمانہ لیں اور بے شک ہم اُس کے لیئے البتہ نگہبان ہیں (٦٣) یعقوب نے کہا کہ میں تمکو اُس پر امانت دار نہ بناؤں مگر جیسے کہ میں نے امانت دار کیا تھا تمکو اُس کے بھائي پر اس سے پہلے — پھر اللہ بہتر ہی حفاظت کرنے والا اور وہ بہت بڑا مہربان ہی مہربانوں کا (٦٤) اور جب اُنہوں نے کھولا اپنا اسباب اُنہوں نے پایا کہ اُن کي پونجي پھیر دي گئي ہی اُنہیں کو اُنہوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ ہم کیا چاہیں اس سے زیادہ ہماري پونجي پھیر دي گئي ہی ہمکو — اور (وہاں جاکر) اناج لاویں اپنے لوگوں کے لیئے اور حفاظت کریں اپنے بھائي کي اور زیادہ لاویں پیمانہ ایک اونٹ کا (یعني اناج ایک اونٹ کے بوجھ کے لایق) یہہ پیمانہ (یعني اناج جو لائے ہیں) تھوڑا ہی (٦٥) یعقوب نے کہا کہ ہرگز میں نہ بھیجوں گا اُس کو تمہارے ساتھہ جب تک کہ تم نہ دو پکا قول خدا سے کہ ضرور پھر لاؤگے اُس کو میرے پاس مگر یہہ کہ تم گھیر لیئے جاؤ (یعني گرفتار ہو جاؤ) پھر جب یعقوب کو اُنہوں نے پکا عہد دیا تو یعقوب نے کہا کہ اللہ اُس پر جو ہم کہتے ہیں ذمہ دار ہی (٦٦) اور یعقوب نے کہا کہ اے میرے بیٹوں نہ داخل ہو ایک دروازہ سے اور داخل ہو جدا جدا دروازوں سے اور میں بے پروا نہیں کرتا تمکو اللہ سے کسي چیز سے کسي کے لیئے حکم کرنا نہیں ہی بجز خدا کے اُسي پر میں نے توکل کیا اور اُسي پر چاہیئے توکل کریں توکل کرنے والے (٦٧) اور جب وہ داخل ہوئے (یعني مصر میں) جس طرح کہ اُن کو حکم کیا تھا اُن کے باپ نے نہ دفع کرتا تھا (؟) کہ بے پروا کرے اُن کو اللہ سے

کسي چیز سے لیکن ایک خواہش تھي

يعقوب قضها و انه لذو علم لما علمنه و لكن اكثر الناس
لا يعلمون ﴿۶۸﴾ و لما دخلوا على يوسف اوى اليه اخاه
قال انى انا اخوك فلا تبتئس بما كانوا يعملون ﴿۶۹﴾
فلما جهزهم بجهازهم جعل السقاية فى رحل اخيه ثم
اذن مؤذن ايتها العير انكم لسارقون ﴿۷۰﴾ قالوا و اقبلوا
عليهم ماذا تفقدون ﴿۷۱﴾ قالوا نفقد صواع الملك و لمن جاء
به حمل بعير و انا به زعيم ﴿۷۲﴾ قالوا تالله لقد علمتم
ما جئنا لنفسد فى الارض و ما كنا سارقين ﴿۷۳﴾ قالوا فما
جزاؤه ان كنتم كذبين ﴿۷۴﴾ قالوا جزاؤه من وجد فى
رحله فهو جزاؤه كذلك نجزى الظلمين ﴿۷۵﴾ فبدا
باوعيتهم قبل وعاء اخيه ثم استخرجها من وعاء اخيه
كذلك كدنا ليوسف ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك
الا ان يشاء الله نرفع درجت من نشاء و فوق كل ذى
علم عليم ﴿۷۶﴾ قالوا ان يسرق فقد سرق اخ له من قبل

یعقوب کے دل میں اُس کو پورا کیا اور بیشک وہ (یعني یعقوب) صاحب علم تھا
اُس چیز سے کہ ہم نے اُس کو سکھلایا تھا ولیکن اکثر آدمي نہیں جانتے ۞۶۸ اور جب وہ
داخل ہوئے یوسف کے پاس تو یوسف نے جگہہ دي اپنے پاس اپنے بھائي کو کہا
بیشک تیرا بھائي ہوں پھر تو غمگین نہو اُس سے جو وہ کرتے تھے ۞۶۹ پھر جب مہیا
کر دیا اُن کا سامان رکھدیا پاني پینے کا پیالہ (جو کہ مرصع بجواہرات اور بیش قیمت
تھا) اپنے بھائي کي خورجي میں پھر پکارا پکارنے والا کہ اے قافلہ والو بے شک تم البتہ
چور ہو ۞۷۰ اُنھوں نے کہا اور اُن کے سامنے آئے کہ کیا چیز تمھاری جاتی رہي ہی ۞۷۱ اُن
لوگوں نے کہا کہ جاتا رہا ہی پیالہ بادشاہ کا اور جو کوئي اُس کو لاوے اُس کے لیئے دی
بوجھ ایک اُونٹ کا اور ہم اِس وعدہ کے ضامن ہیں ۞۷۲ اُنھوں نے کہا خدا کي قسم بیشک
تم جانتے ہو کہ ہم اس لیئے نہیں آئے کہ فساد کریں زمین میں (یعني ملک میں) اور
ہم ہرگز چور نہیں ہیں ۞۷۳ اُن لوگوں نے کہا کہ پھر کیا بدلہ ہی اُس کا (یعني چرانے کا)
اگر تم جھوٹے ہو ۞۷۴ اُن لوگوں نے کہا اُس کا بدلہ وھي شخص ہی جسکي خورجي میں
وہ پایا جاوے پھر وھي اُس کا بدلہ ہی اسي طرح ہم سزا دیتے ہیں (اپنے ملک میں)
ظلم کرنے والوں کو ۞۷۵ پھر شروع کي یوسف نے اُن کي خورجیوں کي (تلاشي) پہلے اپنے
بھائی کي خورجي کي پھر نکالا اُس کو (یعني پیالہ کو) اپنے بھائي کي خورجي میں سے
اس طرح ہم نے مکر کیا یوسف کے لیئے - نہیں تھا کہ لیلوے اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون
میں مگر یہہ کہ اللہ چاہے - بلند کرتے ہیں ہم درجے جسکے چاہیں ہیں - اور اوپر ہر جاننے
کے جاننے والا ہی ۞۷۶ اُنھوں نے کہا کہ اگر یہہ چراوے تو بے شک چرایا تھا اس کے ایک
بھائي نے اس سے پہلے —

فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ
مَكَانًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يٰأَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا
شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا
إِذًا لَظٰلِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ
كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ
وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى
يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِي وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِينَ ﴿٨٠﴾
ارْجِعُوا إِلٰى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يٰأَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَ مَا
شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِينَ ﴿٨١﴾ وَسْئَلِ
الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَ إِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٨٢﴾
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّٰهُ
أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾ وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ
وَ قَالَ يٰأَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ

پھر پوشیدہ رکھا اسکو یوسف نے اپنے دل میں اور نہیں ظاہر کیا اُسکو (یعني اُس کے
جواب کو) اُن پر اور کہا کہ تم شریر ہو اپني جگہہ میں اور اللہ جانتا ہی جو کچھہ کہ
تم بیان کرتے ہو ﴿٧٧﴾ اُنہوں نے کہا کہ اے عزیز اُس کا ایک باپ ھی بہت بڈھا پھر لے لے
ہم میں سے ایک کو اُسکي جگہہ بے شک ہم دیکھتے ہیں تجھکو احسان کرنے والوں
میں سے ﴿٧٨﴾ یوسف نے کہا پناہ بخدا کہ ہم لیویں سواے اُس شخص کے پایا ہی ہمنے
اپنا مال اُسکے پاس بے شک اُس وقت ہم ہونگے ظالموں سے ﴿٧٩﴾ پھر جب وہ نا اُمید
ہوئے اُس سے تو الگ ہو بیٹھے آپس میں مشورہ کرنے کو کہا اُن کے سب سے بڑے نے کیا نہیں
جانتے ہو تم یہہ کہ تمہارے باپ نے لے لیا ہی تم سے پکا عہد خدا سے اور اس سے پہلے
کیا تقصیر کی تھي تم نے یوسف کے حق میں پس میں نہ جاونگا اس سر زمین سے اُس
وقت تک کہ اجازت دے مجھکو میرا باپ یا حکم دے اللہ میرے لیئے اور وہ بہتر ہی حکم
کرنے والوں کا ﴿٨٠﴾ پھر جاو اپنے باپ پاس اور کہو اے ہمارے باپ بے شک تیرے بیتے نے چوري
کي اور ہم نے نہیں گواہي دی مگر اُسکي جو ہم جانتے ہے (یعني اپنے ملک کے قانون کي
کہ جو چوري کرے وہي اُس کے بدلہ میں لیا جوے) اور ہم نہیں تھے غیب کي باتوں کے
نگہبان (یعني اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ ہمارا بھائي چور نکلے گا) ﴿٨١﴾ اور پوچھہ لے
اُس بستی سے جس میں ہم تھے اور قافلہ سے جس میں ہم آئے ہے اور بے شک ہم سچے
ہیں ﴿٨٢﴾ یعقوب نے کہا بلکہ بنا لی ہی تمہارے لیئے تمہارے دل نے کوی بات پس صبر
اچھا ہی اُمید ہی کہ اللہ میرے پاس لے آوے سب کو اکہٹا بیشک وہ جاننے والا ہی
حکمت والا ﴿٨٣﴾ اور مونہہ پھیر لیا اُن سے اور کہا ہاے میرا افسوس یوسف پر

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

اب تمام سورة میں صرف دو تین مقام قابل غور باقی رہ گئے ہیں ایک یہہ " وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم — دوسرے یہہ - اذهبوا بقميصي هذا فالقوه على وجهه ابي يات بصيرا — فلما ان جاء البشير القاه على وجهه فارتد بصيرا - تیسرے یہہ - ولما فصلت العير قال ابوهم اني لاجد ريح يوسف لولا ان تفندون — پس اب ہم ان تینوں مقاموں کي تفسیر بیان کرنی چاهتے ہیں *

' ابيضت عيناه ' سے زوال بصارت یعنی اندھا ہو جانا مراد لینا صحیح نہیں ہی غم سے اور زیادہ رونے سے انسان کي آنکھوں میں أس کي بینائي میں ضعف آجاتا ہی اور آنکھوں کے ڈھیلوں میں جو سفیدي ہی أس کي رنگت اصلي سفید رنگ میں اور پر رونق نہیں رہتیں بلکہ بے رونق اور اصلي رنگ سے زیادہ سفید ہو جاتي ہیں اور تراوت کي بجاے خشکي آجاتي ہی یہاں تک کہ انسو نکلنے بھي موقوف ہو جاتے ہیں اور آنکھیں ڈگر ڈگر کرنے لگتی ہیں پس یہي حال حضرت یعقوب کی آنکھوں کا ہوگیا تھا قرآن مجید کے یہہ الفاظ کہ ' من الحزن فهو كظيم ' صاف اسي مطلب کو ظاہر کرتے ہیں *

لیکن یہہ حالت دفعتا بدل جاتي ہی جبکہ وہ غم دور ہو جاوے دل میں طاقت اور دماغ میں قوت آجاتي ہی خون کي گردش تیز ہوجاتي ہی اور ان سب باتوں سے آنکھوں پر رونق ہوجاني ہی ضعف بصر جاتا رہتا ہی اور اصلی بصارت پھر آجاتي ہی اسي حالت کي نسبت يات بصيرا اور فارتد بصيرا کہا گیا ہی — یہہ سب أمور طبعي ہیں جو انسان پر ایسي حالت میں گذرتي ہیں پس کوئي ضرورت نہیں کہ ہم ان طبعي واقعات کو بیہودہ اور بے سروپا روایتوں کي بنا پر دور ازکار قصی بناویں اور جھوٹے قصوں کو قرآن مجید کي تفسیر میں داخل کرکے کلام الہي کے ساتھہ بے ادبي کریں *

تفسیر کبیر میں بھي بعض اقوال ایسے لکھے ہیں جو بہت کچھہ أس تفسیر سے جو ہمنے بیان کي ہی مناسبت رکھتے ہیں اس مقام پر أن کا نقل کرنا خالي از لطف نہوگا *

تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ " جب حضرت یعقوب نے کہا کہ ہاے افسوس یوسف پر — تو أن پر رونے نے غلبہ کیا اور رونے کے وقت آنکھہ میں پاني بہت ہو جاتا ہی اور آنکھہ

انه لما قال يا اسفي علي يوسف غلبه البكاء وعند غلبة البكاء يكثر الماء في العين فتصير

اور سفید ہوگئیں اُس کی (یعنی یعقوب کی) آنکھیں پھر وہ غم سے بھرا ہوا تھا (۸۴)
اُنھوں نے کہا بخدا ہمیشہ تو رھیگا یاد کرتا یوسف کو یہاں تک کہ تو ہو جاوے مضمحل
یا ہو جاوے تو مرنے والوں میں سے (۸۵) *

العین کانها ابیضت من بیاض ذلک الماء و قوله ابیضت عیناه من الحزن کنایة عن غلبة البکاء والدلیل علی صحة هذا القول ان تاثیرالحزن فی غلبة البکاء لا فی حصول العمی فلو حملنا الابیضاض علی غلبة البکاء کان هذا التعلیل حسنا ولو حملناه علی العمی لایحسن هذا التعلیل فکان ماذکرناه اولی و هذا التفسیر مع الدلیل رواه الواحدی فی البسیط عن ابن عباس رضی الله عنهما (تفسیر کبیر)

ایسی ہوجاتی ہی کہ گویا سپید ہوگئی ہی اس پانی سے — اور خدا کا یہہ قول کہ یعقوب کی آنکھیں غم سے سپید ہوگئیں رونے کے غلبہ سے کنایہ ہی اور اس قول کی صحت کی دلیل یہہ ہی کہ غم کا اثر رونے کا غلبہ ہی نہ اندھا ہوجانا پس اگر ہم سپیدی کو غلبۂ بکا پر محمول کریں تو یہہ تعلیل معقول ہوگی اور اگر اندھے پن پر محمول کریں تو یہہ تعلیل موزوں نہوگی — اس لیئے ہم نے جو ذکر کیا وہی بہتر ہی — اور یہہ تفسیر باوجود اس دلیل کے حضرت ابن عباس سے مروی بھی ہی جیسا کہ واحدی نے بسیط میں روایت کیا ہی پس اس روایت سے جو حضرت ابن عباس سے بیان ہوتی ہی صاف ظاہر ہی کہ ابیضت عیناہ سے حضرت یعقوب کا اندھا ہوجانا مراد نہیں ہی *

ایک اور قول اسی مقام پر تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ "بعضوں نے کہا ہی

و منهم من قال ما عمی لکنه صار بحیث یدرک ادراکا ضعیفا (تفسیر کبیر)

کہ وہ اندھے نہیں ہوگئے تھے بلکہ اُن کو نظر آتا تھا لیکن کم نظر آتا تھا *

اس کے بعد تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ " پھر وہ بصیر ہوگئے — اور ارتداد کے معنی

فارتد بصیرا اے رجع بصیراً و معنی الارتداد انقلاب الشی الی حالة قد کان علیها وقوله فارتد بصیرا اے صیره الله بصیرا کما یقال طالت النخلة والله تعالی اطالها واختلفوا فیه فقال بعضهم انه کان قد عمی بالکلیة فالله تعالی جعله بصیرا فی هذا الوقت و قال اخرون بل کان قد ضعف بصره من کثرة البکاء وکثرة الاحزان فلما القوا القمیص علی وجهه وبشر بحیاة یوسف علیه السلام عظم فرحه وانشرح

کسی شی کا اُس حالت پر واپس آ جانا ہی جو پہلے تھی اور خدا کا یہہ قول فارتد بصیرا اس کے یہہ معنی ہیں کہ خدا نے اُن کو بصیر کردیا جیسا کہ محاورہ میں کہتے ہیں کہ کھجور لمبی ہوگئی اور خدا نے اُس کو لمبی کردیا — اور اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہی سو بعضوں نے کہا ہی کہ وہ بالکل اندھے ہوگئے تھے اور الله نے اُن کو اُس وقت بصیر کردیا —

قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ

اور بعضوں نے کہا هی که اُن کی نگاه زیاده رونے سے اور غم سے ضعیف هوگئی تهی پس جب اُن پر کرته ڈالا اور یوسف کی زندگی کی خوشخبری دی تو اُن کو بہت خوشی حاصل هوئی اور اُن کا سینه کهل گیا اور غم جاتا رها پس اُن کی نگاه قوی هوگئی اور جو نقصان تها جاتا رها *

صدره و زالت احزانه فعند ذالک قوی بصره و زال النقصان عنه (تفسیر کبیر) -

اب " لاجدریح یوسف " پر غور کرنی باقی هی — یهه بات بخوبی ظاهر هی که حضرت یعقوب کو اسبات پر که حضرت یوسف کو بهیڑیا کها گیا هرگز یقین نهیں تها اور وه بلاشبهه اُن کو زنده سمجهتے تهے اور ایسے موقع پر یهی خیالات هوتے هیں که وه کهیں چلا گیا هوگا اور کسی نے اُس کو اُٹهکے پاس رکهه لیا هوگا یا بطور غلام کے بیچ ڈالا هوگا اور اُس زمانه کی حالت کے مطابق یهه اخیر خیال زیاده قوی تها اُنهی وجهات سے اُن کو همیشه یوسف کی تلاش رهتی تهی اور همیشه اُس کے ملنے کی توقع رکهتے تهے اور اُن کے تلاش کرنے کی هدایت کرتے تهے — یهه ایسا امر هی جو همیشه هوا کرتا هی اس زمانه میں بهی اگر کسی کا لڑکا کهو جاتا هی یا کهیں نکل جاتا هی تو همیشه اُس کی تلاش میں رهتا هی اور اُس سے ملنے یا اُس کے مل جانے کی توقع رکهتا هی *

اُس زمانه میں مصر کی ایسی حالت تهی که لڑکے اور لڑکیوں کو پکڑ لیجاکر وهاں بیچ ڈالنا زیاده قرین قیاس تها اور کچهه تعجب نهیں هی که حضرت یعقوب کو بهی یهه خیال هو که کسی شخص نے یوسف کو پکڑلیا هو اور مصر میں لیجاکر بیچ ڈالا هو تفسیر کبیر میں ایک روایت لکهی هی گو اُس روایت کا طرز بیان کیسا هی فضول هو مگر اُس کی فضولیات چهوڑکر دو نتیجے اُس سے نکالے جا سکتے هیں ایک یهه که حضرت یعقوب کو یوسف کے زنده هونے کا یقین تها دوسرے یهه که اُنکو یوسف کے مصر میں هونے کا احتمال تها اور وه روایت یهه هی که " حضرت یعقوب نے کہا که میں خدا کی طرف

قال یعقوب علیه السلام و اعلم من الله ما لا تعلمون ای اعلم من رحمته و احسانه ما لا تعلمون وهو انه تعالی یاتینی بالفرج من حیث لا احتسب فهو اشارة الی انه کان یتوقع وصول یوسف الیه. وذکروا لسبب هذا التوقع امورا احدها ان ملک الموت اتاه فقال له یا ملک الموت هل قبضت روح ابنی یوسف قال

اس نے کہا کہ بات یہہ ہی کہ میری شکایت کرنا اپنی بیقراری اور اپنے غم کی الله هي سے ہی اور میں جانتا ہوں الله سے جو کچھہ کہ تم نہیں جانتے ﴿۸۶﴾ اے میرے بیٹو جاؤ اور خبر لگاؤ یوسف کی اور اُس کے بھائی کی

لا یا نبي الله ثم اشار الی جانب مصر و قال اطلبہ ههنا — (تفسیر کبیر)

سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی میں خدا کا وہ احسان اور رحمت جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور وہ یہہ ہی کہ خدا میرے لیئے خوشی لائیگا اور مجھے پہلے سے اُس کی کچھہ خبر نہوگی پس یہہ اشارہ ہی اسبات کی طرف کہ حضرت یعقوب ـ یوسف کے ملنے کی اُمید رکھتے تھے اور لوگوں نے اس اُمید کی مختلف وجوہ بیان کیئے ہیں ایک یہہ کہ ملک الموت اُن کے پاس آئے تو اُن سے یعقوب نے پوچھا کہ تم نے میرے بیٹے کی روح قبض کر لی اُنہوں نے کہا اے خدا کے پیغمبر نہیں ـــ پھر ملک الموت نے مصر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اُسکو تلاش کیجیئے ؞

بلا شبہہ حضرت یعقوب نے مصر میں بھی تلاش کی ہوگی مگر وہ عزیز مصر کے ہاتھہ بیچے گئے تھے اور محلوں میں داخل تھے اور ایک مدت تک قید رہے اُن کا پتا نہیں لگ سکتا ہوگا مگر جب حضرت یوسف کے بھائی مصر میں گئے اور حضرت یوسف بھی اُس زمانہ میں عروج کی حالت میں تھے اور رعایت اور سلوک کہ اُنہوں نے اپنے بھائیوں کے ساتھہ کیا تھا اور پھر اپنے حقیقی بھائی کے لانے کی بھی تاکید کی تھی اور کچھہ حالات بھی اُن کے سنے ہونگے تو اُن کے بھائیوں اور اُن کے باپ کے دل میں ضرور شبہہ پیدا ہوا ہوگا کہ کہیں یہہ یوسف ہی نہو مگر جس درجہ ساعی پر اُسوقت حضرت یوسف تھے یہہ شبہہ پختہ نہوتا ہوگا اور دل سے نکل جاتا ہوگا ؞

اس بات کا ثبوت کہ یوسف کے بھائیوں کو دلمیں بھی شبہہ تھا کہ وہ یوسف ہی نہو خود قرآن مجید سے پایا جاتا ہی کیونکہ جب حضرت یوسف نے اُن سے کہا کہ " تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اُسکے بھائی کے ساتھہ کیا کیا تھا ـــ تو بغیر اس کے کہ حضرت یوسف کہیں کہ میں یوسف ہوں اُنکے بھائی بول اُٹھے کہ انک لانت یوسف یعنی کیا سچ مچ تم یوسف ہو ـ اسیطرح حضرت یعقوب کے بیٹوں کے مصر میں آنے جانے اور حالات سننے سے یوسف کی نسبت مصر میں ہونے بلکہ یوسف کے یوسف ہونے کا شبہہ قوی ہوتا جاتا تھا اس امر کی ثبوت کے علاوہ اُس پہلی روایت کی مؤید چند اور روایتیں تفسیر کبیر میں موجود ہیں ؞

وَلَا تَايْئَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ (٨٧) فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا يُّهَا الْعَزِيْزُ

ایک روایت یہہ ہی کہ " سدي کا قول ہی کہ جب حضرت یعقوب کو انکے بیٹوں نے عزیز مصر کی صفات اور ان کے اقوال و افعال کے [illegible] سے مطلع کیا تو انکو امید ہوئی کہ وہ یوسف ہي ہونگے اور یہہ کہا کہ کافروں میں تو ایسا شخص پیدا نہیں ہوسکتا *

قال السدي لما اخبره بنوه بسيرة الملك وكمال حاله في اقواله وافعاله طمع ان يكون هو يوسف [illegible] (تفسير كبير) —

ایک [illegible] ہی [illegible] انہوں نے [illegible] کہ ہمارا [illegible] چوری نہیں کرسکتا اور یہہ [illegible] کہ بادشاہ نے اسکو نہ ستایا نہ مارا پس انکو [illegible] غالب ہوا کہ یہہ بادشاہ یوسف ہي [illegible]

فلم قطعوا ان بنياميں لايسرق وسمع ان الملك ما اذاه وما ضربه غلب على ظنه ان ذلك الملك هو يوسف (تفسير [illegible]) —

[illegible] اور ان کے [illegible] سے [illegible] خدا نے کہا یہ [illegible] اور جان لو کہ [illegible] کی [illegible] انہوں نے بیٹوں سے کہا کہ یوسف کا پتہ لگاؤ

انه [illegible] بنيامين [illegible] يوسف [illegible] واعلم [illegible] السلام [illegible] يوسف [illegible] امید تحسسوا من يوسف — (تفسير كبير)

پس [illegible] حضرت یعقوب کا [illegible] نبي یوسف نے [illegible] کی [illegible] اس کو [illegible] غلاموں کا [illegible] یوسف [illegible] میں کامل [illegible] خود یوسف کی [illegible] لوگ مصر میں گئے تو حضرت یوسف نے مصر میں سب کے سامنے کردیا تھا کہ میں یوسف ہوں اور حضرت یعقوب [illegible] کے [illegible] اور ان کے لیئے بہت سا سامان مہیا کرنے کو حکم دیا تھا جس کے [illegible] کچہہ عرصہ [illegible] اس عرصہ میں حضرت یوسف کے مصر میں موجود ہونے کی [illegible] حضرت یعقوب کو [illegible] گئي ہوگي [illegible] پر ان کو یقین تھا اور انہوں نے فرمایا کہ " اني لاجد ريح يوسف لولا ان تفندون " یعني میں پاتا ہوں خبر یوسف کي اگر تم [illegible] مجہے [illegible] *

اور نا اُمید نه هو الله کي رحمت سے بیشک نهیں نا اُمید هوتا کوئی الله کي رحمت سے مگر کافروں کي قوم کے ۸۷ پھر جب وه داخل هوئے یوسف پاس (یعني دوسري دفعه) تو اُنهوں نے کها اے [illegible]

همکو نهیں معلوم هی که قران مجید میں کهیں [illegible] کا لفظ بمعنی بو کے آیا هو اس مقام پر ریح کا لفظ یوسف کی طرف مضاف هی تو اس [illegible] چاهیئے [illegible] قرآن مجید میں اور کهیں بهی ریح کا لفظ کسی شخص یا [illegible] کي نسبت مضاف هوکر [illegible] نهیں اگر آیا هی تو اُس کے کیا معنی هیں — [illegible] کے [illegible] واطیعوا الله و رسوله ولا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم (سورة انفال آیت ۴۸) یعنی [illegible] هوا [illegible] یعني [illegible] و اتفاق کی جو خبر [illegible] هی اُس [illegible]

علاوه اس کے خود ریاح کو [illegible] خبر [illegible] [illegible] [illegible] بشرا بین یدی رحمته (سوره اعراف آیت ۵۵) [illegible] ومن آیاته ان یرسل الریاح مبشرات (سورة [illegible] آیت ۴۵) پس ریح یوسف سے صاف مراد اُس افواهي خبر سے هی جس سے یوسف کا [illegible] حضرت یعقوب نے [illegible] *

[illegible] کے دل میں یهه کهانی بسي هوئي تهی که جب حضرت ابراهیم کو آگ میں ڈالا [illegible] تو حضرت جبرئیل نے بهشت سے ایک قمیص لاکر حضرت ابراهیم کو [illegible] جسکے سبب وه آگ میں نهیں جلے — وه قمیص حضرت اسحق [illegible] اُن کے [illegible] یعقوب [illegible] آیا حضرت یعقوب نے اسکو [illegible] تعوید کے چاندی [illegible] حضرت [illegible] کے گلے میں لٹکا [illegible] — جب اُنکو اندهی کنوین میں ڈالا [illegible] تعوید [illegible] ره گیا تها وهي قمیص اُنهوں نے بهیجی تهی جب وه نکلا [illegible] میں [illegible] قمیص کی خوشبو [illegible] تک [illegible] [illegible] حضرت [illegible] تو کو پهنچی [illegible] که بهشت کي یا یوسف کے قمیص کی [illegible] قرآن مجید [illegible] ریح کے معني بو کے قرار دیدیئے — [illegible] افسوس هی که هم اُس [illegible] نهیں کرسکتے — [illegible] اُنهوں نے [illegible] وه ایک شاعرانه کلام هوگا اور صرف [illegible] نشاني کے [illegible] [illegible] اُس [illegible] تهی [illegible] اسکے که اُس سے حضرت یعقوب [illegible] اور اُن کے دلکو تسلی هوجاوے که یوسف زنده هی اور ایسے هي [illegible] دیا هی *

مسنا و اهلنا الضر و جئنا ببضاعة مزجية فاوف لنا الكيل
و تصدق علينا ان الله يجزي المتصدقين (۸۸) قال هل
علمتم ما فعلتم بيوسف و اخيه اذ انتم جاهلون (۸۹) قالوا
ءانك لانت يوسف قال انا يوسف و هذا اخي قد من
الله علينا انه من يتق و يصبر فان الله لا يضيع اجر
المحسنين (۹۰) قالوا تالله لقد اثرك الله علينا و ان كنا
لخطئين (۹۱) قال لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم و
هو ارحم الرحمين (۹۲) اذهبوا بقميصي هذا فالقوه على
وجه ابي يات بصيرا واتوني باهلكم اجمعين (۹۳) و لما
فصلت العير قال ابوهم اني لاجد ريح يوسف لولا ان
تفندون (۹۴) قالوا تالله انك لفي ضللك القديم (۹۵) فلما
ان جاء البشير القىه على وجهه فارتد بصيرا (۹۶) قال الم اقل
لكم اني اعلم من الله ما لا تعلمون (۹۷) قالوا يا بانا استغفر لنا
ذنوبنا انا كنا خطئين (۹۸)

چھو لیا ھمکو اور ھمارے لوگوں کو سختي نے اور ھم لائے ھیں ایک حقیر (یعني تھوڑي
سي) پونجي پھر بھر دے ھمکو پیمانہ اور خیرات کر ھمپر بیشک الله جزا دیتا ھی خیرات
کرنے والوں کو ﴿۸۸﴾ یوسف نے کہا کہ کیا جانتے ھو تم جو کچھہ کہ تم نے کیا یوسف اور اُسکے
بھائي کے ساتھہ جبکہ تم جاھل تھے ﴿۸۹﴾ وہ بولے اُتھے نہ کیا بیشک تو البتہ تو ھي یوسف
ھی یوسف نے کہا کہ میں یوسف ھوں اور یہہ میرا بھائي ھی بیشک احسان کیا ھی الله
نے اُوپر ھمارے بیشک جو کہ پرھیز گاري کرے اور صبر کرے پھر بیشک الله نہیں ضایع کرتا
اجر نیک کام کرنے والوں کا ﴿۹۰﴾ اُنہوں نے کہا قسم بخدا بیشک بزرگي دي ھی تجھکو الله
نے ھمپر اور بیشک ھم تھے خطا کرنے والے ﴿۹۱﴾ یوسف نے کہا کہ کوئي سرزنش نہیں ھی
تمپر آج کے دن بخشے الله تعالے تمکو اور وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ھی رحم کرنےوالوں کا ﴿۹۲﴾
لے جاؤ میرے اس کرتہ کو اور دالدو اُوپر مونہہ میرے باپ کے (یعني اُس کے سامنے) آویگا
بینا ھوکر اور لے آؤ میرے پاس اپنے کنبہ کو سب کو ﴿۹۳﴾ اور جبکہ جدا ھوا قافلہ (یعني جدا
ھوا شہر مصر سے یعني واپس چلا) کہا اُن کے باپ نے کہ بیشک میں پاتا ھوں ھوا یعني خبر
(عام ترجمہ بو) یوسف کي اگر تم مجھکو بہکا ھوا نہ کہو ﴿۹۴﴾ جس سے مضطرب ھوکر
یعقوب نے کہا تھا اُن لوگوں نے کہا کہ بخدا بیشک تو اپني قدیم گمراھي (یعني غلط
خیال اور اُلٹي سمجھہ) میں پڑا ھوا ھی ﴿۹۵﴾ پھر جب آیا خوشخبري دینے والا ڈال دیا
اُس کو یعني کرتے کو اُس کے مونہہ پر (یعني یعقوب کے سامنے) پھر وہ ھوگیا بینا ﴿۹۶﴾
یعقوب نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں جانتا ھوں الله سے وہ جو تم
نہیں جانتے ﴿۹۷﴾ اُنھوں نے کہا اے ھمارے باپ ھمارے لیئے ھمارے گناھوں کي معافي مانگ
بیشک ھم تھے خطا کرنے والے ﴿۹۸﴾

قال سوف استغفر لكم ربي انه هو الغفور الرحيم (۹۹) فلما
دخلوا على يوسف اوى اليه ابويه وقال ادخلوا مصر
ان شاء الله امنين (۱۰۰) ورفع ابويه على العرش وخروا
له سجدا وقال يابت هذا تاويل رءياى من قبل قد
جعلها ربي حقا وقد احسن بي اذ اخرجني من السجن
وجاء بكم من البدو من بعد ان نزغ الشيطن بيني و
بين اخوتي ان ربي لطيف لما يشاء انه هو العليم الحكيم (۱۰۱)
رب قد اتيتني من الملك وعلمتني من تاويل الاحاديث
فاطر السموت والارض انت ولي في الدنيا والاخرة
توفني مسلما والحقني بالصلحين (۱۰۲) ذلك من انباء
الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا
امرهم وهم يمكرون وما اكثر الناس ولو حرصت
بمؤمنين (۱۰۳) وما تسئلهم عليه من اجر ان هو الا
ذكر للعلمين (۱۰۴)

يعقوب نے کہا کہ میں تمہارے لیئے معافي مانگونگا اپنے پروردگار سے بے شک وہ بخشنے والا

هی مہربان ⁹⁹ پھر جب وہ (یعني یعقوب معه تمام خاندان کے) داخل ہوئے یوسف

کے پاس تو اُس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہہ دي اور کہا داخل ہو مصر میں اگر

خدا کی مرضي هو امن و امان سے ¹⁰⁰ اور اُس نے چڑھا لیا اپنے ماں باپ کو تخت

پر اور وہ سب جھک پڑے سجدہ کرتے ہوئے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہہ هی

تعبیر میرے پہلے والے خواب کي بیشک اُس کو کیا میرے پروردگار نے سچ اور بیشک

بہت احسان کیا مجھہ پر جبکہ نکالا مجھکو قید خانہ سے اور تمکو لے آیا چٹیل میدان

سے بعد اس کے کہ کچوکا مارا شیطان نے مجھہ میں اور میرے بھائیوں میں بیشک میرا

پروردگار وهی جاننے والا هی حکمت والا ¹⁰¹ اے میرے پروردگار تونے مجھکو دیا هی ملک

اور تونے مجھکو سکھایا هی علم حوادث عالم کے مآل کا † پیدا کرنے والا هی آسمانوں کا اور

زمین کا تو هی میرا مربي هی دنیا و آخرت میں مجھکو مسلمان مار اور ملادے مجھکو

نیکوں کے ساتھہ ¹⁰² اے محمد یہہ هیں خبریں غیب کي هم وحي بھیجتے هیں اُس

کی تیرے پاس اور تو نہ تھا اُن کے پاس جب اُن سبھوں نے ٹھان لیا اپنا کام کرنا اور

وہ مکر کرتے تھے اور نہیں هیں اکثر آدمي — گو کہ تو حرص کرے — ایمان والے ¹⁰³ اور

تو اُن سے نہیں مانگتا اُس پر کچھہ بدلا وہ نہیں هی مگر نصیحت عالموں کے لیئے ¹⁰⁴

---

† الحوادث جمع حديث والحديث حوادث و تويلها مآلها و مآل الحوادث الى قدرة الله تعالى و تكوينه و حكمته والمراد من تاويل الاحاديث كيفية الاستدلال بأصناف المخلوقات الروحانية والجسمانية على قدرة الله تعالى و حكمته و جلاله (تفسير كبير تحت آيت ٦)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

(لقد كان في قصصهم عبرة) اب هسكو غور كرني چاهيئے كه اس قصه ميں عبرت پكڑنے كي كيا چيزيں هيں — مفسرين نے جوكچهه لكها هو لكها هو مگر چند باتيں جو شبهه اس ميں نهايت عبرت پكڑنے كي هيں *

سب سے اول حضرت يوسف كي پاكدامني سے — حضرت يوسف جوان تھے اور

اور بہت سي نشانیاں هیں آسمانوں اور زمین میں اُن پر گذرتي هیں اور وہ اُن سے موںھہ پھیر لینے والےهیں ۱۰۵ اور ایمان نہیں لاتے اُن میں کے اکثر الله پر مگر هاں وہ شریک کرنے والے هیں ۱۰۶ کیا وہ نڈر هوگئے هیں اس بات سے که اُن پر کھٹا توٹ آوے عذاب الله کا یا آ جاوے اُن پر قیامت نا گھان اور وہ نه جانتے هوں ۱۰۷ کھدے (اے محمد) یهه هی میري راہ میں تمکو بلاتا هوں خدا کي طرف — سمجھه کے ساتھه میں اور جس نے میري تابعداري کي هی (یعني میں بھي سمجھه یا دلیل کے ساتھه خدا کي طرف بلاتا هوں اور جنهوں نے میري تابعداري کي هی وہ بھي سمجھه اور دلیل کے ساتھه خدا کي طرف بلاتے هیں) اور پاک هی الله اور هم نہیں هیں (خدا کے ساتھه کسیکو) شریک کرنے والوں میں سے ۱۰۸ اور نہیں بھیجا هم نے تجھه سے پہلے مگر آدمیوں کو — هم اُن کے پاس وحي بھیجتے تھے — بستیوں کے رهنے والوں میں سے پھر کیا وہ نہیں پھرے زمین (یعني ملک) میں تاکه وہ دیکھتے که کسطرح هوا انجام اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے اور بے شک آخرت کا گھر بہتر هی اُن کے لیئے جو ڈرتے هیں پھر کیا تم نہیں ڈرتے ۱۰۹ یہاں تک که جب نا اُمید هوگئے رسول اور اُن لوگوں نے گمان کیا که اُن کے (یعني رسولوں کي) طرف سے جھوٹ بولا گیا تو آئي اُن کے پاس همارے مدد پھر بچائے گئے وہ جن کو هم نے چاها اور نہیں پھیرا جاتا همارا عذاب گنهگار قوم سے ۱۱۰ بے شک تھي اُن کے قصه میں نصیحت سمجھه والوں کے لیئے

انسان کا نفس امارہ حواني کے زمانه میں ادنی سي بات میں پاکدامني سے ڈگمگا دیتا هی — حضرت یوسف کو اس ڈگمگا دینے کي اس قدر زیادہ ترغیبیں دیں هیں که کسی انسان کو نہوسکتی تھیں — عزیز مصر کي عورت جو ایک بادشاہ کی دولت مندی [illegible] درجه رکھتي تھي اُس کي خواهش تھي — [illegible] خود [illegible] جوان اور خوبصورت بھي تھي

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
تَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۱۱۱)

كي تمام نعمتيں يوسف كو دينے پر موجود تهي — وه اور يوسف ايك محل ميں رهتے
تهے — جب چاهيں تنهائي ميں مل سكتے تهے متعدد دفعه وه عورت اس طرح پيش
آئي كه اس حالت ميں ايك جوان مرد كا جوان عورت كي خواهش كو نه پورا كرنا اگر
ناممكن نهيں تو حد سے زياده مشكل تهي اور باوجود ان تمام باتوں كے حضرت يوسف كا
خوف خدا كے ڈر سے اور اس احسانمندي كي وجهه سے كه اس كے شوهر نے مجهے خريدا
تهي اور پرورش كيا تهي اور اپنے گهر ميں ركها هي ميں كيونكر اس كي خيانت كرسكتا
هوں ـ كـ دامن رهنما يه انتها غور كرنے اور نصيحت پكڑنے كے قابل هي — ادهر خدا كا
خوف اور خدا كے احكام كي اطاعت نصيحت ديتي هي اور ادهر محسن كے احسان كو
كهاں تك سراهنا اور فطرتي جذبات انساني پر بهي احسانمندي كو غالب ركهنا انسانوں كے
واسطے بهت بڑي نصيحت هي ٭

جب عزيز مصر كي عورت نے كها كه اگر تو ميري بات نه مانيگا تو ميں تجهكو
قيد خانه ميں بهيج دونگي اور ذليل كرونگي تو يوسف نے اس مصيبت اور ذلت كو گوارا
كركے كس سچے دل اور خالص نيت سے كها كه اے ميرے پروردگار قيدخانه مجهكو بهت
پيارا هي اس بات سے جو وه مجهه سے چاهتي هي — يهه قول حضرت يوسف كا كسقدر
دل ميں اثر كرنے والا اور عبرت اور نصيحت دينے والا هي ٭

باپ سے كم سني ميں مفارقت بهائيوں كا ظلم — اندهے كنوئيں ميں ڈال ديئے جانے كي
مصيبت بطور غلام كے پكڑے اور بيچے جانے كي ذلت اور پهر عيش اور آرام ميں آكر قيدخانه
ميں ڈالے جانے كي ذلت و مصيبت سب كو صبر سے سهنا اور هر حالت ميں خدا كي
مرضي پر راضي رهنا كبهي اس كي شكايت نكرنا كيا انسانوں كے ليئے عمده سي عمده
نصيحت نهيں هي ٭

اس كے بعد جب يوسف بادشاهت كے درجه پر پهونچ گئے اور بهائيوں پر بخوبي قابو
پا ليا تو ان كے تمام ظلموں كو جو ان كے هاتهه سے سهے تهے اور ان كي تمام برائيوں اور بدسلوكيوں
كو يكلخت بهلا ديا اور نهايت اخلاق و محبت سے ان كے ساتهه پيش آنا اور نهايت مصيبت
كے وقت كے دريے اور طرح طرح سے ان كے ساتهه سلوك كرنا دنيا ميں ان كي خطاؤں سے

اور نہیں تھی بات جوڑی بناوٹی ہوئی و لیکن سچا کرنے والی ہی اُس چیز کی جو سامنے ہی اور تفصیل ہی ہر چیز کی اور ہدایت ہی اور رحمت ہی ایمان لانے والی قوم کے لیئے ﴿۱۱۱﴾

درگذر کرنا اور عاقبت میں اُن کے گناہوں کی معافی چاہنا کیا انسانوں کے لیئے اپنے اخلاق درست کرنے کے لیئے کچھہ کم نصیحت ہی ٭

ماں باپ کی خدمت اور تعظیم و ادب جو عین بادشاہت کے درجہ پر پہونچ کر حضرت یوسف نے ادا کیا ہمارے لیئے کیسی عمدہ نصیحت ہی ٭

حضرت یوسف کے بھائیوں نے جو بدسلوکی اُنکے بھائی اور بڈھے باپ کے ساتھہ کی پر آخر کار اُس سے نادم اور پشیمان ہونے کیا ہمارے لیئے ایسے یا اُس کی مانند کاموں سے بچنے کے لیئے عمدہ نصیحت نہیں ہی ٭

حضرت یعقوب کو اس واقعہ سے جو رنج پہونچا اور مدت دراز تک اُس رنج و مصیبت میں مبتلا رہے مگر ہر حال میں خدا ہی کو یاد رکھا اُسی سے کہا جو کچھہ کہا اُسی سے توقع رکھی جو توقع رکھی اور اگر کوئی لفظ زبان سے نکلا تو یہی نکلا کہ انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ — تو کیا اُن کی یہہ حالت ہمکو خدا کی مرضی پر راضی اور احسان کا شکر ادا کرنے اور اُس کے رحم کے ہر حالت میں متوقع رہنے کے لیئے کیسی اچھی [illegible] نصیحت نہیں ہی ٭

پس اس چھوٹی سورۃ اور مختصر الفاظ میں ان نصیحتوں کو کیسی عمدگی سے بیان کیا ہی کہ جنہوں پر غور کرنے سے ہر ایک بات کی سچائی اور جرأت اور انسانی جذبات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھرتا ہی اور وہ واقعات دل میں اثر کرتے ہیں اور خدا کے اس فرمانے پر کہ — ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ و تفصیل کل شیء و ہدی و رحمۃ لقوم یؤمنون — دل سے ایمان آجاتا ہی ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿٢﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْهٰرًا وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ہی بڑا مہربان

المر — یہہ ہیں آیتیں کتاب (یعني قرآن) کي اور وہ جو بھیجي گئي ہی تیرے پاس
تیرے پروردگار سے ٹھیک ولیکن اکثر آدمي ایمان نہیں لاتے ۱ اللہ وہ ہی جس نے بلند کیا
آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے کہ تم اُن کو دیکھو (في تفسیر ابن عباس یقال بعمد لا ترونها)
پھر قایم ہوا عرش پر اور حکم کے تابع کیا سورج کو اور چاند کو ہر ایک چلتا ہی میعاد
معین تک — تدبیر کرتا ہی کام کی اور تفصیل کرتا ہی نشانیوں کی تاکہ تم اپنے پروردگار کے
ملنے پر یقین کرو ۲ وہ وہ ہی جس نے پھیلایا زمین کو اور پیدا کیا اُس میں پہاڑوں اور
نہروں کو اور ہر قسم کے پھلوں کو — پیدا کیا اُس میں جوڑا جوڑا ڈھانک دیتا ہی رات سے
دن کو اس میں بے شک نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیئے جو سوچتے ہیں ۳ اور
زمین میں کے ٹکڑے ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور
کے درخت ہیں ایک جڑ سے پھوٹتے ہوئے اور الگ اُوگے ہوئے سیراب کیے جاتے ہیں ایک
ہي پاني سے اور فضیلت دیدیتے ہیں ہم اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مزے میں بیشک
اس میں ہیں نشانیاں اُن لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں ۴ اور اگر تو تعجب کرے
(اُن کي باتوں میں) تو عجب ہی اُن کا کہنا کہ کیا جب ہم مٹي ہوجاوینگے تو کیا پھر
ہم نئي پیدایش میں ہونگے ۵ یہی وہ لوگ ہیں جو منکر ہوے اپنے پروردگار کے اور یہی
لوگ ہیں کہ طوق ہونگے اُن کی گردنوں میں اور یہي لوگ ہیں آگ میں رہنے والے

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ
لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ وَيَقُولُ
الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٨﴾ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا
تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٩﴾
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿١٠﴾ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ
أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ
وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿١١﴾ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ
يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ
وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٣﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ
بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ

وہ اُسي ميں هميشه رهينگے (٦) اور جلدي چاهتے هيں تجهه سے برائي پہلے بهلائي كے اور بے شک هوچكي هيں اُن سے پہلے سزائيں اور بے شک تيرا پروردگار بخشش والا هے انسان كے ليئے باوجود اُن كے ظالم هونے كے اور بے شک تيرا پروردگار سخت عذاب ديئے والا هے (٧) اور كہتے هيں وہ جو كافر هوئے كيوں نہيں بهيجي گئي اُس پر كوئي نشاني اُس كے پروردگار سے — بات يهه هے كه تو ڈرانے والا هے (يعني قيامت كے عذاب سے) اور هر قوم كے ليئے هدايت كرنے والا هے (٨) الله جانتا هے جو كچهه كه اُٹهاتي هے (يعني اپنے رحم ميں) هر ايک عورت اور جو كچهه كه گهٹا ديتے هيں رحم اور جو كچهه كه بڑها ديتے هيں (يعني مدت حمل ميں) اور هر ايک چيز اُس كے پاس اندازہ پر هے (٩) جاننے والا هے ڈهنكي اور كهلي كا بڑا هے بلند مرتبه كا (١٠) برابر هے تم ميں سے جو كوئي چهپاوے بات كو يا اُس كو پكار كر كہدے اور جو شخص كه وہ رات ميں چهپنے والا هے يا دن ميں رسته چلنے والا هے (١١) پے در پے هيں اُس كے ليئے (يعني محافظ) اُس كے آگے اور اُسكے پيچهے اُسكي حفاظت كرتے هيں الله كے حكم سے — بے شک الله نہيں بدلا ديتا اُس چيز كو جو كسي قوم كے سبب هے جب تک نه وہ بدل ديں اُس چيز كو جو اُن كے دلوں ميں هے — اور جب ارادہ كرتا هے الله كسي قوم كے ساتهه برائي كا پهر اُس كے ليئے كوئي پهير ديئے والا نہيں هے — اور كوئي اُن كے ليئے نہيں هے سوا اُس كے (يعني خدا كے) حمايت كرنے والوں سے (١٢) وہ وهي هے جو دكهاتا هے تمكو بجلي ڈر دلانے كو اور لالچ كرنے كو اور اُٹهاتا هے بهاري بادل (١٣) اور تسبيح كرتي هے كڑک ساتهه اُس كي تعريف كے اور فرشتے اُس كے (يعني خدا كے) ڈر سے — اور بهيجتا هے بجلي كے كڑكے پهر اُنكو پهونچا ديتا هے

بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَ هُوَ شَدِيْدُ
الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ
فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾
وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا
وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿١٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا
فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ
ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ
وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ

جس کو چاهتا هی اور وہ جهگڑتے هیں (خدا کي قدرت) میں - اور وہ سخت عذاب
والا هی ۱۳ اُسیکے لیئے هی پکارنا سچا - اور جو لوگ پکارتے هیں اور کسي کو اُس کے
سوا وہ اُن کو کچهه بهي فائدہ مند جواب نہیں دیتے مگر اُن کي مثال هتیلي پهیلاکر
پاني کي طرف چالے والي کي هی کہ تا پهونچے پاني اُس کے منهه میں اور وہ اُسمیں
پهونچنے والا نہیں - اور نہیں هی پکارنا کافروں کا بجز گمراهي کے ۱۴ اور خداهي
کے واسطے سجدہ کرتے هیں جوهیں آسمانوں میں اور زمین میں خوشی سے اور نا خوشي
سے اور اُن کي پرچهائیاں صبح کو اور شام کو ۱۵ کہدے (اے پیغمبر) کون هی پروردگار
آسمانوں کا اور زمین کا — کہدے کہ الله - کہدے پهر کیا تم پکڑتے هو اُس کے سوا
حمایتي وہ اختیار نہیں رکهتے خود اپنے لیئے نفع کا نہ ضرر کا - کہدے کیا برابر هی اندها اور
دیکهنے والا یا کیا برابر هیں اندهیریاں اور اوجالا — کیا اُنہوں نے تهیرائے هیں خدا کے لیئے
شریک کہ اُنہوں نے پیدا کیا هو مانند اُس کے (یعني خدا کے) پیدا کرنے کے پهر مشتبهہ
هوگئی هی اُنپر پیدایش - کہدے الله پیدا کرنے والا هر چیز کا هی وهی یگانہ زبردست
هی ۱۶ برسایا آسمان سے پاني پهر بہ نکلیں ندیاں اپنے اندازہ کے موافق پهر اُٹها رو نے
جهاگ اوپر هی اوپر اور اُس چیز میں جس کو تپاتے هیں آگ میں گہنا یا اور اسباب
بنانے کے لیئے جهاگ (یعني کیت) هی مثل اُس کي — اسیطرح الله بیان کرتا هی
حق اور باطل کو — پهر جو کہ جهاگ هی وہ جاتا رهتا هی نکمہ هوکر - اور جو هی وہ
چیز هی جو نفع دیتي هی آدمیوں کو

فيمكث في الارض كذلك يضرب الله الامثال للذين
استجابوا لربهم الحسنى والذين لم يستجيبوا له لو ان لهم
ما في الارض جميعا و مثله معه لافتدوا به اولئك لهم
سوء الحساب و ماويهم جهنم و بئس المهاد ﴿۱۸﴾ افمن يعلم
انما انزل اليك من ربك الحق كمن هو اعمى انما
يتذكر اولوا الالباب ﴿۱۹﴾ الذين يوفون بعهد الله ولا
ينقضون الميثاق ﴿۲۰﴾ والذين يصلون ما امر الله به ان
يوصل ويخشون ربهم ويخافون سوء الحساب ﴿۲۱﴾ والذين
صبروا ابتغاء وجه ربهم و اقاموا الصلوة و انفقوا مما
رزقنهم سرا و علانية و يدرءون بالحسنة السيئة اولئك
لهم عقبى الدار ﴿۲۲﴾ جنت عدن يدخلونها و من صلح
من ابائهم و ازواجهم و ذريتهم والملئكة يدخلون عليهم
من كل باب ﴿۲۳﴾ سلم عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ﴿۲۴﴾
والذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه و يقطعون

ٹہرتي هی زمين ميں اسيطرح بيان كرتا هی الله مثالوں كو - أن لوگوں كے ليئے
جنھوں نے قبول كيا هی اپنے پروردگار كو (يعني أس كي توحيد كو) اچھائي اور جن
لوگوں نے نہيں قبول كيا أسكو (يعني أسكي توحيد كو) اگر هو أن كے ليئے جو
كچھه كه زمين ميں هی سب كا سب اور أسيكي مانند أس كے ساتھه البته بدله
ديں ساتھه أسكے (يعني ايسا هونا غير ممكن تو بدله ديغا بهی غير ممكن هی) وهي لوگ
هيں كه أنكے ليئے هی برائي حساب كي — اور أنكي جگهه جهنم هی اور بري جگهه
هی ۱۸ كيا پهر وه شخص جو جانتا هی كه يهه جو بهيجا گيا هی تيرے پاس تيرے
پروردگار سے سچ هی أس شخص كي مانند هی كه وه اندها هی - [illegible]
هی كه نصيحت پكڑتے هيں عقل والے ۱۹ وه جو پورا كرتے هيں الله كے عهد كو اور نہيں
توڑتے عهد كو ۲۰ اور وه جو ملاتے هيں أسكو جسكے ليئے الله نے حكم ديا هی كه وه ملائے جاويں
اور اپنے پروردگار سے ڈرتے هيں اور ڈرتے هيں برے حساب سے ۲۱ اور جن لوگوں نے صبر [illegible]
اپنے پروردگار كے موجهه كی (يعني خاص أسيكي چاهت سے) اور قايم ركھا نماز كو اور خرچ [illegible]
أس ميں سے جو همنے أنكو روزي دي هی چهپكر اور ظاهر كركر اور دفع كرتے هيں [illegible]
[illegible] سے برائي كو وهي لوگ هيں جن كے ليئے هی پچهلا گهر يعني [illegible] ۲۲
بہشتيں هيں هميشه رهنے كي أس ميں وه جاوينگے اور وه جو اچھے هيں أن كے [illegible]
اور أنكي جورؤں اور أنكي اولاد ميں اور فرشتے آوينگے أن كے پاس هر دروازے سے ۲۳ ([illegible]
[illegible] كه) سلامتي هو [illegible] أس بدلے كه تم نے صبر كيا اور [illegible] ۲۴
اور [illegible] جو توڑتے هيں [illegible] عهد [illegible] كے [illegible]

مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَ يَقْدِرُ وَ فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَاالْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ
اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ
فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ
بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ
الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ﴿٣١﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

اُسکو جسکے لیئے اللہ نے حکم دیا ہی کہ ملایا جاوے اور فساد کرتے ہیں زمین میں وہی لوگ ہیں کہ اُنکے لیئے لعنت ہی اور اُنکے لیئے برا گھر ہی ۲۵ اللہ فراخ کرتا ہی روزی کو جس کے لیئے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی — اور وہ خوش ہیں دنیا کی زندگی سے اور نہیں ہی دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلہ میں) مگر بہت تھوڑی چیز ۲۶ اور کہتے ہیں وہ جو کافر ہوئے کیوں نہیں بھیجی گئی اُسپر کوئی نشانی اُسکے پروردگار کے پاس سے کہدے بیشک اللہ گمراہ کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی اپنی اُسکو جو رجوع کرتا ہی ۲۷ جو ایمان لائے اور تسلی پکڑتے اُنکے دل یاد کو اللہ کی یاد سے جان اللہ کی یاد سے تسلی پاتے ہیں دل — جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے خوش حالی ہی اُنکے لیئے اور اچھی ہی جگہہ پھر جائینگے ۲۸ اسیطرح ہمنے تجھکو بھیجا ہی ایک گروہ میں کہ گذر گئی ہیں اُن سے پہلے بہت سے گروہ تاکہ تو اُن کو پڑھ سناوے جو کچھہ کہ وحی بھیجی ہی ہم نے تیرے پاس اور وہ منکر ہوتے ہیں بڑے رحم کرنے والے (یعنی خدا) کے سبب — کہدے وہی میرا پروردگار ہی نہیں ہی کوئی معبود مگر وہ — اُسی پر میں نے توکل کیا ہی اور اُسی کی طرف ہی میرا رجوع ۲۹ اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ اُس سے پہاڑ اُڑائے جاتے یا اُس سے زمین پھاڑی جاتی یا اُس سے مردے بولنے لگتے (تو بھی وہ ایمان نہ لاتے) بلکہ خدا کے لیئے ہی سب کام سب کے سب کیا پھر نہیں جانتے جو ایمان لائے ہیں کہ خدا چاہتا تو بیشک ہدایت کرتا لوگوں کو سب کو ۳۰ اور ہمیشہ ہونا اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے کہ پہونچیگی اُن ..

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوْهُمْ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا

اُس سبب سے جو اُنھوں نے کیا هی کچھ کا دینے والا عذاب یا آجاویگا اُن کے گھروں کے پاس
جب تک آوے وعدہ اللہ کا بے شک اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو [٣١] اور هاں بےشک ٹھٹھا
کیا گیا هی رسولوں سے تجھہ سے پہلے پھر هم نے مہلت دی اُن کو جو کافر هوئے پھر هم نے اُن
کو پکڑا پھر کیسا تھا همارا عذاب [٣٢] کیا پھر وہ جو کھڑا هی هر ایک کی جان پر (جانتے
هوئے) اُس کو جو وہ کماتے هیں اور وہ کرتے هیں اللہ کے لیئے شریک کہدے (اے پیغمبر)
کہ نام رکھو اُن کے (یعنی اسماء صفات جیسے رزاق یحیی یمیت عالم خالق وغیرہ) یا
تم اُس کو بتاتے هو وہ چیز جسکو وہ نہیں جانتا زمین میں یا ظاهری باتوں میں سے — بلکہ
بڑا تھہرا دیا هی اُن لوگوں کے لیئے جو کافر هوئے اُن کے مکر کو اور روکے گئے هیں رستہ
سے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پھر نہیں اُس کے لیئے راہ بتانے والا [٣٣] ان کے لیئے هی
عذاب دنیا کی زندگی میں اور بے شک عذاب آخرت کا زیادہ سخت هی اور کوئی نہیں
اُن کے لیئے اللہ سے بچانے والا [٣٤] حال بہشت کی جسکا وعدہ کیا گیا هی پرهیز گاروں
سے (یہہ هی کہ) بہتی هیں ان کے نیچے نہریں اُسکے میوے همیشہ هیں اور اُسکی چھاویں —
یہہ هی آخری چیز اُن کی جو پرهیز گار هوئے اور آخری حال اُن کے جو کافر هوئے آگ
هی [٣٥] اور وہ لوگ جنکو هم نے دی هی کتاب خوش هوتے هیں اُس سے جو اُترا گیا
هی تیرے پاس اور اُن هی میں سے بعضے لوگ هیں جو انکار کرتے هیں اُس کتاب کی بعض
آیتوں کا کہدے اے پیغمبر کہ سوائے اسکے نہیں کہ مجھکو حکم دیا گیا هی کہ عبادت کروں
اللہ کی اور نہ شریک کروں اُس کے ساتھہ اُسیکی طرف بلاتا هوں اور اُسیکی طرف هی
هی رجوع [٣٦] اور اسی طرح هم نے اُتارا هی ایک حکم عربی زبان کا

ولئن اتبعت أهواءهم بعد ما جاءك من العلم ما لك
من الله من ولي ولا واق ﴿۳۷﴾ ولقد أرسلنا رسلا من قبلك
وجعلنا لهم أزواجا وذرية وما كان لرسول أن يأتي
بآية إلا بإذن الله لكل أجل كتاب ﴿۳۸﴾ يمحوا الله ما يشاء
ويثبت وعنده أم الكتب ﴿۳۹﴾ وإن ما نرينك بعض
الذي نعدهم أو نتوفينك فإنما عليك البلغ وعلينا
الحساب ﴿۴۰﴾ أولم يروا أنا نأتي الأرض ننقصها من أطرافها
والله يحكم لا معقب لحكمه وهو سريع الحساب ﴿۴۱﴾ وقد
مكر الذين من قبلهم فلله المكر جميعا يعلم ما تكسب كل
نفس وسيعلم الكفار لمن عقبى الدار ﴿۴۲﴾ ويقول الذين
كفروا لست مرسلا قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم
ومن عنده علم الكتب ﴿۴۳﴾

اور اگر تو تابعداری کرے اُن کی خواہشوں کی بعد اس کے کہ آ گیا ہی تجھکو علم تو نہیں ہی تیرے لیئے اللہ سے کوئی حمایت کرنے والا اور نہ بچانے والا ۳۷ اور بے شک ہم نے بھیجے رسول تجھہ سے پہلے اورکردیں ہم نے اُنکے لیئے جوروئیں اور کچھ بچے اور یہہ نہیں ہی رسول کے لیئے کہ لاوے کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے ہر ایک کا وقت لکہا ہوا ہی ۳۸ مٹادیتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور قایم رکہتا ہی اور اُس کے پاس ہی ماں کتابوں کی ۳۹ اور اگر ہم تجھکو دکھلادیں بعضی وہ چیزیں جن کا ہم اُن سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم تجھکو موت دیں (یعنی بغیر اُن کے دکھائے) تو (ہر حال میں) بات صرف اتنی ہی کہ تجھہ پر حکم پہنچا دینا ہی اور ہم پر حساب لینا ہی ۴۰ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم گھٹاتے آتے ہیں زمین عرب کو (یعنی اُس کے کفر کو) اُس کے کناروں سے (یعنی بسبب اسلام لے آنے اُن قوموں کے جو اُسکے اطراف میں رہتی ہیں) اور اللہ حکم کرتا ہی اور نہیں کوئی پیچھا کرنے والا اُس کے حکم کا اور وہ جلد حساب لینے والا ہی ۴۱ اور بے شک مکر کیا اُنہوں نے جو اُن سے پہلے تھے پھر اللہ کے پاس ہی مکر سب کا — جانتا ہی جو کماتا ہی (بھلائی یا برائی) ہر ایک متنفس اور جلد جان لینگے کافر کہ کس کے لیئے ہی پچھلا گھر ۴۲ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے تو نہیں ہی بھیجا ہوا کہدے کہ کافی ہی اللہ گواہ مجھہ میں اور تم میں اور وہ جس کے پاس ہی علم کتاب کا ۴۳

بسم الله الرحمن الرحيم

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت
الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد ۱ الله
الذي له ما في السموات و ما في الارض و ويل للكفرين
من عذاب شديد ۲ الذين يستحبون الحيوة الدنيا
على الاخرة و يصدون عن سبيل الله و يبغونها عوجا
اولئك في ضلل بعيد ۳ و ما ارسلنا من رسول الا
بلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء و يهدي
من يشاء و هو العزيز الحكيم ۴ و لقد ارسلنا موسى
بايتنا ان اخرج قومك من الظلمت الى النور و ذكرهم
بايم الله ان في ذلك لايت لكل صبار شكور ۵ و اذ
قال موسى لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذ انجيكم من
ال فرعون يسومونكم سوء العذاب و يذبحون ابناءكم
و يستحيون نساءكم و في ذلكم بلاء من ربكم عظيم ۶

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ہی بڑا مہربان

الر — یہہ کتاب ہی ہم نے اُس کو اُتارا ہی تیرے پاس تاکہ تو نکالے لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف اپنے پروردگار کے حکم سے رستہ پر بڑی عزت والے تعریف کیئے گئے کی (۱) اللہ وہ ہی جس کے لیئے ہی جو کچھہ کہ ہی آسمانوں میں اور جو کچھہ کہ ہی زمین میں پہنچتا ہی، کافروں کے لیئے سخت عذاب سے (۲) جنہوں نے قبول کی ہی دنیا کی زندگی آخرت پر اور روکا ہی اللہ کی راہ سے اور چاہتے ہیں اُس میں کجی وہ ہیں پرلے درجہ کی گمراہی میں (۳) اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اُسیکی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کو سمجھاوے پھر گمراہ کرتا ہی اللہ جس کو چاہتا ہی اور ہدایت کرتا ہی جس کو چاہتا ہی اور وہ بہت بڑی عزت والا ہی حکمت والا (۴) اور ہاں بے شک ہم نے بھیجا موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھہ کہ نکال اپنی قوم کو اندھیرے سے روشنی کی طرف اور نصیحت کر خدا کے دنوں سے (یعنی اُن دنوں سے جن میں خدا کی رحمت یا خدا کا غضب لوگوں پر نازل ہوا ہی) بے شک اس میں ہی نشانیاں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لیئے (۵) اور جبکہ کہا موسی نے اپنی قوم کو کہ یاد کرو [illegible] کی نعمتوں اپنے پر — جب نجات دی ہم کو فرعون کے لوگوں سے تمکو دیتے تھے برا عذاب ذبح کرڈالتے تھے تمہارے بیٹے اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتیں اور اس میں آزمائش تھی تمہارے پروردگار سے بہت بڑی (۶)

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ
عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَ مَنْ
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۹﴾ وَ الَّذِيْنَ مِنْ
بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا
اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا
لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ
شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ﴿۱۱﴾ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ
اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ
بِسُلْطٰنٍ ﴿۱۳﴾ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۴﴾
وَ مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَ لَنَصْبِرَنَّ

اور جب خبردار کردیا تمہارے پروردگار نے کہ اگر تم شکر کروگے تو البتہ زیادہ دونگا
تم کو اور اگر تم کفر کروگے تو بےشک میرا عذاب البتہ سخت ہی ۷ اور کہا موسی نے اگر
تم کافر ہو جاؤ تم اور وہ جو زمین میں ہیں سب کے سب تو بے شک الله بے پرواہ ہی
تعریف کیا گیا ۸ کیا نہیں پہونچی تم کو خبر اُن کی جو تم سے پہلے تھے قوم نوح کی اور
عاد کی اور ثمود کی ۹ اور اُن کی جو اُن کے بعد تھے نہیں جانتا کوئی اُن کو سواے الله کے۔
آئے اُن کے پاس اُن کے رسول دلیلیں سمیت پھر ڈالے اُنہوں نے اپنے ہاتھ اپنے موفہوں میں
اور کہا بے شک ہم نہیں مانتے اُس کو جس کے ساتھہ تم بھیجے گئے ہو اور بے شک ہم البتہ
شک میں ہیں اُس سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو زیادہ شک کرنے والے ۱۰ اُن کے
رسولوں نے کہا کہ کیا الله میں شک ہی — پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا — تم کو
بلاتا ہی تاکہ بخشے تمہارے لیئے تمہارے گناہ اور مہلت دے تمکو ایک وقت معین تک ۱۱
بولے کہ تم نہیں ہو مگر ایک آدمی ہم سے — چاہتے ہو کہ روکو تم ہم کو اُس سے کہ جو
عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا پھر ہمارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل لاو ۱۲ اُن کے
رسولوں نے کہا کہ ہم نہیں ہیں مگر آدمی تم جیسے — لیکن الله عنایت کرتا ہی جسکو
چاہتا ہی اپنے بندوں میں سے اور ہمارے لیئے نہیں ہی کہ ہم دیں تمہارے پاس کوئی دلیل
(یعنی معجزہ) ۱۳ مگر الله کے حکم سے اور الله پر چاہیئے بھروسا کریں ایمان والے ۱۴
اور کیا ہی ہمارے لیئے کہ ہم نہ توکل کریں الله پر اور بے شک اُس نے ہمکو بتائے ہیں
ہمارے رستے — اور البتہ ہم صبر کرینگے

عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِہِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
فِیْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰٓی اِلَیْہِمْ رَبُّہُمْ لَنُہْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْکِنَنَّکُمُ
الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِہِمْ ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ
وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ
وَّرَآئِہٖ جَہَنَّمُ وَ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ یَّتَجَرَّعُہٗ وَلَا یَکَادُ
یُسِیْغُہٗ وَ یَاْتِیْہِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّ مَا ہُوَ بِمَیِّتٍ
وَ مِنْ وَّرَآئِہٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ
اَعْمَالُہُمْ کَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ لَا یَقْدِرُوْنَ
مِمَّا کَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ذٰلِکَ ہُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ یَّشَاْ یُذْہِبْکُمْ
وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾
وَ بَرَزُوْا لِلّٰہِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُنَّا
لَکُمْ تَبَعًا فَہَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ﴿۲۱﴾

اُٹھیں جو ایذا دو تم همکو اور الله پر چاهیئے که بهروسا کریں بهروسا کرنے والے (۱۵) اور کہا
اُنہوں نے جو کافر هوئے اپنے رسولوں کو که البته هم تمکو نکال دینگے اپنے ملک سے یا یہه
که تم پهر آؤ همارے دین میں پهر وحي بهیجي الله نے اُن کے پاس که البته هم هلاک کرینگے
ظالموں کو (۱۶) اور البته تمکو هم بساوینگے ملک میں اُن کے بعد — یہه اُس کے لیئے هی جو
ڈرتا هی میرے سامنے حاضر هوکر کهڑے هونے سے اور ڈرتا هی میرے عذاب سے (۱۷) اور اُنہوں
نے فتح چاهی اور برباد هوگئے تمام سرکش اور عناد کرنے والے (۱۸) اور اس کے بعد جہنم هے
اور پلایا جاویگا پانی کچ لهوسا (۱۹) گهونٹ گهونٹ اُس کا لیگا اور یہه نهوسیگا که اُس کو
حلق سے اوتار سکے اور اُس کے پاس آویگي موت هر جگهه سے اور وه مرده نهوگا اور
اُس کے بعد عذاب هی سخت (۲۰) مثال اُن لوگوں کي جو کافر هوئے (یہه هی که) اُن کے
اعمال راکهه کی مانند هیں جسپر شدت سے هوا چلي هو جهکڑ کے دن میں — نه قدر
رکهیں گے اپنے کمائے هوئے میں سے کسي چیز پر اور یہه تو وهي بڑے درجه کي گمراهی (۲۱)
کیا تو نہیں دیکها که الله نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمیں کو ٹهیک ٹهیک اگر چاهے
اُٹها لے تمکو اور لے آوے نئي خلقت (۲۲) اور یہه نہیں هی الله پر کچهه مشکل (۲۳) اور
حاضر هونگے الله کے سامنے سب پهر کهینگے ضعیف لوگ اُن سے جو تکبر کرتے تهے که بیشک
هم تمهارے تابع تهے پهر کیا تم هو هٹانے والے هم سے الله کے عذاب سے کچهه بهی (۲۴)

قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا

مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ

وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

مِّنْ سُلْطٰنٍ ۞ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ

وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ

كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ

اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ

فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ

حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ

مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ

کهینگے که اگر الله همکو هدایت کرتا تو هم تمکو هدایت کرتے — برابر هی هم پر که هم تڑپا
کریں یا هم صبر کریں نهیں هی همارے لیئے کوئي جگهه مخلصي کي ۲۵ اور شیطان نے کہا
که جب فیصل کردیا گیا کام بیشک الله نے تمکو وعدة دیا سچا وعدة اور میں نے تمکو وعدة
دیا پھر میں نے تم سے وعدة خلاف کیا اور نه تها مجهکو تمپر کچهه زور ۲۶ مگر یهه که میتے
تمکو بلایا (یعني اپني تابعداري کرنے کو) پھر تمنے مجھکو مان لیا پھر مجھکو ملامت
مت کرو اور ملامت کرو اپنے آپ کو — اور میں نهیں تمهاري فریاد کو پهونچنے والا اور نه تم
میري فریاد کو پهونچنے والے — بے شک میتے کفر کیا اس سے که شریک کیا تم نے مجهکو
اس سےپہلے بیشک ظالم اُن کے لیئے هی عذاب دکهه دینے والا ۲۷ اور داخل هوونگے وہلوگ
جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے جنت میں بهتي هیں اُس کے نیچے نهریں همیشه رهینگے
اُس میں اپنے پروردگار کے حکم سے اُن کي دعا اُس جگهه آپس میں ملنے میں هی سلام ۲۸
کیا تونے نهیں دیکها که کیونکر بتائي الله نے مثال – اچهي بات اچھے درخت کي مانند هی
اُس کي جڑ مضبوط هی اور اُس کي ٹهنیاں آسمان میں هیں ۲۹ دیتا هی اپنا میوة
هر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے — اور بتاتا هی الله مثالیں لوگوں کو تاکه وہ نصیحت
پکڑیں ۳۰ اور مثال بري بات کي برے درخت کي مانند هی که جڑ سے اکهیڑ لیا هی زمین کے
اُوپر سے اور اُس کو کچهه پائداري نهیں هی ۳۱ مضبوط رکهتا هی الله اُن لوگوں کو جو
ایمان لائے مضبوط بات پر دنیا کي زندگي میں اور آخرت میں – اور بهکاتا هی

الله الظلمين و يفعل الله ما يشاء ﴿٣٢﴾ الم تر الى الذين
بدلوا نعمت الله كفرا و احلوا قومهم دار البوار ﴿٣٣﴾
جهنم يصلونها و بئس القرار ﴿٣٤﴾ و جعلوا لله اندادا
ليضلوا عن سبيله قل تمتعوا فان مصيركم الى النار ﴿٣٥﴾
قل لعبادى الذين امنوا يقيموا الصلوة و ينفقوا مما رزقنهم
سرا و علانية من قبل ان ياتى يوم لا بيع فيه و لا
خلل ﴿٣٦﴾ الله الذى خلق السموت و الارض و انزل من
السماء ماء فاخرج به من الثمرت رزقا لكم و سخر لكم
الفلك لتجرى فى البحر بامره و سخر لكم الانهار
و سخر لكم الشمس و القمر دائبين و سخر لكم اليل
و النهار و اتيكم من كل ما سالتموه و ان تعدوا نعمت
الله لا تحصوها ان الانسان لظلوم كفار ﴿٣٧﴾ و اذ قال
ابرهيم رب اجعل هذا البلد امنا و اجنبنى و بنى ان
نعبد الاصنام ﴿٣٨﴾ رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن

الله ظالموں کو اور کرتا هی الله جو چاهتا هی [٢٢] کیا تونے غور نهیں کی اُن لوگوں کی طرف جنهوں نے بدل دیا الله کی نعمت کو کفر سے اور گرا دیا اپنی قوم کو هلاکی کے گهر میں [٢٣] که جهنم هی پهونچینگے وهاں اور بهت بری هی تهرنے کی جگهه [٢٤] اور ٹهیرایا انهوں نے الله کے لیئے شریک تاکه گمراه کریں اُس کے رسته سے پهر فائده اُتها لو پهر بےشک تمهارا جانا هی آگ کی طرف [٢٥] کهدے (اے پیغمبر) اُن لوگوں کو جو ایمان لئے هیں ادا کرتے هیں نماز کو اور دیتے هیں اُس میں سے جو هم نے اُن کو روزی دی هی چهپکر اور ظاهر کر اس سے پهلے که آوے وه دن که نه اُسمیں بیچنا هی اور نه دوستی [٢٦] الله وه هی جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور برسایا آسمان سے پانی پهر اُس سے نکالی میووں میں سے تمهارے لیئے روزی اور تمهاری مرضی کے مطابق کیا کشتی کو تاکه چلے دریا میں اور تمهاری مرضی کے موافق کیا نهروں کو — اور تمهاری مرضی کےموافق کیا سورج اور چاند کو جو اپنا کام یکساں کرتے رهینگے اور تمهاری مرضی کے موافق کیا رات کو اور دن کو اور دیا تمکو اُس هر چیز سے که تم نے اُس کو مانگا اور اگر تم گنو الله کی نعمتوں کو نه سبکو جمع کرسکوگے بےشک انسان البته ظالم هی کفران کرنے والا [٢٧] اور جب کها ابراهیم نے اے میرے پروردگار کردے اس قصبه (یعنی مکه) کو امن والا اور الگ رکهه مجهکو اور میرے بیتوں کو اس سے که هم پوجیں بتوں کو [٢٨] اے میرے پروردگار بے شک اُنهوں نے گمراه کیا بهتوں کو لوگوں میں سے پهر جس نے میری

تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَ مَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۶﴾
رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾
رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَ مَا نُعْلِنُ وَ مَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ
مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَ إِسْحٰقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ
الدُّعَاءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَ مِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا
وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ
إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِينَ
مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ أَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ وَ
أَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ ﴿۴۴﴾ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ﴿۴۵﴾ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ

پیروي کي تو بے شک وہ مجھه سے هی اور جس کے میري نافرماني کي تو پھر تو بخشنے
والا هی مهربان (یعني اُن کے گناہ کو بخش کر سیدهي راہ پر لا) ۳۹ اے همارے
پروردگار بے شک میں نے بسایا هی اپني اولاد میں سے بن کهیتي کے میدان میں تیري
حرمت والے گھر کے پاس اے همارے پروردگار اس لیئے کہ ادا کرتے رهیں نماز (معلوم
هوتا هی کہ اُس زمانہ کي نماز حلقہ باندہ کر اور پھرتے جاکر خدا کا ذکر کرنا تھي جس کو
اس زمانہ میں طواف کهتے هیں) پھر کردے لوگوں میں سے چند دل ایسے کہ جھکیں
اُن کي طرف اور روزي دے اُن کو پهلوں سے تاکہ شاید وہ شکر کریں ۴۰ اے همارے پروردگار
تو جانتا هی جو کچھه هم چھپاتے هیں اور جو کچھه هم ظاهر کرتے هیں اور نهیں چھپی
هوئي هی الله پر کوئي چیز نهي زمین میں کي اور نہ آسمانوں میں کي — سلم شکر
هی الله هي کے لیئے جس نے بخشا مجھکو بڑهاپے پر اسمعیل کو اور اسحق کو بےشک میرا
پروردگار البتہ سننے والا هی دعا کا ۴۱ اے میرے پروردگار مجھکو کر همیشہ ادا کرنے والا نماز
کا اور میري اولاد میں سے بهي اے همارے پروردگار اور قبول کر میري دعا — اے همارے پروردگار
بخش دے مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور مسلمانوں کو جس دن قایم هو حساب ۴۲
اور هرگز مت خیال کر (اے مخاطب) الله کو بے خبر اُس چیز سے کہ کرتے هیں
ظالم — بات صرف یهہ هی کہ اُن کو پیچھے رکھتا هی اُس دن کے لیئے جس میں پتھرا جاوینگی
آنکھیں ۴۳ دیکھتے هوئے اپنے سروں کو اونچا کیئے هوئے نہ جھپکیگي اُن کي طرف اُن کي پلک اور
اُن کے دل اُوڑے جاتے هیں اور ڈرا لوگوں کو اُس دن سے کہ آویگا اُن کو عذاب ۴۴ پھر کهینگے
وہ لوگ جو ظالم هوئے اے همارے پروردگار اخیر کو رکھه همکو تھوڑي مدت تک ۴۵ هم قبول
کریں تیرے بلانے کو اور هم پیروي کریں

الرسل اولم تكونوا اقسمتم من قبل مالكم من زوال ﴿٤٦﴾
و سكنتم في مسكن الذين ظلموا انفسهم و تبين لكم كيف
فعلنا بهم و ضربنا لكم الامثال و قد مكروا مكرهم و عند
الله مكرهم و ان كان مكرهم لتزول منه الجبال ﴿٤٧﴾ فلا
تحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزيز ذو انتقام ﴿٤٨﴾
يوم تبدل الارض غير الارض والسموت و برزو لله الواحد
القهار ﴿٤٩﴾ و ترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد ﴿٥٠﴾
سرابيلهم من قطران و تغشى وجوههم النار ليجزي الله
كل نفس ما كسبت ان الله سريع الحساب ﴿٥١﴾ هذا
بلغ للناس و لينذروا به و ليعلموا انما هو اله واحد
و ليذكر اولوا الالباب ﴿٥٢﴾

رسولوں کی (جواب ملیگا) کہ کیا تم قسم نہ کھاتے تھے اس سے پہلے کہ تمہیں نہیں
تمہارے لیئے کچھہ زوال ۴۶ اور تم رہتے تھے اُن لوگوں کے رہنے کی جگہہ میں
جنہوں نے ظلم کیا اپنے پر آپ اور ظاہر ہوا تم پر کہ کس طرح ہم نے کیا اُن کے ساتھہ
اور بتائیں ہم نے تمکو مثالیں — اور بے شک اُنہوں نے مکر کیا تھا اپنا مکر اور اللہ کے
پاس ہی اُن کا مکر — اور نہ تھا اُن کا مکر کہ ٹل جاوے اُس سے پہاڑ (یعنی ایسا نہ تھا
کہ حق کو باطل کردے) ۴۷ پھر ہرگز خیال مت کر اللہ کو کہ خلاف کرنے والا ہے
اپنے وعدہ کو اپنے رسولوں کے ساتھہ — بے شک اللہ بڑا ہی بدلا لینے والا ۴۸ اُس دن کہ بدلی
جاویگی زمین اور طرح اس زمین کے اور (بدل جاوینگے) آسمان اور حاضر ہونگے سامنے
اللہ واحد قہار کے ۴۹ اور تو دیکھیگا گنہگاروں کو اُس دن جکڑے ہوئے زنجیروں میں ۵۰
لباس اُن کے قطران کے ڈھانپ لیگی اُن کے منہوں کو آگ تاکہ بدلہ دے اللہ ہر ایک
شخص کو جو اُس نے کمایا ہی بے شک اللہ جلد لینے والا ہی حساب کا ۵۱ یہہ پہنچا
دینا ہی لوگوں کو اور تاکہ وہ اُس سے ڈریں اور جانیں کہ بات صرف یہہ ہی کہ وہی
ہی معبود اکیلا اور تاکہ نصیحت پکڑیں عقل والے ۵۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ لَقَدْ جَعَلْنَا

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ہی بڑا مہربان

۳

الر — یہہ ہیں آیتیں کتاب کي اور بیان کرنے والي قرآن کي [۱] کسيؔ نہ کسي وقت چاہینگے وہ جو کافر ہوئے — اگر ہم مسلمان ہوتے (تو کیا اچھا ہوتا) [۲] چھوڑ دے اُن کو کھاویں اور فائدہ اُٹھاویں اور غفلت میں ڈال اُن کو دور دراز اُمید پھر وہ جلد جان لینگے [۳] اور ہم نے ہلاک نہیں کیا کسي بستي کو مگر اُس کے لیئے لکھا ہوا معلوم تھا [۴] نہیں آگے بڑھ جاتي کوئي گروہ اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہ جاتي ہی [۵] (کافروں نے) کہا اے وہ شخص جس پر اُتارا گیا ہی ذکر (یعني قرآن) — بے شک تو دیوانہ ہی [۶] کیوں نہیں لاتا ہمارے پاس فرشتے اگر توسچوں میں سے ہی [۷] ہم نہیں اُتارتے فرشتے مگر ٹھیک وقت پر اور وہ اُس وقت نہونگے مہلت دیئے گئے [۸] بے شک ہم نے اُتارا ہی ذکر (یعني قران) کو اور بے شک ہم اُس کے لیئے البتہ حفاظت کرنے والے ہیں [۹] اور البتہ ہم نے بھیجے تھے (پیغمبر) تجھہ سے پہلے اگلے فرقوں میں [۱۰] اور نہیں آیا تھا اُن کے پاس کوئي پیغمبر مگر کہ وہ اُس کے ساتھہ ٹھٹا کرتے تھے [۱۱] اسي طرح ہم راہ دیتے ہیں ٹھٹے کو گنہگاروں کے دل میں [۱۲] وہ اُس پر ایمان نہیں لاتے اور اسي طرح پر چلا تھا ہی طریقہ پہلوں کا [۱۳] اور اگر ہم اُن پر کھولدیں ایک دروازہ آسمان سے پھر وہ ہوں کہ اُس میں چڑھ جویں [۱۴] البتہ کہینگے کہ اور کچھہ نہیں بجز اس کے کہ ہماري آنکھوں پر ڈھکن دیئي گئي ہی بلکہ ہم ایک گروہ ہیں جادو کیئے ہوئے [۱۵] اور بے شک ہم نے پیدا کیئے ہیں

فِي السَّمَاءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾

(۱۶) — فی السماء بروجاً — بروج صیغہ جمع کا ہی اور برج اُس کا واحد ہی برج کے معنی اُس شے کے ہیں جو ظاہر اور اپنے ہم مثل چیزوں سے ممتاز ہو — عمارت کا وہ حصہ جو ایک خاص صورت پر بنایا جاتا ہی گو وہ جزو اُس عمارت کا ہوتا ہی مگر عمارت کے اور جزوں سے ممتاز اور نمایاں ہوتا ہی اُسکو برج کہتے ہیں *

اہل ہیئت نے جب ستاروں پر غور کی اور اُنکو دیکھا کہ کچھہ ستارے ایسی طرح پر متصل واقع ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ وہ اوروں سے بڑے اور اوروں سے کچھہ زیادہ روشن نہیں ہیں مگر ایک خاص طرح پر واقع ہونے سے وہ اور سب سے علیحدہ دکھائی دیتے ہیں اور نمایاں ہیں — پھر اُن کے نمایاں ہونے کی ایک بڑی وجہہ یہہ ہوئی کہ اُنہوں نے دیکھا کہ سورج دولابی چال پر چلتا ہوا نہیں معلوم ہوتا بلکہ حمائلی طور پر چلتا ہوا معلوم ہوتا ہی اور یہہ اُس کا چلنا اُنہیں ستاروں کے نیچے نیچے معلوم ہوتا ہی — اسوجہہ سے وہ ستارے اور ستاروں سے زیادہ ممتاز و نمایاں ہوگئے *

اسکے بعد اہل ہیئت نے دیکھا کہ اسطرح پر اور ایسے موقع سے جو اوروں سے ممتاز ہوں متعدد مجمعے ستاروں کے واقع ہیں مگر اُن میں بارہ مجمعوں کو اس طرح پر پایا کہ وہ ایسی ترتیب سے واقع ہیں کہ اگر اُن سب پر ایک دائرہ فرض کیا جاوے تو کرہ پر دائرہ عظیمہ ہوگا — پھر اُن کو سورج بھی اس طرح پر چلتا ہوا دکھائی دیا اور اُسی طرح سورج کے چلنے سے اختلاف فصول اُن کو متحقق ہوا — پس اُنہوں نے اُن ستاروں کے بارہ مجمعوں کی تعداد کے موافق آسمان کے بارہ مساوی حصہ فرض کیئے اور ہر ایک حصہ اُن ستاروں کے ایک ایک مجمعے کے لیئے قرار دیا اور ہر حصہ کا نام برج رکھا کیونکہ اپنے ستاروں کے خاص مجمع سے وہ علیحدہ ممتاز اور نمایاں تھا *

اسکے بعد اہل ہیئت نے چاہا کہ ہر ایک برج کے جدے جدے نام رکھے جاویں تاکہ اُس نام سے اُس حصہ اور ستاروں کے مجمع کو بتا سکیں اُنہوں نے خیال کیا کہ اگر ان ستاروں کے مجمع میں سے جو ستارے کناروں پر واقع ہیں اگر اُن کو خطوط سے ملا ہوا فرض کریں تو کیا صورت پیدا ہوتی ہی اس طرح خیال کرنے سے کسی کی صورت انسان کی بن گئی تھی، کی کسی جانور کی وغیرہ وغیرہ اس لیئے اُنہی ناموں سے اُنہوں نے اُس حصہ کو اور

آسمان میں برج اُن کو خوشنما کیا هی دیکھنے والوں کے لئے (۱۶) اور هم نے اُن کو محفوظ

رکھا هی هر ایک شیطان راندے گئے سے (۱۷)

اُس مجمع ستاروں کو موسوم کیا اور اُس کے یہہ نام قرار دیئے *

حمل — ثور — جوزا — سرطان — اسد — سنبلہ — میزان — عقرب — قوس — جدي — دلو — حوت *

غالبا یہہ تفتیش اولا مصریوں نے کي هوگي چونکہ آسمان همیشہ ابر وغیرہ سے صاف رهتا تھا اور همیشہ اُنکو ستارونکے دیکھنے کا اور اُنکو پہچاننے کا بخوبي موقع ملتا تھا مگر یہہ نام اور یہہ تقسیم تمام قوموں میں اور بہت قدیم زمانہ کی عرب جاهلیت میں عام هوگئي تھی اور آسمان کے اُس حصہ کو برج سے اور اُس کے کل حصوں کو جو تعداد میں بارہ تھے بروج سے نامزد کرنے سے اُسي کي نسبت خدا نے فرمایا ولقد جعلنا في السماء بروجاً وزینٰہا للناظرین — پس جن مفسرین نے بروجا کي تفسیر قصورا سے کي هی بالبداهہ یہہ اُنکا قصور هی خدا نے تو اُسي چیز کو بروج کہا هی جسکو اهل عرب بلکہ تمام قومیں بروج سمجھتي تھیں — اور نہایت نادانی هی اگر ان بروج کي تفسیر میں سورۃ نسا کی یہہ آیت پیش کي جاوے کہ — این ماتکونوا یدرککم الموت و لو کنتم في بروج مشیدۃ *

((۱۷)) و حفظناها من کل شیطان رجیم — اس آیت کے تو یہ معنی هیں کہ محفوظ رکھا هم نے اُس کو یعني آسمان کو یا اُنکو یعني برجوں کو محفوظ رکھا شیطان دھتکارے گئے سے — اور سورۃ صافات میں اسي کي مانند ایک آیت هی جسکے معني یہہ هیں کہ — تحقیق خوشنما کیا دنیا کے آسمان کو ستاروں کي خوشنمائي سے اور محفوظ کیا هر شیطان سرکش سے

انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب و حفظا من کل شیطان مارد — ۳۷ صافات — ۶ و ۷

— شاہ رفیع الدین صاحب نے حفظا کو جو سورۃ صافات میں هی — مفعول لہ قرار دیا هی زینا کا اور اُس کا یہہ ترجمہ کیا هی کہ " واسطے حفاظت کے هر شیطان سرکش سے " — جس کا یہہ مطلب هی کہ ستاروں سے آسمان کو محفوظ کیا هی — یہہ ترجمہ صحیح نہیں هی اور ابن عباس کے قول سے جو تفسیر معالم میں هی اُس میں حفظا کی تفسیر کي هی کہ " حفظت بالنجوم " یعنی معنے آسمان کی حفاظت کی ستاروں سے — اس تفسیر سے بھي حفظ مفعول لہ قرار دیا جاتا هی — یہہ تفسیر بھي صحیح نہیں هی حفظا کے پہلے حرف واو عاطفہ هی اور عطف جملہ کا جملہ پر نہیں هوسکتا جو غرض موجہ

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸﴾

ہونے واو کے حفظا کو مفعول‌له قرار دینا در حالیکہ اُس کے ما قبل کوئي مفعول‌له جسپر اُس کا عطف ہوسکے نہیں ہی — صحیح نہیں ہوسکتا — پس صاف بات ہی کہ یہہ جملہ علحدہ ہی اور بقرینہ علحدہ ہونے جملہ کے حفظا مفعول ہی فعل محذوف حفظنا کا — پس شاہ ولي‌الله صاحب نے جو فارسي ترجمہ کیا ہی وہ صحیح ہی کہ " و نگاہ داشتیم از ہر شیطان سرکش " مگر اُنہوں نے اُس کے مفعول کو ظاہر نہیں کیا کہ " کرانکرا داشتیم — پس اگر اُس کا مفعول بتادیا جاوے تو مطلب صاف ہو جاتا ہی — یعني و نگاہ داشتیم آسمان را یا کواکب را — مگر جب ہم قرآن مجید کي ایک آیت کي تفسیر دوسري آیت سے کریں تو صاف یہہ تفسیر ہوتي ہی کہ خدا تعالی نے سورہ حجر کي آیت میں صاف فرمایا ہی کہ " و حفظناها " پس سورہ صافات میں جو الفاظ حفظا آئے ہیں اُن کي تفسیر اُسي کے مطابق یہہ ہی کہ و حفظناها حفظا من کل شیطان مارد — یعنی ہم نے آسمان کو یا ستاروں کو ہر طرح کي حفاظت میں شیطان سرکش سے محفوظ رکھا ہی *

سورہ ملک میں جو خدا نے یہہ فرمایا ہی کہ " و زینا السماء الدنیا بمصابیح و جعلناها رجوما للشیاطین — رجوما کے معني مارنے یا پتھر مارنے کے اور شیاطین سے جن یا اور کوئي وجود غیر مرئي سمجھنا رجما بالغیب بات کہني ہی صاف بات ہی کہ شیاطین سے شیاطین الانس مراد ہیں اور رجوما سے اُن شیطانوں کا رجم بالغیب یعني ان کي اٹکل پچو باتیں مراد ہی چنانچہ مفسرین نے بھي کہا ہی کہ شیاطین سے مراد شیاطین الانس ہیں جو کہتے تھے کہ ہمکو آسماني چیزیں مل جاتي ہیں اور ستاروں کے حساب سے اُن کو سعد و نحس ٹھیراکر پیشین گوئي کرتے تھے — تفسیر کبیر میں بھي اسی کے مطابق ایک قول نقل کیا ہی کہ ہمنے آسمان کے ستاروں کو ایک ظن اور غیب کی اٹکل پچو بات کہنے کو آدمیوں کے شیطانوں کے لیئے دیا ہی اور یہہ وہ لوگ ہیں جو نجوم سے احکام بتاتے ہیں *

رجوما للشیاطین اے انا جعلناها ظنونا و رجوما بالغیب لشیاطین الانس و هم الاحکامیون من المنجمین — تفسیر کبیر متعلق سورہ الملک صفحہ ۳۲۰ —

پس خدا تعالی کے اس کلام " و حفظناها من کل شیطان رجیم و حفظا من کل شیطان مارد کے معني یہہ ہیں کہ ہمنے آسمان کے برجوں کو یا آسمان کے ستاروں کو شیاطین الانس سے محفوظ رکھا ہی اور اسي لیئے وہ اُن سے کوئي سچي اور صحیح پیشین گوئي نہیں حاصل کرسکتے — بجز ظن اور رجما للغیب کے *

مگر جس نے چورایا سننے کو (یعني کوئي بات معلوم کرلي) تو پیچھے پڑتا هی اُس کے شعلہ روشن ۱۸

یہہ اعتقاد جو کفار عرب کا تھا کہ جن آسمانوں پر جاکر ملاء اعلي کی باتیں سن آتے هیں اور کاهنوں کو خبر کر دیتی هیں اُس کي نفي خدا تعالی نے سورۂ صافات میں فرمائي

لا یسمعون الی الملاء الاعلی و یقذفون من کل جانب دحورا و لهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب — ۳۷ صافات ۸ و ۹ و ۱۰

هی جہاں کہاهی نهیں سن سکتے هیں ملاء اعلی کو اور ڈالا جاتا هی اُن پر شہاب هر طرف سے مردود هونے کو مگر جس نے اوچک لیا اوچک لینا اُس کے پیچھے پڑتا هی شہاب روشن *

اور اس سورۂ میں فرمایا هی الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبین — یعني همنے محفوظ کیا هی آسمان کے برجوں کو هر ایک شیطان رجیم سے مگر جو چرالیوے سننے کو پھر پیچھے پڑتا هی اُس کے شہاب روشن — اس آیت کے مطالب میں اور سورۂ صافات کي آیت کے مطالب میں کچھہ فرق نهیں هی سورۂ صافات میں آیا هی خطف الخطفة یعني اوچک لیا اوچک لینا اور یہہ نهیں بتایا کہ کیا اوچکا اُس سے سمع کا اوچک لینا تو هو نهیں سکتا اس لیئے کہ اُسکي نفي کي گئی هی نہایت شدت سے سمع کے سین اور میم کو مشدد کرکے پس کسی اور امر کا اُچک لینا سواے سمع کے مراد هی *

مگر سورۂ حجر میں استراق سمع بیان کیا هی تو ظاهر تھی کہ اُس جگہہ لفظ سمع کا کفار کے خیال کي مناسبت سے بولا گیا هی نہ حقیقي معنوں میں اُس کو یوں سمجھنا چاهیئے کہ مثلا لوگ کسي کي نسبت کہیں کہ فلاں شخص بادشاہ کے دربار کی باتیں سن سنکر لوگوں کو بتادیا کرتا هی اُس کے جواب میں کہا جاوے کہ نهیں وہ بادشاہ کے دربار تک کب پہونچ سکتا هی اور بادشاہ کے دربار کي باتیں کب سن سکتا هی یوں هي ادھراُدھر سے کوئي بات اُڑا لیتا هی یا سن لیتا هی تو اس سے هرگز یہہ مطلب نهیں هوتا کہ وہ شخص در حقیقت دربار کی باتیں سن لیتا هی اسي طرح ان دونوں آیتوں میں الفاظ خطف الخطفة اور استرق السمع کے واقع هوئے هیں جو کسیطرح واقعي سننے پر دلالت نهیں کرتے خصوصا ایسي حالت میں کہ سمع سے بتاکید نفي آئي هی — بات یہہ هی کہ نجومي پیشین گوئي کرنے کے دو حیلے کرتےتھے ایک یہہ کہ جن ملاء اعلی کي باتوں کو سنکر اُن کي خبر کر دیتے هیں دوسرے ستاروں کي حرکت اور هبوط و عروج اور منازل بروج اور کواکب کے سعد و نحس هونے سے احکام دیتے تھے وہ سب غلط اور جھوٹ تھے مگر بعض صحیح بھي

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ

هوتے تھے مثلاً کسوف و خسوف کي پيشين گوئي يا کواکب کے اقتران اور هبوط و عروج کي پيشين گوئي اسي امر کو جو درحقيقت ايک حسابي امر مطابق علم هيئت کے هی خدا تعالی نے دو جگهه ايک جگهه بلفظ استرق السمع اور دوسري جگهه بلفظ خطف الخطفة سے تعبير کيا هی اور أسي کے ساتهه فاتبعه شهاب ثاقب سے — أس سے زيادہ کي پيشين گوئي کو معدوم کرديا هی *

فاتبعه شهاب مبين — شهاب کے معني هيں شعلہ آتش کے اور أس انگارے کو جو بهڑکدا هوا هو أس کو خدا نے شهاب مبين سے تعبير کيا هی جيسا کہ سورة نمل ميں بيان هوا هی *

شهاب يا شهاب ثاقب يا شهاب مبين کا أس آتشين شعلہ پر اطلاق هوتا هی جو کائينات الجو ميں اسباب طبعي سے پيدا هوتا هی اور جو کسی جهت ميں دور تک چلاجاتا هی اور جس کو أردو زبان ميں تارہ ٹوٹنا بولتے هيں *

فاتبعه شهاب ثاقب — ۳۷ — صافات — ۱۰

اذ قال موسی لاهله اني انست نارا سايتکم منها بخبر او آتيکم بشهاب قبس لعلکم تصطلون — ۲۷ — نمل ۷

و انا کنا نقعد منها مقاعد للسمع فمن يستمع الان يجد له شهابا رصدا — ۷۲ — سورة جن ۹

و انا لمسنا السماء فوجدناها ملئت حرسا شديدا و شهبا ۷۲ — جن — ۸

اب يهه بات ديکهني چاهيئے کہ عرب جاهليت ميں تاروں کے ٹوٹنے سے يعني جبکہ کائينات الجو ميں کثرت سے شهاب ظاهر هوتے تھے سو أن سے کيا فال ليتے تھے يا کس بات کي پيشين گوئی کرتے تھے — کچهه شبهه نهيں کہ وہ أسي دن فالی اور کسی حادثہ عظيم کے واقع هونے کا يقين کرتے تھے جس طرح کہ نطير سے بد فالي سمجهتے تھے *

تفسير کبير ميں زهري سے روايت لکهي هی کہ چند آدمی رسول خدا کے ساتهه بيٹهے تھے کہ ايک تارہ ٹوٹا آنحضرت نے پوچها کہ

روي الزهري عن علي بن الحسين عن ابن

اور زمین اُس کو ہم نے پھیلایا اور ہم نے ڈالے اُس میں پہاڑ. اور ہم نے اُوگائی اُس میں هر ایک چیز موزوں ۱۹ اور ہم نے پیدا کی تمهارے لیئے اُس میں معیشتیں اور اُس کے لیئے کہ تم نہیں هو اُس کو روزی دینے والے ۲۰ اور نہیں کوئی چیز مگر ہمارے پاس اُس کے خزانے هیں اور هم اُس کو نہیں اُتارتے مگر ایک اندازۂ معلوم سے ۲۱ اور هم نے

بهیجا هوا کو بوجهل کرنے والی (یعني بادلوں کو)

عباس رضي الله عنهما بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في نفر من الانصار اذ رمى بنجم فاستنار فقال ما كنتم تقولون في مثل هذا في الجاهلية فقالوا كنا نقول يموت عظيم او يولد عظيم الحديث الى آخره —

تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۳ سورۂ جن آیت ۹

تم زمانۂ جاهلیت میں اس میں کیا کہتے تهے اُنہوں نے کہا کہ هم کہتے هیں کہ کوئي بڑا شخص مر جاویگا یا کوئی حادثہ عظیم پیدا هوگا – غرضکہ اُس کو زمانۂ جاهلیت میں فال بد یا شگون بد سمجهتے تهے – اس زمانہ کے لوگ بهي کثرت سے تاروں کے ٹوٹنے کو شگون بد سمجهتے هیں — پس شیاطین الانس کے اعتقاد کے نا کامي کو اُن کے کسي شگون بد سے تعبیر کرنے کے لیئے خدا نے فرمایا کہ فاتبعہ شہاب ثاقب جو نہایت هي فصیح استعارۂ هي منجمین کے و بال کے بیان کرنے کو اور جس کا مقصود یہہ هي کہ فاتبعهم الشوم والخسران والحرمان فيما املوا –

سورۂ جن میں انا لمسنا السماء کا لفظ هی تفسیر کبیر میں لکہا هی کہ مس سے استعارۂ

اللمس المس فاستعير للطلب لان الماس طالب متعرف يقال لمسه والتمسه — تفسیر کبیر

طلب کیا جاتا هی اور یہہ قول منجمین کا هی پس معني یہہ هوئے کہ هم نے ڈهونڈها آسمان کو اُس کو پایا بهرا هوا حفاظ یعني موانع سدید اور شہب یعني وہاں سے جن کے سبب هم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکے — پهر اُنہوں نے کہا کہ هم ملاء اعلی کي باتوں کے سننے یعنی دریافت کرنے کو بیٹهتے تهے مگر اب [illegible] سننے کے بعد اس کے لیئے جو کوئي سنے یعني دریافت کرنا چاهے هم اُس کے لیئے شہاب یعني وبال معین پاتے هیں – پس ان تمام اُمور کو اجنۂ مخلوقہ اور موهومہ سے منسوب کرنا جن کا وجود بهي قرآن مجید سے ثابت نہیں هی کسقدر بے اصل اور محض لغو بات هی فتدبر *

فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (۲۲) وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ (۲۳) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ (۲۴) وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (۲۵) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (۲۶) وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (۲۷)

---

(۲۷) والجان خلقناه من قبل من نار السموم — ہم سورۂ انعام میں لفظ جن اور جان اور ابلیس پر بحث کرچکے ہیں اور بیان کیا ہے کہ جان اور جن سے ایک ہی چیز مراد ہے اور ابلیس یعنی شیطان مغوی للانسان کو بھی جن کہا ہے پس ان تینوں لفظوں کا مفہوم واحد ہے *

یہہ بھی ہمنے تسلیم کیا ہے کہ مطلفوظات عرب سے یہہ بات نہی کہ عرب جنوں کی ایک خلقت ہوائی ناری غیر مرئی مقابل انسان کے سمجھتے تھے اور اُس مخلوق موہوم کو صاحب قدرۃ متعددہ اور قادریہ تشکل باشکال مختلفہ اور انسان کو نقصان اور نفع پہونچانے والا سمجھتے تھے اور اُس موہوم مخلوق کی عبادت کرتے تھے *

یہہ بھی بیان کیا ہے کہ قران مجید سے ایسی کسی مخلوق غیرمرئی کا پیدا ہونا جیسا کہ عرب جاہلیت کا اعتقاد تھا یا جیسا کہ اس زمانہ میں بھی مسلمانوں کا خیال ہے ثابت نہیں ہے *

یہہ بھی بیان کیا ہے کہ قران مجید میں ابلیس اور اُسی معنی میں شیطان کا لفظ آیا ہے اور جہاں لفظ جن یا لفظ جان جیسا کہ اس سورہ میں بمعنی ابلیس یا شیطان کے آیا ہے اُس سے اور اُن لفظوں سے کوئی وجود خارج از انسان مراد نہیں ہے بلکہ بلحاظ انسان کے قوای بہیمیہ انسانیہ پر اُن کا اطلاق ہوا ہے اسبات کو بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ حکماء [illegible] نے خالق مخلوقات کی اصل تین چیزیں قرار دی ہیں — مادہ — حرارت —

پھر هم نے برسایا آسمان سے مینھہ پھر هم نے اُسے تمکو پلایا اور تم نہ تھے اُس کو خزانہ میں رکھنے والے (۲۲) اور بے شک هم جلاتے هیں اور هم مار ڈالتے هیں اور هم هیں وارث (۲۳) اور بے شک البتہ هم نے جانا هی تم سے اگلوں کو اور بے شک هم نے جانا هی پچھلوں کو (۲۴) اور بے شک تیرا پروردگار اکھٹا کریگا اُن کو بے شک وہ حکمت والا هی جاننے والا (۲۵) اور بے شک هم نے پیدا کیا انسان کو کھنکھناتی مٹی سڑی هوئی کالی کیچڑ بنی هوئی سے (۲۶) اور جان اُس کو هم نے پیدا کیا اُس سے پہلے آگ سے هوائے گرم کے (یعني لو کي گرمي سے) (۲۷)

و حرکت — مادہ کي ماهیت وہ نهیں بیان کرسکتے مگر جہاں اُس کا وجود تسلیم کرتے هیں اُس میں حرارت کا پیدا هونا مانتے هیں اور اُس کے سبب سے اجزاے مادہ کي حرکت تسلیم کرتے هیں — بہر حال خدا تعالی نے خلق مخلوقات کے لیئے قبل اس کے کہ وہ کسي شکل میں متشکل هو حرارت کو جس پر نارسموم کا اطلاق هوسکتا هی پیدا کیا اور وهی شی انسان میں بھي پائي جاتي هی جو منشاء قوائي بهیمیہ هی اُسي قوت کو کبهی شیطان سے اور کبھي جان سے تعبیر کیا هی اور اُس کے وجود کو قبل تشکل انسان بتایا هی جیساکہ اس سورة میں فرمایا هی والجان خلقناہ من قبل من نارالسموم *

یہہ بھي هم بیان کرچکے هیں کہ جہاں لفظ جن یا جان کا جسب کسي پر اطلاق هوا هی اُس کا دو طرح پر اطلاق کیا گیا هی — ایک مظنونات عرب جاهلیت کے مطابق اور اُن کو معبود یا ذي قدرت هونے کے ابطال کي غرض سے پس اس طرح کے اطلاق سے واقعي اُن کا مخلوق مستقل هونا ثابت نهیں هوتا بلکہ اُس مظنونات عرب جاهلیت کا اظہار مقصود هوتا هی نہ واقعي مخلوق مستقل کا هونا *

دوسرے یہہ کہ جہاں جن کے لفظ کا في الواقع ایک مخلوق مستقل پر اطلاق هوا هے اُس سے جنگلي اور وحشي انسان مراد هیں جو پوري پوري تمدني حالت میں نهیں تهیں اگلے زمانہ میں بہت سي قومیں ایسی هي حالت میں تھیں جو بدویین کہلاتي تھیں بلکہ اُن سے بھي زیادہ وحشي اور غیر تمدني حالت میں جیسیکہ اس زمانہ میں امریکہ کے

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۸) فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۲۹) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۳۰) اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ (۳۱)

استریلیا کے اصلي باشندوں کي حالت هی *

اور اور ملکوں میں بهي اب تک اس قسم کے لوگ پائے جاتے هیں اور جو که یهه لوگ همیشه پهاڑوں اور جنگلوں میں چهپے رهتے تهے اسلیئے اُن پر جن کا اطلاق هوا جسکا اطلاق هر پوشیده اور مخفي چیز پر هوتا هی *

اس کا ثبوت خود قرآن مجید کے اُس بیان سے جو سورة جن میں هوا هی ایسي صاف طرح پر هوتا هی جس سے انکار نهیں هوسکتا هم اُس کو بالتفصیل اُسي مقام پر بیان کرینگے هاں لغو اور بیهوده گوئی کے طور پر بلا دلیل بلکه بلا مس عقل کوئی یهه کهه دے که وه سب حال جنوں هی کا هی مگر ایسي بیوقوفي کے کلام سے کوئي حقیقت باطل نهیں هو جاتي *

عرب جاهلیت کا کلام اس قدر قلیل دستیاب هوتا هی که وه تمام محاورات اور استعمالات اور کنایات و اشارات کے جو عرب جاهلیت میں تهے دریافت یا استنباط کرنے کو کافي نهیں هی — اهل لغت جنهوں نے لغت عرب کي تدوین کی ایک زمانه کثیر کے بعد پیدا هوئے — نهایت مشکل هی اس بات پر یقین کرنا که اُس وقت تک اهل عرب کے اصلی محاورات اور استعمالات اور کنایات اور اشارات میں کچهه تبدیلی نهیں هوئي تهي — اور اس سبب سے لغت کي کتابوں میں بهت سے معني اور اصطلاحیں وغیره ایسي داخل هیں جو اُس زمانه میں مروج و مستعمل نه تهیں — اور نیز اس پر بهي یقین نهیں هوسکتا که موجوده لغت کي کتابوں میں عرب جاهلیت کا کوئي بهی محاوره اور کنایه چهوٹا نهیں هی — اس سے همارا مقصد یهه هی که اگر قرآن مجید سے بطور قطعی کسي لفظ کے معنی یا مراد یا اُس کا استعمال کسي طرح پر ثابت هو تو قرآن هی اُس کے ثبوت کے لیئے کافي هی اور قرآن کسی لغت یا کسي دوسري سند کا محتاج نهیں — مگر علماء لغت نے ایسا نهیں کیا بلکه حقیقت الامر مافي القرآن کے برخلاف اس زمانه کے موضوعات پر اُس کو محمول کیا هی *

اور جب کہا تیرے پروردگار نے میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو کھنکھناتی مٹی سڑی ہوئی کالی کیچڑ بنی ہوئی سے (۲۸) پھر جب میں اُس کو ٹھیک کرلوں اور پھونک دوں اُس میں اپنی روح سے تو گرپڑو اُس کے لیئے سجدہ کرتے ہوئے (۲۹) پھر سجدہ کیا فرشتوں نے اُن کے ہر ایک نے سب کے سب نے (۳۰) مگر ابلیس نے — اُسنے انکار کیا کہ وہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ (۳۱)

اسکي مثال سورۃ جن کے بیانات سے بخوبي ثابت ہوتی ہی کیونکہ کوئی ذي عقل یہہ بات نہیں کہہ سکتا کہ جو بیان مذاہب و عقاید اُن لوگوں کے جنہوں نے چھپکر قرآن سنا تھا اُس میں مذکور ہیں وہ سوائے انسانوں کے جو رسول خدا صلعم کے زمانہ میں تھے اور مختلف ادیان رکھتے تھے اور کسي کے ہوسکتے ہیں مگر جو کہ اُس سورۃ میں لفظ جن کا آیا ہی سبب اُن کے مخفي ہونے کے اس لیئے اُن سب کو جن سمجھ لیا اور وہ جن جو مزعومات اور مظنونات باطلہ عرب جاہلیت کے تھے *

زیادہ تر لطف کي یہہ بات ہی کہ بعض روایتوں میں آیا ہی کہ وہ لوگ جنہوں نے چھپکر رسول خدا کو قرآن پڑھتے سنا تھا وہ زوبعۃ کي قوم کے لوگ تھے — مگر جو کہ انسانوں پر جن کا اطلاق ہوتا تھا اہل لغت نے زوبعۃ کو بھي جن مصنوعہ و مزعومہ کا ٹھہرا دیا ہی *

روی عاصم عن زرّ قال قدم رھط زوبعۃ واصحابه مکۃ علی النبی صلعم فسمعوا قراۃ النبی علیه السلام ثم انصرفوا فذلک قوله و اذ صرفنا الیک نفرا من الجن —

تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۷۰

اسی طرح جب حضرت سلیمان کے قصہ کا جو توریت اور قرآن مجید میں ہی مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اُن وحشي اور جنگلی اور پہاڑی آدمیوں پر جو حضرت سلیمان کی سرکار میں عمارت کے لیئے پہاڑ سے پتھر لاتے اور جنگلوں سے لکڑی کاٹ کر لاتے تھے قرآن مجید میں جن کا اطلاق ہوا ہی مگر ہمارے علماء اور اہل لغت اُس کے معنی بھي وہي جن مصنوعہ و مزعومہ کے سوا کچھہ نہ لینگے — لیکن میرے نزدیک قرآن مجید سے جو ثابت ہوا ہی اُس کو تسلیم کرنا ضرور ہی نہ اُن مصنوعات اور مزعومات کو جنکي بنا علماء نے یا اہل لغت نے کي ہی — لغت خود ہي نسبت معني جن کے جیسا کہ قاضي ابن رشد نے بیان کیا ہی اور جس کا ذکر ہم اپنے مقدمہ میں کر چکے ہیں *

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾

ہمارے ایک دوست نے ان دنوں میں ہمارے پاس جذع بن سنان الغسانی کے جو قدیم زمانہ جاہلیت کا شاعر ہی چند شعر کتاب خزانۃالادب سے جو شیخ عبدالقادر بن عمر بغدادی کی تصنیف ہی اور جسکے مصنف کے پاس اس شاعر کا دیوان موجود تھا ـ نقل کرکے بھیجے ہیں جنسے صاف پایا جاتا ہی نص قاطع کے طور پر کہ اُن اشعار میں پہاڑی آدمیوں پرلفظ جن کا اطلاق کیا ہی مگر اس جہالت کا کیا علاج ہوسکتا ہی اگر دوئی کہے کہ وہ سب جن ہی تھے اور شعر جو اُس میں نام ہی وہ جن ہی کا نام ہی اور بنو ادیہ سے اُس جن ہی کے بھائی بھتیجوں کی اولاد مراد ہی ایسا کلام بجز اسکے کہ اُس کے قایل کو مجنون کہا جاوے اور کسی وقعت کے قابل نہیں ہی غرض کہ مجھکو ذرا بھی شبہہ نہیں ہی کہ عرب جاہلیت جس طرح کہ جن کا اطلاق اپنے مظنونات اور موہومات مخلوق موہوم پر کرتے تھے اسی طرح وحشی اور جنگلی آدمیوں پر بھی کرتے تھے اور کلام مجید میں اُس کا اطلاق بمعنی حقیقی صرف وحشی و جنگلی آدمیوں پر ہوا ہی *

اشعار جذع بن سنان کے یہہ ہیں

اتوا ناری فقلت منون انتم * فقالوا الجن قلت عموا صباحا
نزلت بشعب وادی الجن لما * رایت اللیل قد نشرالجناحا
اتیتهم غریبا مستضیفا * * رأوا قتلی اذا فعلوا جناحا
اتونی سافرین فقلت اهلاً * رایت وجوههم وسما صبحا
نحرت لهم و قلت الا هلموا * کلوا مما طهیت لکم سماحا
اتانی قاشر و بنوا ابیه * * و قد جن الدجی واللیل لاحا

خدا نے کہا اے ابلیس کیا تھا تجھکو کہ تو نہوا سجدہ کرنے والوں کے ساتھہ ۳۲ بولا کہ میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں آدمی کو کہ تونے اُس کو پیدا کیا ہی* کھادر کی مٹی سڑی ہوئی کالی کیچڑ بنی ہوئی سے ۳۳ خدا نے کہا نکل جا اُن میں سے پھر بے شک تو راندا گیا ہی ۳۴ اور بے شک تجھہ پر پھٹکار ہی روز قیامت تک ۳۵ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار مجھکو مہلت دے اُس دن تک کہ وہ اُٹھائے جاویں ۳۶ خدا نے کہا بے شک تو مہلت دیئے گئے میں سے ہی ۳۷

فازعني ارجاجة بعد وهن * مزجت لهم بها عسلا و راحا

اِن اشعار کے معنی یہہ ہیں کہ — میرے الاؤ کے پاس وہ آئے تو میں نے کہا کہ تم کون ہو تو اُنہوں نے کہا کہ جنّ (یعنی پہاڑی) میں نے کہا کہ تمہاری صبح اچھی ہو — یہہ عرب کے محاورہ میں جملہ دعا اور سلام کے طور پر بولا جاتا تھا *

میں وادی الجن کی گھاٹی میں اُترا تھا جب کہ رات نے اپنے پر ڈھیلا دیئے تھے یعنی رات کا اندھیرا چھا گیا تھا اور اس لیئے وہیں اُتر پڑا تھا *

میں اُنکے پاس گیا بطور ایک مسافر کے مہمان کے اور اُنہوں نے میرا مار ڈالنا اگر وہ ایسا کرتے ایک گندہ خیال کیا *

پھر وہ میرے پاس چل کر آئے سو میں نے کہا مبارک باد مجھکو اُنکے چہرے شہامت میں صبح کے سے روشن معلوم ہوئے *

میں نے اُن کے لیئے اونٹ ذبح کیا اور کہا کہ ہاں آو اور جو کچھہ میں نے تمہارے لیئے فراخ حوصلگی سے پکایا ہی اُس کو کھاؤ *

میرے پاس قسر اور اُس کے باپ کی اولاد آئی اور تاریکی چھا گئی تھی اور رات ظاہر ہو گئی تھی *

اُس نے ذرا ٹھیر کر شراب کے پیالہ میں چھینٹا چھانٹی کی — اور میں نے اُن کے لیئے شراب میں شہد ملادیا تھا *

اب یہہ کہدینا کہ وہ سب جن تھے اور جنوں ہی نے میں تے ٹھیں اور اونٹ کا گوشت کھایا تھا اور شراب پی تھی کسی ذی عقل کا تو کام نہیں ہی *

إلى يوم الوقت المعلوم ﴿۳۸﴾ قال رب بما أغويتني
لأزينن لهم في الأرض ولأغوينهم أجمعين ﴿۳۹﴾ إلا عبادك
منهم المخلصين ﴿۴۰﴾ قال هذا صراط علي مستقيم ﴿۴۱﴾ إن
عبادي ليس لك عليهم سلطن إلا من اتبعك من
الغوين ﴿۴۲﴾ وإن جهنم لموعدهم أجمعين ﴿۴۳﴾ لها
سبعة أبواب لكل باب منهم جزء مقسوم ﴿۴۴﴾ إن المتقين
في جنت وعيون ﴿۴۵﴾ ادخلوها بسلم آمنين ﴿۴۶﴾ ونزعنا
ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقبلين ﴿۴۷﴾ لا يمسهم
فيها نصب وما هم منها بمخرجين ﴿۴۸﴾ نبئ عبادي أني
أنا الغفور الرحيم ﴿۴۹﴾ وأن عذابي هو العذاب الأليم ﴿۵۰﴾
ونبئهم عن ضيف إبرهيم ﴿۵۱﴾ إذ دخلوا عليه فقالوا سلما
قال إنا منكم وجلون ﴿۵۲﴾ قالوا لا توجل إنا نبشرك
بغلم عليم ﴿۵۳﴾ قال أبشرتموني على أن مسني الكبر فبم
تبشرون ﴿۵۴﴾ قالوا بشرنك بالحق فلا تكن من القنطين ﴿۵۵﴾

وقت معلوم کے دن تک ٣٨ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار اس سبب سے کہ تونے
مجھے گمراہ کیا میں (برے کاموں کو) بنا سنوار کر دکھاؤنگا اُن کو زمین (یعني دنیا)
میں اور بیشک اُن کو بہکاؤنگا سب کو ٣٩ بجز تیرے بندوں کو اُس میں سے جو مخلص
هیں ٤٠ خدا نے کہا یہہ رستہ مجھہ پر سیدها هی ٤١ بے شک میرے بندے نہیں هی
تجھکو اُن پر غلبہ مگر جس نے تیري پیروي کي گمراهوں میں سے ٤٢ اور بے شک جہنم
اُن کي وعدہ کي گئي جگہہ هی سب کي ٤٣ اُس کے سات دروازے هیں اور هر ایک دروازے
کو اُن میں سے حصہ بانٹا گیا هی ٤٤ بے شک پرهیزگار بہشتوں اور پاني کے چشموں میں
هونگے ٤٥ (اُن کو کہا جاویگا) کہ جاؤ اُس میں سلامتي سے ٤٦ اور نکال لینگے هم جو کچھہ
اُن کے دلوں میں هو نا خوشي سے ایک دوسرے کے بطور بهائي کے هونگے تختوں پر آمنے
سامنے ٤٧ نہ چهوئیگا اُن کو اُس میں کوئي رنج اور نہ وہ هونگے اُس میں سے نکالنے
والے ٤٨ خبر دیدے میرے بندوں کو کہ بے شک میں میں هي هوں بخشنے والا رحم کرنے
والا ٤٩ اور بے شک میرا عذاب وهي عذاب هی دکهہ دینے والا ٥٠ اور خبر دے اُن کو
ابراهیم کے مہمانوں سے ٥١ جبکہ وہ اُس کے پاس آئے پهر اُنہوں نے کہا سلام ابراهیم نے
کہا بے شک هم تم سے ڈرتے هیں ٥٢ اُنہوں نے کہا کہ مت ڈر بے شک هم تجھکو خوشخبري
دینگے ایک دانا لڑکے کي ٥٣ ابراهیم نے کہا کہ کیا تم مجھکو خوش خبري دوگے اس پر
بهي کہ مجھکو چهولیا هی بڑهاپے نے پهر کس چیز کي خوش خبري تم دوگے ٥٤ اُنہوں
نے کہا کہ هم تجھکو خوشخبري دینگے ٹهیک پهر مت هو نا اُمید والوں میں سے ٥٥

قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا
خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ
مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا
امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ
جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ
وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾
وَ قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾
وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَ لَمْ
نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

ابراهيم نے کہا اور کون ہی جو نا اُمید ہو رحمت اپنے پروردگار سے بجز گمراہوں کے (۵۶)
ابراهيم نے کہا پھر تمہارا بڑا کام کیا ہی اے بھیجے ہوؤں (۵۷) اُنہوں نے کہا کہ بے شک
ہم بھیجے گئے ہیں ایک قوم گناہ گار کي طرف (۵۸) بجز لوط کے کنبی کے بے شک ہم اُن
کو بچادینگے سبکو (۵۹) مگر اُس کي عورت کو ہم نے مقرر کردیا ہی کہ بے شک وہ البتہ
ہی پیچھے رہنے والوں میں سے (۶۰) پھر جب آئے لوط کے کنبی کے پاس بھیجے ہوئے (۶۱)
لوط نے کہا بے شک تم ہو لوگ بے جانے پہچانے ہوئے (۶۲) اُن لوگوں نے کہا بلکہ ہم آئے
ہیں تیرے پاس اُس چیز کے ساتھہ کہ اُس میں (تیرے قوم والے) سبھہ کرتے تھے (۶۳)
اور ہم لائے ہیں تیرے پاس ٹھیک بات اور بے شک ہم البتہ سچے ہیں (۶۴) پھر لے چل
اپنے لوگوں کو تھوڑي رات رہے سے اور تو بھي چل اُن کے پیچھے اور نہ مڑ کر دیکھے اُن
میں سے کوئي اور چلے جاؤ جہاں کہ حکم دیئے جاؤ (۶۵) اور ہم نے حکم پہونچادیا اُس کے
پاس اس بات کا کہ بے شک جڑ اُن لوگوں کي کاٹ دي جاویگي صبح ہوتے ہي (۶۶)
اور آئے شہر والے خوشیاں کرتے ہوئے (۶۷) لوط نے کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں
پھر تم میري فضیحت مت کرو (۶۸) اور ڈرو اللہ سے اور مجھکو خوار مت کرو (۶۹)
اُن لوگوں نے کہا کہ کیا ہم نے تجھکو منع نہیں کیا سب غیر لوگوں سے (۷۰) لوط نے کہا کہ
یہہ میري بیٹیاں ہیں اگر تم ہو کرنے والے (۷۱) قسم تیري زندگي کي کہ بے شک وہ البتہ
اپنے نشہ میں سر گرداں ہیں (۷۲) پھر پکڑلیا اُن کو ہولناک آواز نے سورج نکلتے ہي (۷۳)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿۷۴﴾
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿۷۵﴾ وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ
مُقِيمٍ ﴿۷۶﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۷۷﴾ وَ إِنْ كَانَ أَصْحَابُ
الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ إِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ﴿۷۹﴾
وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۸۰﴾ وَ آتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا
فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿۸۲﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿۸۳﴾ فَمَا أَغْنَىٰ
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۴﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَ مَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
الْجَمِيلَ ﴿۸۵﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ آتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿۸۹﴾

كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿۹۰﴾

پھر کردیا ہم نے اُس شہر کي اُونچان کو اُس کي نیچان اور برسائے ہم نے اُن پر پتھر (۷۴)
بے شک ہیں اس میں نشانیاں پہچاننے والوں کو (۷۵) اور بے شک وہ نشانیاں ہیں
ہمیشہ آمد رفت قایم رکھنے والے راستہ میں (۷۶) بے شک اس میں نشاني ہی ایمان والوں
کے لیئے (۷۷) اور بے شک تھے ایکہ کے لوگ (یعنی قوم شعیب) البتہ ظالم (۷۸) پھر ہم نے
بدلا لیا اُن سے اور وہ دونوں (یعني قوم لوط اور قوم شعیب کي بستیاں) کھلے ہوئے
رستہ کے سامنے ہیں (۷۹) اور البتہ بے شک جھٹلایا حجر کے لوگوں نے (یعني قوم
ثمود نے جنمیں صالح پیغمبر ہوئے تھے) رسولونکو (۸۰) پھر دیں ہمنے اُنکو اپني نشانیاں پھر
وہ ہوئے اُن سے مونھہ پھیر نے والے (۸۱) اور وہ کھود کر بناتے تھے پہاڑوں سے گھر امن میں
رھنے کو (۸۲) پھر پکڑلیا اُنکو ہولناک آواز نے صبح ہوتے (۸۳) پھر نہ کام آیا اُن کے جو کچھہ
کہ اُنھوں نے کمایا تھا (۸۴) اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھہ کہ
اُن دونوں میں ہی مگر بالکل ٹھیک اور بیشک قیامت کي گھڑي آنے والي ہی پھر درگذر کو
درگذر کرنا اچھا (۸۵) بیشک تیرا پرور دگار وہ ہي ہی پیدا کرنے والا جاننے والا (۸۶) اور بیشک
ہمنے تجھکو دیں ہیں سات دوھرائے جانے والي اور قران بزرگ (۸۷) اور نہ تان تو اپني
آنکھوں کي اُس چیز کي طرف کہ ہم نے فایدہ دیا ہی اُس سے ایک گروہ کو اُن میں سے
(یعني کافروں میں سے) اور نہ رنج کر اُن پر اور جھکادے اپنے بازو مسلمانوں کے لیئے (۸۸)
اور کہدے کہ بیشک میں صرف میں ڈرانیوالا ہوں کھلم کھلا (۸۹) جسطرح کہ ہمنے ڈالا (یعني
عذاب) ٹکڑے ٹکڑے بانٹنے والوں پر (۹۰)

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِنَ السّٰجِدِينَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٨﴾

جنہوں نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے (۹۱) پھر قسم تیرے پرور دگار کی البتہ ہم انسے پوچھینگے سب سے (۹۲) اُس سے کہ جو وہ کرتے تھے (۹۳) پھر کہول کر بتادے اُس چیز کو جسکا تو حکم دیا جاتا ہی اور مونہہ پھیرلے مشرکوں سے (۹۴) بیشک ہم حامي ہیں تیرے ٹھٹھہ کرنے والوں سے (۹۵) جنہوں نے بنایا ہی اللہ کے ساتھہ ایک دوسرا معبود پھر جلد جان لیں گے (۹۶) اور البتہ ہم خوب جانتے ہیں کہ بیشک تیرا دل تنگ ہوتا ہی اُس سے جو وہ کہتے ہیں (۹۷) پس تسبیح کر ساتھہ اپنے پرور دگار کی تعریف کے اور تو سجدہ کرنے والوں میں سے اور عبادت کر اپنے پرور دگار کی یہاں تک کہ آوے تجھکو

یقینی امر (یعني موت) (۹۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ
اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا
دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ
تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ
لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ
مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ
الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا هی بڑا مہربان

آ گیا الله کا حکم - پهر اُس کو جلدي مت چاهو - وہ پاک هی اور برتر هی اُس
سے جسکو اُس کا شریک تهیراتے هوں ١ اُتارتا هی فرشتوں کو روح کے ساتھ اپنے حکم سے
جس پر چاهتا هی اپنے بندوں میں سے کہ ڈراؤ اس بات سے (کہ خدا کہتا هی) بے شک
میرے سوا کوئي معبود نہیں هی - پهر مجھہ سے ڈرو ٢ پیدا کیا اسمانوں کو اور زمین کو
بالکل ٹهیک سو برتر هی اُس سے جس کو اُس کا شریک ٹهیراتے هیں ٣ پیدا کیا انسان کو
نطفہ سے پهر اب وہ جهگڑالو هی جهگڑا کرنے والا ٤ اور مویشی — پیدا کیا ان کو تمہارے
لیئے اُن میں هی پوشاک اور منفعتیں اور اُن میں سے بعض کو تم کهاتے هو ٥ اور تمہارے
لیئے اُن میں خوبصورتي هی جبکہ تم شام کو جنگل سے لاتے هو اور جب چرنے کو چهوڑتے
هو ٦ اور اُٹها لے جاتے هیں تمہارے بوجهہ کسی شہر کو کہ تم جان پر مشقت اُٹهائے بغیر
وهاں نہ پہونچ سکتے - بے شک تمہارا پروردگار البتہ مہربان هی رحم والا ٧ اور (پیدا کیا)
گهوڑوں کو اور خچروں کو اور گدهوں کو تاکہ تم اُن پر سوار هو اور خوبصورتي کے لیئے
پیدا کرتا هی وہ چیزیں جن کو تم نہیں جانتے ٨ اور الله تک هی (راهوں میں سے)
پہنچ کر سیدهي اور اُنهي میں سے تیڑهي هیں اور اگر چاهتا تو هدایت کرتا تم سب کے سب
کو ٩ وہ وهي هی جس نے برسایا آسمان سے پانی تمہارے لیئے اُس میں سے پینا هی
اُس سے اُگتے هیں ایک قسم کے درخت جن میں تم چراتے هو ١٠ اُگاتا هی تمہارے لیئے
اُس سے کهیتي اور زیتون اور کهجور اور انگور اور هر طرح کے پهل

إِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (۱۱) وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ

وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ

فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (۱۲) وَمَا ذَرَاَ لَکُمْ فِی الْاَرْضِ

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ (۱۳) وَهُوَ

الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا

مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَی الْفُلْکَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (۱۴) وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ

اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۵) وَعَلٰمٰتٍ وَ

بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ (۱۶) اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا

تَذَکَّرُوْنَ (۱۷) وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ

لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۸) وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ (۱۹)

وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّ هُمْ

یُخْلَقُوْنَ (۲۰) اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ (۲۱) اَیَّانَ

یُبْعَثُوْنَ (۲۲) اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

بے شک اس میں البتہ نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیئے جو فکر کرتے ہیں ۱۱ اور تمہارے لیئے کار آمد کیا رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور ستارے کار آمد کیئے گئے ہیں سکے حکم سے ۔ بےشک اسمیں البتہ نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیئے جو سمجھتے ہیں ۱۲ اور وہ چیز کہ پھیلادي ہی تمہارے لیئے زمین میں طرح طرح کے ہیں اُس کے رنگ ۔ بے شک اسمیں البتہ نشاني ہی اُن لوگوں کے لیئے جو نصیحت پکڑتے ہیں ۱۳ اور وہ وہ ہی جسنے کار آمد کیا سمندر کو تاکہ کھاؤ اُس میں سے تازہ گوشت اور نکالو اُس میں سے پھناوا جو تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہی کشتیوں کو اُس میں آتي جاتي اور تاکہ تم تلاش کرو (اپني روزي) اُس کے فضل سے اور تاکہ شاید تم شکر کرو ۱۴ اور ڈالا ہم نے زمین میں بوجھوں کو کہ تم سمیت جھک نجاوے (یعني تاکہ کشش ثقل کي اعتدال پر رہے اور کسي طرف جھکنے نہ پاوے) اور نہریں اور راہیں تاکہ تم ہدایت پاؤ ۱۵ اور اور نشانیاں — اور ستارہ سے وہ راہ پاتے ہیں ۱۶ کیا جو پیدا کرتا ہی وہ اُسکي برابر ہی جو پیدا نہیں کرتا ۔ کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑتے ۱۷ اور اگر تم گنو اللہ کي نعمتوں کو تو تم اُنکو گننے میں نہ لاسکوگے ۔ بے شک اللہ ہی البتہ بخشنے والا مہربان ۱۸ اور اللہ جانتا ہی جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ۱۹ اور وہ جن کو اللہ کے سوا وہ پکارتے ہیں وہ کوئي چیز پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیئے جاتے میں ۲۰ مردے ہیں ۔ زندہ نہیں ۔ اور نہیں جانتے ۲۱ کہ کب اُٹھائے جاوینگے ۲۲ تمہارا خدا خدائے واحد ہی ۔ پھر جو لوگ

قلوبهم منكرة و هم مستكبرون ﴿٢٣﴾ لاجرم ان الله يعلم
ما يسرون و ما يعلنون ﴿٢٤﴾ انه لا يحب المستكبرين ﴿٢٥﴾ واذا
قيل لهم ماذا انزل ربكم قالوا اساطير الاولين ﴿٢٦﴾ ليحملوا
اوزارهم كاملة يوم القيمة ومن اوزار الذين يضلونهم
بغير علم الا ساء ما يزرون ﴿٢٧﴾ قد مكر الذين من قبلهم
فاتى الله بنيانهم من القواعد فخر عليهم السقف من
فوقهم و اتهم العذاب من حيث لا يشعرون ﴿٢٨﴾ ثم يوم
القيمة يخزيهم و يقول اين شركاءي الذين كنتم تشاقون
فيهم قال الذين اوتوا العلم ان الخزي اليوم والسوء على
الكفرين ﴿٢٩﴾ الذين تتوفهم الملئكة ظالمي انفسهم فالقوا
السلم ما كنا نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم
تعملون ﴿٣٠﴾ فادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها فلبئس
مثوى المتكبرين ﴿٣١﴾ و قيل للذين اتقوا ماذا انزل
ربكم قالوا خيرا للذين احسنوا في هذه الدنيا حسنة

اُن کے دل انکار کرنے والے هیں اور وہ تکبر کرنے والے (۲۳) کچھہ شک نہیں کہ اللہ جانتا هی
جو وہ چھپاتے هیں اور جو وہ ظاهر کرتےهیں (۲۴) وہ هرگز دوست نہیں رکھتا تکبر کرنے والوں
کو (۲۵) اور جب اُن کو کہا جاتا هی کہ کیا هی وہ جو تمہارے پروردگار نے اُتارا هی تو کہتے
هیں کہ اگلوں کے قصے هیں (۲۶) تاکہ وہ اُٹھاویں بوجھہ اپنے گناهوں کا پورے طور پر قیامت
کے دن اور اُن لوگوں کے گناهوں سے بھی جنکو وہ گمراہ کرتے هیں بغیر علم کے هاں برا هی
جو وہ اُٹھاتے هیں (۲۷) بے شک مکر کیا تھا اُن لوگوں نے بھی جو اُن سے پہلے تھے پھر آیا عذاب
اللہ کا اُکھاڑ دیا اُن کے محلوں کو بنیادوں سے پھر گر پڑی اُن پر چھت اُن کے اُوپر سے اور آ[illegible]
اُن کو عذاب ایسی طرح سے کہ وہ نہ سمجھتے تھے (۲۸) پھر قیامت کے دن اُن کو رسوا کریگا
اور کہیگا کہاں هیں میرے وہ شریک جن میں تم جھگڑتے تھے — کہینگے وہ جنکو علم دیا گیا
تھا کہ ذلت اور خرابی آج کے دن کافروں پر (۲۹) جن کی جان نکالتے هیں فرشتے ایسے
[illegible] میں کہ وہ اپنے پر آپ ظلم کرنے والے تھے پھر انہوں نے [illegible] رکھی [illegible]
کہ هم کچھہ برائی نہیں کرتے تھے — کیوں نہیں اللہ جانتا هی جو کچھہ [illegible]
تھے (۳۰) پھر داخل هو جہنم کے دروازوں میں همیشہ اُس میں رهنے والے — [illegible]
جگہہ تکبر کرنے والوں کی (۳۱) اور کہا گیا اُن لوگوں کو جو پرهیزگاری کرتے هیں [illegible]
هی تمہارے پروردگار نے — اُنہوں نے کہا بھلائی — جن لوگوں نے بھلائی کی [illegible]
دنیا میں بھلائی هی

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ
كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَ لَآ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ
عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى
اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ

اور بے شک آخرت کا گھر اچھا ہی — اور بے شک اچھا ہی گھر پرہیزگاروں کا ۳۰ بہشت

جو ہمیشہ رہنے کے لیئے ہی اُس میں داخل ہونگے - بہتی ہیں اُس کے نیچے نہریں —

اُس میں ہی اُن کے لیئے جو کچھہ وہ چاہینگے — اسي طرح بدلا دیتا ہی الله پرہیزگاروں

کو ۳۱ جن کي جان نکالتے ہیں فرشتے ایسي حالت میں کہ وہ پاک عقیدے والے ہیں کہینگے

فرشتے کہ تم پر سلامتي ہو - داخل ہو بہشت میں بسبب اُس کے جو تم کرتے تھے ۳۲

وہ کسي چیز کے منتظر نہیں ہیں بجز اس کے کہ آویں اُن کے پاس فرشتے یا آوے حکم

تیرے پروردگار کا - اسي طرح اُن لوگوں نے کیا تہا جو اُن سے پہلے تھے - اور اُن پر الله نے ظلم

نہیں کیا لیکن وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ۳۳ پھر پہونچیں اُن کو برائیاں اُس کي جو وہ

کرتے تھے - اور گھیرلیا اُن کو اُس نے جس پر وہ ٹھٹا کرتے تھے ۳۴ اور کہا اُن لوگوں نے

جو خدا کا شریک ٹہیراتے ہیں کہ اگر الله چاہتا تو ہم اُس کے سوا کسي چیز کی

عبادت نہ کرتے — نہ ہم اور نہ ہمارے باپ - اور نہ حرام ٹہیراتے بغیر اُس کے (حکم کے)

کوئی شی - اسی طرح اُن لوگوں نے کیا جو اُن سے پہلے تھے - پھر رسولوں پر کچھہ ذمہ

نہیں بجز صاف صاف (حکم) پہونچا دینے کے ۳۵ اور بے شک ہم نے ہر قوم میں ایک

رسول بہیجا کہ الله کي عبادت کرو اور بتوں سے الگ رہو - پھر اُن میں سے بعضے وہ ہیں

جن کو خدا نے ہدایت دي اور اُن میں سے بعضے وہ ہیں جن پر گمراہي مقرر ہوئي —

پھر پھرو زمین میں - پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا ۳۶ اگر تو حرص کرے

اُنکی ہدایت کی

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾
وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ
بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ
كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَا
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾
اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ
فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى

پھر الله نہیں ہدایت کرتا اُس کو جس کو وہ گمراہ کرتا ہی اور اُن کے لیئے کوئی مددگار
نہیں ہی ۳۷ اور اُنھوں نے الله کی قسم کھائی اپنی سخت قسم کہ جو مر جاتا ہی
الله اُس کو نہیں اُٹھاتا کیوں نہیں وعدہ ہوچکا ہی اُس پر ٹھیک ولیکن اکثر لوگ نہیں
جانتے ۳۸ تاکہ اُن پر کھولدے اُس چیز کو جس میں وہ اختلاف کرتے ہے اور تاکہ جانلیں
جو لوگ کافر ہوئے کہ وہ جھوٹے تھے ۳۹ بات یہہ ہی کہ ہمارا کہنا کسی چیز کو
جبکہ ہم اُس کا ارادہ کرتے ہیں اس سے زیادہ کچھہ نہیں ہی کہ ہم اُس کو کہتے ہیں
کہ ہو — پھر وہ ہو جاتی ہی ۴۰ اور جن لوگوں نے گھر چھوڑا الله کے لیئے بعد اس کے کہ
اُن پر ظلم کیا گیا بے شک ہم اُن کو اچھی جگہہ دینگے دنیا میں اور بے شک آخرت کا
ثواب بہت بڑا ہی — اگر وہ جانتے ہوں ۴۱ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر
توکل کرتے ہیں ۴۲ اور ہمنے نہیں بھیجے تجھہ سے پہلے مگر آدمی کہ وحی بھیجتے ہے
ہم اُن پر پھر پوچھو اہل کتاب سے اگر تم نہیں جانتے ۴۳ ساتھہ دلیلوں اور کتابوں کے —
اور ہم نے تجھہ پر کتاب اُتاری تاکہ تو بیان کردے لوگوں کو جو اُن پر اُتارا گیا ہی اور تاکہ
وہ سونچیں ۴۴ پھر کیا بے خوف ہوگئے ہیں وہ لوگ جو مکر کرتے ہیں برائیوں کا کہ
دھنسا دیوے الله اُن سمیت زمین کو یا اُن پر عذاب لے آوے ایسی جگہہ سے کہ وہ نجانتے
ہوں ۴۵ یا اُن کو پکڑ لے اُن کے چلنے پھرنے میں — پھر وہ نہیں ہیں عاجز کرنے والے ۴۶

یا اُن کو پکڑ لے

تخوف فان ربكم لرءوف رحيم ﴿٤٩﴾ اولم يروا الى
ما خلق الله من شيء يتفيؤا ظلله عن اليمين والشمائل
سجدا لله وهم داخرون ﴿٥٠﴾ ولله يسجد ما في السموت
وما في الارض من دابة والملئكة وهم لا يستكبرون ﴿٥١﴾
يخافون ربهم من فوقهم ويفعلون ما يؤمرون ﴿٥٢﴾ وقال
الله لا تتخذوا الهين اثنين انما هو اله واحد فاياى
فارهبون ﴿٥٣﴾ وله ما في السموت والارض وله الدين
واصبا افغير الله تتقون ﴿٥٤﴾ وما بكم من نعمة فمن الله
ثم اذا مسكم الضر فاليه تجءرون ﴿٥٥﴾ ثم اذا كشف الضر
عنكم اذا فريق منكم بربهم يشركون ﴿٥٦﴾ ليكفروا بما اتينهم
فتمتعوا فسوف تعلمون ﴿٥٧﴾ ويجعلون لما لا يعلمون
نصيبا مما رزقنهم تالله لتسئلن عما كنتم تفترون ﴿٥٨﴾
ويجعلون لله البنات سبحنه ولهم ما يشتهون ﴿٥٩﴾ واذا
بشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم ﴿٦٠﴾

ڈراکر پھر بے شک تمہارا پروردگار بخشنے والا ھی - مہربان (٤٧) کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا اُسکو جسکو پیدا کیا اللہ نے ھرایک چیز سے - پھرتا ھی اُنکا سایہ داہنی کو اور بائیں کو سجدہ کرنیکو اللہ کے لیئے — اور وہ ھیں فرماں بردار (٤٨) اور اللہ کے لیئے سجدہ کرتے ھیں جو آسمانوں میں ھیں اور جو زمین میں چلنے والوں میں سے اور فرشتے اور وہ نہیں تکبر کرتے (٤٩) ڈرتے ھیں اپنے پروردگار سے جو اُن کے اوپر ھی اور کرتے ھیں وہ جسکا اُن کو حکم دیا جاتا ھی (٥٠) اور کہا اللہ نے کہ مت پکڑو دو معبود - اس کے سوا کوئي بات نہیں کہ وہ معبود واحد ھی - پھر مجھي سے ڈرو (٥١) اور اُسي کے لیئے ھی جو کچھہ آسمانوں میں ھی اور زمین میں - اور اُسي کے لیئے ھی بندگي لازم - پھر کیا اللہ کے سوا تم ڈرتے ھو (٥٢) اور جو کچھہ تمہارے پاس ھی نعمت سے اللہ کي طرف سے ھی — پھر جب تمکو چھوتي ھی برائي پھر اُسي کي طرف فریاد کرتے ھو (٥٣) پھر جب وہ دور کردیتا ھی برائي کو تم سے یکایک ایک گروہ تم میں سے اپنے پروردگار کے ساتھہ شریک کرتا ھی (٥٤) تاکہ ناشکري کریں اُس چیز کي جو ھمنے دي ھی اُن کو — پھر فائدہ اوٹھالو — پھر بہت جلد تم جانوگے (٥٥) اور ٹھیراتے ھیں اُس کے لیئے جسکو نہیں جانتے ایک حصہ اُس میں سے کہ روزي دي ھی ھم نے اُن کو - قسم ھی اللہ کي کہ ضرور پوچھے جاویںگے اُس سے کہ جو جھوٹ باندھتے تھے (٥٦) اور ٹھیراتے ھیں اللہ کے لیئے بیٹیاں پاک ھی وہ اور اُن کے لیئے ھی جو کچھہ کہ وہ چاھیں (٥٧) اور جب خوشخبري دي جاتي ھی اُنمیں سے کسیکو بیٹي ھونے کي ھوجاتا ھی اُس کا منہہ کالا اور وہ غم سے بھرا ھوتا ھی (٥٨)

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ
اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٦١﴾ لِلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ
عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا
جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦٣﴾
وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ
اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٤﴾
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَ مَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى
وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ

چھپا پھرتا هی قوم سے اُسکي برائي سے جسکي اُسکو خوشخبري دي گئي هی — کیا اُسکو رکھہ چھوڑے ذلت پر یا اُسکو گاڑ دے متي میں جان لو که برا هی جو کچھہ وہ فیصلہ کرتے هیں (٦١) اُن لوگوں کے لیئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے بري مثل هی اور الله کے لیئے بہت اعلی مثل هی اور وہ هی سب سے غالب حکمت والا (٦٢) اور اگر پکڑے الله لوگوں کو بسبب اُن کے ظلم کے تو نچھوڑے زمین پر کوئی چلنے والوں میں سے و لیکن ڈھیل دیتا هی اُن کو ایک مدت معین تک پھر جب آ جاتا هی اُن کا وقت نو نه دیر کرینگے ایک ساعت اور نه آگے بڑھینگے (٦٣) اور ٹھہراتے هیں الله کے لیئے جو پسند نہیں کرتے اور بیان کرتي هیں اُن کي زبانیں جھوٹ که اُن کے لیئے هو اچھائي اِس میں کچھہ شبهہ نہیں که اُن کے لیئے هی آگ اور بیشک وہ پہلے بھیجے هوؤں میں هیں (٦٤) خدا کي قسم بالتحقیق همنے بھیجا لوگوں کے پاس جو تجھسے پہلے تھے پھر دکھائے اُن کو شیطان نے اُنکے عملوں کو پھر وہ اُن کا دوست هی آج تک اور اُن کے لیئے هی عذاب دکھہ دینے والا (٦٥) اور هم نے نہیں بھیجي تجھہ پر کتاب مگر اس لیئے که تو کھولے اُن کو وہ چیز که جو اختلاف کرتے هیں جسمیں — اور هدایت اور رحمت اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لاتے هیں (٦٦) اور الله نے برسایا آسمان سے پاني پھر زندہ کیا اُس سے زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد بیشک اِس میں البته نشانیاں هیں اُس قوم کے لیئے جو سنتي هیں (٦٧) اور بیشک تمہارے لیئے مویشي میں البته ایک نصیحت هی هم تمکو پلاتے هیں اُس چیز سے

بطونه من بين فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشربين ﴿٦٨﴾
و من ثمرت النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا و رزقا
حسنا ان في ذلك لاية لقوم يعقلون ﴿٦٩﴾ و اوحى ربك
الى النحل ان اتخذي من الجبال بيوتا و من الشجر
و مما يعرشون ﴿٧٠﴾ ثم كلي من كل الثمرت فاسلكي
سبل ربك ذللا يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه
فيه شفاء للناس ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون ﴿٧١﴾
والله خلقكم ثم يتوفكم ومنكم من يرد الى ارذل العمر لكي
لا يعلم بعد علم شيئا ان الله عليم قدير ﴿٧٢﴾ والله فضل
بعضكم على بعض في الرزق فما الذين فضلوا برادي رزقهم
على ما ملكت ايمانهم فهم فيه سواء افبنعمة الله
يجحدون ﴿٧٣﴾ والله جعل لكم من انفسكم ازواجا وجعل
لكم من ازواجكم بنين و حفدة و رزقكم من الطيبت
افبالباطل يؤمنون و بنعمت الله هم يكفرون ﴿٧٤﴾

جو اُس کے پیٹ میں ہی گوبر اور لہو میں دودھ خالص خوشگوار پینے والوں کو ۶۶ اور
کھجور کے پھلوں سے اور انگوروں سے بنا لیتے ہو تم اُس سے نشہ کرنیوالی چیزیں اور اچھی
روزی — بیشک اسمیں ہیں البتہ نشانیاں اُس قوم کے لیئے جو سمجھتی ہیں ۶۷ اور وحی
بھیجی تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی پاس کہ بنا اپنے پہاڑوں میں گھر اور درختوں
میں اور اُس میں جو بلند بناتے ہیں ۶۸ پھر کھا ہرایک پھل سے پھر چل اپنے پروردگار کی
راہوں میں فرمانبردار ہوکر نکلتی ہی اُن کے پیٹوں میں سے وہ جو پی جاتی ہی مختلف ہیں
اُسکے رنگ اُسمیں شفا ہی لوگوں کے لیئے بیشک اسمیں ہیں نشانیاں اُس قوم کے لیئے جو
سوچتی ہیں ۶۹ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو پھر مار ڈالیگا تمکو تم میں سے وہ ہی جو ڈھکیلا
جاتا ہی ذلیل ترین عمر تک تاکہ وہ نجانے بعد جاننے کے کسی چیز کو بیشک اللہ
جاننے والا ہی قدرت والا ۷۰ اور اللہ نے بزرگی دی ہی تم میں سے بعض کو بعض پر روزی
میں — پھر نہیں ہیں وہ جنکو بزرگی دی گئی ہی لوٹا دینے والے اپنے رزق کے اُن پر جنکے
اُن کے ہاتھ مالک ہوئے — پھر وہ اُس میں برابر ہیں — کیا پھر وہ اللہ کی نعمت کا انکار
کرتے ہیں ۷۱ اور اللہ نے پیدا کیں تمہارے لیئے تمہاری قسم میں سے جوڑیں اور پیدا کیں
تمہارے لیئے تمہاری جوروں میں سے بیٹے اور پوتے اور تمکو روزی دی پاکیزہ چیزوں سے — کیا
پس جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی وہ ناشکری کرتے ہیں ۷۲

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٦﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا
مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَن رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ
يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُ
هُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ
لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ
بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٨﴾ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ
السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٩﴾ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ
شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ﴿٨٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨١﴾

اور عبادت کرتے هیں الله کے سوا اُس کی جو اختیار نہیں رکھتے اُن کے لیئے رزق دینے کا
آسمانوں اور زمین سے کچھه بھی — اور نه وہ طاقت رکھتے هیں (۷۵) پھر مت دو الله کے
لیئے مثلیں — بیشک الله جانتا هی - اور تم نہیں جانتے (۷۶) الله نے مثل بیان کی
ایک غلام کی که پرایا هو پرائے هاتھه میں - طاقت نہیں رکھتا کسی چیز پر - اور وہ شخص
جسکو هم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا هی — پھر وہ اُس میں سے خرچ کرتا هی چھپا کر
اور ظاهر کر کر — آیا وہ برابر هیں - سب تعریف الله کے لیئے هی - لیکن اُن میں سے
اکثر نہیں جانتے (۷۷) اور الله نے ایک مثل بیان کی - دو شخصوں کی که ایک اُن میں سے
گونگا هی قدرت نہیں رکھتا کسی بات پر اور وہ بوجھه هی اپنے دوستوں پر — جدھر وہ
اُسکو متوجه کریں وہ کوئی بھلائی نہیں لاتا - کیا برابر هی وہ اور وہ شخص جو انصاف کا
حکم کرتا هی اور وہ سیدھی راہ پر هی (۷۸) اور الله کے لیئے هی علم غیب آسمانوں اور
زمین کا - اور نہیں قایم هونا قیامت کا مگر پلک جھپکنے کی مانند یا اُس سے بھی زیادہ
قریب - بیشک الله هر بات پر قدرت رکھتا هی (۷۹) اور الله نے تمکو پیدا کیا تمہاری ماں
کے پیٹ سے - تم کچھه نہیں جانتے تھے اور پیدا کیئے تمہارے لیئے کان - اور آنکھیں - اور دل -
تاکه تم شکر کرو (۸۰) کیا وہ نہیں دیکھتے پرندوں کی طرف که نرم فرمانبردار کیئے گئے هیں آسمان
(اور زمین) کے بیچ میں - کوئی نہیں تھام رکھتا اُن کو بجز الله کے - بیشک اس میں
البته نشانیاں هیں اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لاتے هیں (۸۱)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
الْاَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَ مِنْ
اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٢﴾
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ
اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ
بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٤﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ
ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٦﴾
وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا
هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ
الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اللہ نے بنایا تمہارے لیئے تمہارے گھروں کو آرام کی جگہہ - اور بنایا تمہارے لیئے چارپایوں
کی کھالوں سے گھر کو - ھلکا پاتے ھو تم اُن کو اپنے سفر کے دن اور اپنے مقام کے دن - اور اُنکی
اُون اور اُن کے بالوں اور اُن کے پشمینہ سے گھر کا اسباب اور فایدہ اُٹھانا ایک مدت تک ۸۲
اور اللہ نے پیدا کیا تمہارے لیئے اُن چیزوں سے جو پیدا کی ھیں چھاؤں کو اور بنایا تمہارے
لیئے پہاڑوں میں سے کھوؤں کو اور بنائی تمہارے لیئے پوشاک جو تمکو گرمی سے بچاتی ھی اور
پوشاک جو تمکو بچاتی ھی تمہاری لڑائی میں - اِسی طرح پوری کرتا ھی اپنی نعمت تمپر
تاکہ تم تابعدار ھو ۸۳ پھر اگر وہ پیٹھہ پھیر لیں تو اِس کے سوا کچھہ نہیں کہ تجھپر ھی
پہنچا دینا (حکم کا) صاف صاف ۸۴ پہچانتے ھیں اللہ کی نعمت کو پھر اُس کا انکار
کرتے ھیں اور بہت سے اُن میں سے ناشکرگذار ھیں ۸۵ اور جسدن ھم اٹھاوینگے ھر اُمت سے
ایک گواہ — پھر اجازت نہ دی جائیگی اُن لوگوں کو جو کفر میں پڑے اور نہ اُن کے عذر
قبول کیئے جاوینگے ۸۶ اور جب دیکھینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے تھے عذاب کو - پھرنہ اُن پر
ھلکا کیا جائیگا اور نہ اُن کو مہلت دی جائیگی ۸۷ اور جب دیکھینگے وہ لوگ جو شریک
ٹھیراتے تھے اپنے شریکوں کو تو کہینگے اے ھمارے پروردگار یہہ ھیں ھمارے (مقرر کیئے ھوئے)
شریک یعنی معبود جن کو ھم پکارتے تھے تیرے سواء - پھر وہ (معبود) اُن کی [illegible]
ڈالینگے (یعنی اُن کی بات کاٹ کر کہینگے) کہ تم بیشک جھوٹے ھو ۸۸ اور وہ
(یعنی معبود مقرر کرنے والے اور اُن کے معبود) راہ ڈالینگے اللہ کی طرف اُس دن
سلامت رھنے کی اور کھوئی جائیگی اُن سے وہ جو افترا پردازی کرتے تھے ۸۹

جو لوگ کافر ھوئے اور اوروں کو اللہ کی راہ سے روکا

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَ يَوْمَ
نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ
شَهِيْدًا عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ
هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا
عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ
عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ
نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا
بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ
وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ

هم زیادہ کرینگے اُن کو عذاب پر عذاب اِس بات پر کہ وہ فساد کرتے تھے (۹۰) اور اُس
دن هم اُٹھاوینگے هر اُمت میں ایک گواہ اُنپر اُنہي میں سے - اور هم لاوینگے تجھکو
گواہ اُنپر اور اُتاري هی همنے تجھپر کتاب بیان کرنے والي هر چیز کي اور هدایت
اور رحمت اور خوشخبري مسلمانوں کے لیئے (۹۱) بیشک الله حکم کرتا هی ساتھہ عدل
اور نیکي کے اور قرابت مندوں کے ساتھہ سلوک کے اور منع کرتا هی بے حیائي اور برائي
اور سرکشي سے — تمہیں نصیحت کرتا هی تاکہ تم نصیحت پکڑو (۹۲) اور پورا کرو الله
کا عہد جب تم نے عہد کیا اور مت توڑو قسموں کو اُن کو پکا کرنے کے بعد اور بیشک
تم نے کیا هی الله کو اپنے پر ضامن — بیشک الله جانتا هی جو تم کرتے هو (۹۳) اور مت هو
تم اسی عورت کي مانند جسنے توڑ ڈالا اپنا کاتا مضبوطي کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے —
(مت هو تم) کہ بنا لیتے هو تم اپني قسموں کو ایک دھوکا درمیان اپنے کہ هوجاے
ایک گروہ وهي بڑھي هوئی دوسرے گروہ سے - اِسکے سوا کچھہ نہیں کہ مصیبت میں
ڈالیگا تمکو خدا اُس کے سبب سے اور ضرور بیان کریگا تمکو قیامت کے دن وہ جس میں تم
تھے اختلاف کرتے (۹۴) اور اگر چاهتا الله تو کردیتا تمکو ایک گروہ و لیکن گمراہ
کرتا هی جسکو چاهتا هی اور هدایت کرتا هی جسکو چاهتا هی اور ضرور پوچھے جاؤگے
اُس سے جو تم کرتے تھے (۹۵) اور مت بناؤ اپني قسموں کو دھوکا درمیان اپنے پس پھسلے قدم
بعد اُس کے جمنے کے اور چکھوگے برائي

بما صددتم عن سبيل الله ولكم عذاب عظيم ﴿٩٦﴾ ولا تشتروا
بعهد الله ثمنا قليلا انما عند الله هو خير لكم ان كنتم
تعلمون ﴿٩٧﴾ ما عندكم ينفد وما عند الله باق ولنجزين
الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ﴿٩٨﴾ من عمل
صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فلنحيينه حيوة طيبة
ولنجزينهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ﴿٩٩﴾ فاذا قرات
القران فاستعذ بالله من الشيطن الرجيم ﴿١٠٠﴾ انه ليس له
سلطن على الذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون ﴿١٠١﴾ انما سلطنه
على الذين يتولونه والذين هم به مشركون ﴿١٠٢﴾ واذا بدلنا
اية مكان اية والله اعلم بما ينزل قالوا انما انت مفتر بل
اكثرهم لا يعلمون ﴿١٠٣﴾ قل نزله روح القدس من ربك بالحق
ليثبت الذين امنوا وهدى وبشرى للمسلمين ﴿١٠٤﴾ ولقد
نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر لسان الذي يلحدون اليه
اعجمي وهذا لسان عربي مبين ﴿١٠٥﴾ ان الذين لا يؤمنون

بسبب اُس کے کہ رکے تم اللہ کے رستے سے اور تمھارے لیئے عذاب ھی بہت بڑا (۹۴) اور مت لو اللہ کے عہد کے بدلے مول تھوڑا - اِس میں کچھہ شک نہیں کہ جو کچھہ اللہ کے پاس ھی وہ بہت اچھا ھی تمھارے لیئے اگر تم جانتے ہو (۹۵) جو کچھہ تمھارے پاس ھی وہ ھوچکیگا اور جو کچھہ اللہ کے پاس ھی وہ ھمیشہ رھنے والا ھی اور ھم بدلا دینگے اُن کو جنھوں نے صبر کیا اُن کا بدلا اُس سے اچھا جو وہ کرتے تھے (۹۶) جسنے اچھے کام کیئے مردوں میں سے یا عورتوں میں سے اور وہ ایمان والا ہو پھر البتہ ھم اُسکو زندگی دینگے زندگی پاکیزہ اور البتہ ھم اُن کو بدلا دینگے اُن کا بدلا اُس سے اچھا جو وہ کرتے تھے (۹۷) پھر جب تو قرآن پڑھے تو پناہ مانگ اللہ کی شیطان پھٹکارےھوئے سے (۹۸) بیشک اُس کو نہیں ھی حکومت اُن پر جو ایمان لائے ھیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتےھیں (۹۹) اِس کے سوا کچھہ نہیں کہ اُسکی حکومت اُن لوگوں پر ھی جو اُس سے یارانہ کرتے ھیں اور وہ وھی ھیں جو اُس کے یعنی خدا کے ساتھہ شریک کرتے ھیں (۱۰۰) اور جب کہ ھم بدل ڈالتے ھیں کوئی آیت (یعنی کوئی حکم اگلے نبیوں کا) بجاے کسی آیت (یعنی کسی حکم کے) اور اللہ جانتا ھی اُسکو جو اوتارتا ھی تو کہتے ھیں کہ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ تو بہتان باندھنے والا ھی بلکہ اُنمیں کے بہت سے نہیں جانتے (۱۰۱) کہدے اے پیغمبر کہ اوتارا ھی اُسکو روح القدس نے تیرے پروردگار کیطرف سے بالکل ٹھیک تاکہ ثابت قدم رکھے اُن کو جو ایمان لائے ھیں اور ھدایت اور خوشخبری مسلمانوں کے لیئے (۱۰۲) اور ھاں بیشک ھم جانتے ھیں کہ وہ لوگ کہتے ھیں کہ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ سکھاتا ھی اُسکو (یعنی آنحضرت کو) کوئی شخص — زبان اُسکی جسکی طرف غلط نسبت کرتے ھیں گونگی ھی یعنی غیر فصیح ھی اور یہہ تو عربی زبان ھی نہایت واضح یعنی فصیح (۱۰۳) بیشک جو لوگ ایمان نہیں لاے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَايَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي
الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ
بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ
اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٨﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٩﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ لَاجَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١١٠﴾
ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا
وَ صَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١١﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ
كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
وَهُمْ لَايُظْلَمُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً
يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٣﴾

الله کي نشانيوں يعني احکام پر هدايت نهيں کرنے کا اُنکو الله اور اُن کے ليئے هي عذاب دکهه دينے والا (۱۰۶) اِس کے سوا کچهه نهيں که جهوٹ بهتان باندهتے هيں وه لوگ جو ايمان نهيں لاتے الله کي آيتوں يعني حکموں پر اور وهي لوگ هيں جهوٹے (۱۰۷) جس نے کفر کيا الله کے ساتهه اپنے اِيمان لانے کے بعد بجز اُس شخص کے جس پر جبر کيا گيا اور اُس کے دلکو اِيمان سے تسلي هے و ليکن جس کا دل کهل گيا هے کفر کرنے پر تو اُن پر هے غضب الله کا اور اُن کے ليئے هے عذاب بهت بڑا (۱۰۸) يهه اسليئے که اُنهوں نے پيارا سمجها دنيا کي زندگي کو آخرت پر اور بيشک الله نهيں هدايت کرتا کافر لوگوں کو (۱۰۹) يهه لوگ وه هيں که مهر کردي هے الله نے اُنکے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر اور اُنکي آنکهوں پر اور يهه لوگ وهي هيں بيخبر لاچار وه هيں آخرت ميں وهي نقصان اوٹهانے والے (۱۱۰) پهر بيشک تيرا پروردگار اُن لوگوں کے ليئے جنهوں نے وطن چهوڑا بعد اِس کے که اِيذا ديئے گئے — پهر جهاد کيا اور صبر کيا — بيشک تيرا پروردگار بعد اُسکے البته بخشنے والا هے مهربان (۱۱۱) اُس دن آويگا هر کوئي جهگڑتا هوا اپنے ليئے اور بدله ديا جاويگا هر شخص کو اُس چيز کا جو اُس نے کيا تها اور اُن پر ظلم نه کيا جاويگا (۱۱۲) اور بيان کي الله نے مثال ايک گانو کي که تها امن چين سے — آتا تها وهاں اُس کا رزق — فراغت سے هر جگهه سے — پهر اُس نے ناشکري کي الله کي نعمتوں کي — پهر الله نے مزا چکهايا اُس کو بهوک اور ڈر کا بدله اُس کے جو وه کرتے تهے (۱۱۳)

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ
هُمْ ظَالِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا
نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنزِيرِ وَ مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا
تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَ هَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى
اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾
مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا
مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَ مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَ لَٰكِن كَانُوا
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَ أَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا
لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٩﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ
يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَ هَدَاهُ إِلَىٰ
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَ آتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ إِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ

اور البتہ آیا اُن پاس ایک رسول اُن میں کا — پھر اونہوں نے اُس کو جھٹلایا — پھر اُن کو پکڑا عذاب نے ایسے حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے ۱۱۳ پھر کھاؤ اُس میں سے جو رزق دیا تم کو اللہ نے حلال پاکیزہ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر تم اُسیکی عبادت کرتے ہو ۱۱۵ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ حرام کیا تمپر مردار — اور خون اور سوئر کا گوشت اور وہ جس پر پکارا جاوے اللہ کے سوا اور کسی کا نام اُس کے ذبح کرنے کے وقت پھر جو کوئی تڑپتا ہو مارے بھوک کے — نہ نافرمانی کرنے والا اور نہ حد سے گذرنے والا (اور بقدر سد رمق کھائے) تو اللہ بخشنے والا ہی مہربان ۱۱۶ اور مت کہو اُس چیز کو جس کو ٹھیراتی ہیں تمہاری زبانیں جھوٹ کہ یہہ حلال ہی اور یہہ حرام تاکہ بہتان باندھو اللہ پر جھوٹ — بیشک جو لوگ بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ مراد کو نہیں پہونچتے ہے ۱۱۷ فایدہ ہی تھوڑا سا اور اُنکے لیئے عذاب ہی دکھہ دینے والا ۱۱۸ اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے حرام کیا اُن چیزوں کو جنکا ذکر کیا تجھہ پر اس سے پہلے — اور نہیں ظلم کیا ہم نے اُن پر و لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے ۱۱۹ پھر بیشک تیرا پروردگار اُن لوگوں کے لیئے جنہوں نے کی برائی بے جانے پھر توبہ کی اُس کے بعد اور نیکی کی بیشک تیرا پروردگار اُس کے بعد البتہ بخشنے والا ہی مہربان ۱۲۰ بیشک ابراہیم پیشوا تہا اللہ کی فرماں برداری کرنے والا حنیف مذہب کا (یعنی خاص خدا کی عبادت کرنے والا) اور وہ نہ تہا شرک کرنے والوں میں سے ۱۲۱ شکر کرنے والا اُسکی نعمتوں کا — اُس کو برگزیدہ کیا اور اُس کو ہدایت کی سیدھی راہ کی طرف ۱۲۲ اور دی ہم نے اُس کو دنیا میں نیکی اور بیشک وہ آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَ
اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ
خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾

البته نیکو کاروں میں سے هی (۱۲۳) پھر هم نے وحي بھیجي تجھه پر که پیروي کر ابراهیم
کے دین کي جسکا دین حنیف هی (یعني جس میں خالص خداے واحد کي عبادت
هی) اور وہ یعني ابراهیم مشرکوں میں سے نه تھا (۱۲۴) اسکے سوا کچھه نهیں نه مقرر کیا
گیا تھا سبت کا دن اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے اختلاف کیا اُس میں (یعني شریعت
ابراهیم میں) اور بیشک تیرا پروردگار البته فیصله کریگا اُن میں قیامت کے دن اُس میں
جس میں وہ اختلاف کرتے تھے (۱۲۵) بلا اپنے پروردگار کي راہ کي طرف حکمت اور نیک
نصیحت کے ساتھه اور بحث کر اُن سے اُس بات میں که وهي سب سے اچھي هی —
بیشک تیرا پروردگار وہ خوب جاننے والا هی اُس کو جو گمراہ هوا اُس کي راہ سے اور وہ
خوب جاننے والا هی راہ پانے والوں کو (۱۲۶) اور اگر تم بدلا لو سو بدلا لو برابر اُس کے
جو تم کو ایذا دي گئي هو اور البته اگر صبر کیا تم نے تو بیشک وہ بهتر هی صبر کرنے
والوں کے لیئے (۱۲۷) اور صبر کر اور نهیں تیرا صبر مگر الله کي مدد سے — اور مت غم کیا
اُن پر — اور مت هو تنگ دل اُس سے جو وہ مکر کرتے هیں — بیشک الله اُن لوگوں
کے ساتھه هی جو پرهیزگار هیں اور اُن لوگوں کے ساتھه جو نیکي کرنے والے هیں (۱۲۸)

تفسیر القرآن

مؤلفہ

سرسید احمد

جلد پنجم